وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ

نماز کی اہمیت اور تارکِ نماز کا حکم

www.KitaboSunnat.com

مؤلف:
ڈاکٹر تفضیل احمد ضیغم

طیبہ قرآن محل
مکہ سنٹر گلی نمبر 5 منشی محلہ امین پور بازار فیصل آباد
041-2624007, 0300-6628021

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

نماز کی اہمیت اور تارکِ نماز کا حکم

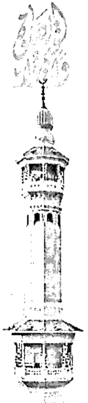

مؤلف:
ڈاکٹر تفضیل احمد ضیغم

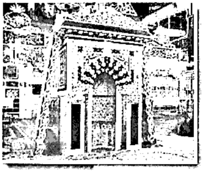

طیبہ قرآن محل
مکہ سنٹر گلی نمبر 5 منشی محلہ امین پور بازار فیصل آباد
041-2624007, 0300-6628021

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب ______ نماز کی اہمیت اور تارکِ نماز کا حکم

تالیف ______ ڈاکٹر تفضیل احمد ضیغم

ناشر ______ حافظ محمد ابوبکر

اشاعت ______ جنوری 2015ء

کمپوزنگ ______ محمد قاسم QH Printers Fsd. 0321-6640315

قیمت ______

ملنے کا پتہ

طیبہ قرآن محل

مکہ سنٹر گلی نمبر 5 منشی محلہ امین پور بازار فیصل آباد

041-2624007, 0300-6628021

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
☆...... عرض ناشر	8
☆...... مقدمہ	9
☆...... قرآن پاک میں نماز کا ذکر	11
☆...... نماز سابقہ انبیاء پر بھی فرض تھی	44
☆...... نماز اور اہل کتاب	44
☆...... سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو نماز کا حکم	45
☆...... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو نماز کا حکم	45
☆...... سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور نماز	46
☆...... سیدنا اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور زکریا علیہم السلام کو نماز کا حکم	47
☆...... سیدنا داؤد علیہ السلام اور نماز	48
☆...... سیدنا شعیب علیہ السلام اور نماز	49
☆...... نماز اور جمیع انبیاء کرام علیہم السلام	50
☆...... **نماز کی اہمیت احادیث کی روشنی میں**	51
☆...... نماز اسلام کا ایک رکن ہے	51
☆...... نماز اعمال میں افضل ترین عمل ہے	53
☆...... نماز اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل ہے	53
☆...... جنت کے بہت قریب کرنے والا عمل	54

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆...... نماز نور ہے 54

☆...... نماز گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے 55

☆...... سجدہ درجات بڑھانے کا ذریعہ ہے 60

☆...... گناہوں کی بھڑکائی ہوئی آگ کو نماز ٹھنڈا کرتی ہے 61

☆...... نماز باعثِ راحت ہے 63

☆...... صدیقین اور شہداء کے ساتھ 63

☆...... مسجد میں آنے والے اللہ کے مہمان ہیں 64

☆...... نماز پر جنت کا وعدہ 64

☆...... بروز محشر سب سے پہلا سوال 66

☆...... نماز سب سے بڑا شکر ہے 67

☆...... نماز کی حفاظت مومن آدمی ہی کرتا ہے 68

☆...... رسول اللہ ﷺ کی آخری وصیت 68

☆...... نماز کے انتظار کی فضیلت 68

☆...... نماز قضا ہونے پر جگہ چھوڑ دی 69

☆...... نماز پریشانیوں کا حل ہے 71

☆...... نماز اللہ سے سرگوشیوں کا نام ہے 71

☆...... **پانچوں نمازوں کے فوائد و ثمرات** 73

☆...... عشاء اور فجر کی نماز 73

☆...... دوزخ سے نجات 74

☆...... فرشتوں کی گواہی 74

☆...... اللہ کی امان میں 75

☆...... میں فجر پڑھنے والے کو قتل نہیں کر سکتا 76

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆...... نمازِ ظہر کی فضیلت	77
☆...... نمازِ عصر کی فضیلت	78
☆...... نمازِ عصر چھوٹ جانے کا غم	79
☆...... رسول اللہ ﷺ کی دُعا	80
☆...... عصر فوت ہوگئی تو اعمال ضائع ہوگئے	81
☆...... اہل و مال کی ہلاکت و بربادی	81
☆...... نمازِ مغرب کی فضیلت	82
☆...... دن کے دونوں کناروں میں نماز ادا کرنے کا حکم	83
☆...... مغرب جلدی ادا کرنے میں اُمت کی خیر وابستہ ہے	84
☆...... نمازِ عشاء کی فضیلت	85
☆...... اگر لوگ عشاء کی فضیلت جان لیں	85
☆...... نمازِ عشاء کے ذریعہ اُمتوں پر فضیلت	85
☆...... **نماز میں سستی کرنے والوں کا گناہ**	86
☆...... نماز میں سستی کرنے والا منافق ہے	88
☆...... نمازِ عصر میں تاخیر کرنا منافقانہ عمل	88
☆...... **جماعت سے پیچھے رہنے کا گناہ**	90
☆...... گھروں میں نماز پڑھنے والے نبوی طریقہ کو چھوڑ بیٹھیں گے	91
☆...... جو شخص اذان سنتا ہے وہ گھر میں نماز ادا نہیں کرسکتا	92
☆...... بلا عذر گھر میں نماز ادا کرنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی	93
☆...... **تارکِ صلاۃ کا حکم**	95
☆...... بے نماز کافر ہے	95
☆...... بے نماز مشرک ہے	96

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆...... بے نماز کا ایمان خطرے میں ہے 96

☆...... بے نماز کا دین خطرے میں ہے 97

☆...... بے نماز سے اللہ تعالیٰ بری الذمہ ہیں 97

☆...... بے نماز واجب القتل ہے 98

☆...... بے نماز شفاعت سے محروم ہوگا 102

☆...... بے نماز کا انجام فرعون اور قارون کے ساتھ 103

☆...... فرض نماز سے سوئے رہنے والے کا عذاب 104

☆...... میدان محشر میں شرمندگی 106

☆...... **اسلاف کے ایمان افروز واقعات** 108

☆...... نماز عشاء جماعت سے فوت ہوجانے پر ستائیس مرتبہ ادا کی 109

☆...... دو آدمیوں کے سہارا سے مسجد میں 109

☆...... جماعت فوت ہونے پر تعزیت 110

☆...... چالیس سال تکبیر تحریمہ میں شمولیت 110

☆...... اتنی دور سے 110

☆...... میں مؤذن کی آواز پر لبیک کیوں نہ کہوں؟ 111

☆...... **فتاویٰ جات** 112

☆...... سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کا فتویٰ 113

☆...... شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا فتویٰ 121

☆...... شیخ ابن جبرین کا فتویٰ 134

☆...... سعودی عرب کی کبار علماء پر مشتمل کمیٹی کا فتویٰ 137

☆...... ماخذ ومصادر 141

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

ایک مسلمان کے ہاں نماز کی وہی حیثیت ہے جو جسم میں روح کی۔اقامتِ صلوۃ کا پیکر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مستحق ہے اور اسکا تارک ربِ کائنات کے عذاب کا سزاوار۔نماز کی اہمیت کیلئے یہی کافی ہے کہ یہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کی امتوں میں طریقہ عبادت رہی ہے۔نماز اللہ تعالیٰ سے تعلق استوار کرنے کا ذریعہ اور معاشرے میں اخلاق حسنہ سے آراستہ کرنے کا مؤثر طریقہ ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ کی حقیقت سے روشناس نمازی برائیوں اور بے حیائیوں سے پاک زندگی بسر کرتے ہیں۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ (کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے) جیسے فرمان کا ادراک کرتے ہوئے مسلمان نماز کو دل کا سکون اور روح کا اطمینان خیال کرتے ہیں۔امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ امتی کیلئے دل و جان سے عزیز سرمایہ قرار پاتی ہے اور آقا علیہ السلام کا فرمان اَقِمِ الصَّلَاةَ يَابِلَالُ اَرِحْنَا بِهَا نماز کو راحتِ جان بنا دیتا ہے۔

ایمان اور نماز باہمی لازم و ملزوم ہیں،تارکِ نماز ایمان سے دور اور کفر کی حدود کو جا چھوتا ہے۔پیغمبر اسلام علیہ السلام نے مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ فرما کر واشگاف طور پر اعلان فرما دیا کہ نماز ہے تو ایمان ورنہ کفر۔

آج مسلمانوں کی اس اہم فریضہ سے کوتاہی اور دوری اس موضوع پر قلم اٹھانے پر مجبور کرتی ہے، اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہمارے فاضل دوست ڈاکٹر تفضیل احمد ضیغم نے برادرِ اصغر حافظ عمر فاروق کی درخواست پر نماز کی اہمیت اور ترک نماز کی صورت میں اس فریضہ سے کوتاہی کرنے والوں کی جہالت اور ادراک انکے انجام کو کتاب و سنت کی ادلۃ و براھین کی روشنی میں واضح کیا ہے سلف صالحین کے صحیح اور مستند واقعات نقل کر کے موضوع کی اہمیت کو چار چاند لگا دیے ہیں مولانا طارق محمود کا بے حد شکریہ کہ جن کے مفید مشورے کتاب کی تیاری میں معاون ثابت ہوئے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہماری یہ کاوش مقبول اور عام مسلمانوں کیلئے نفع بخش ثابت ہو، لوگوں کیلئے وسیلہ ہدایت بن کر یہ عمل ہمارے لئے صدقہ جاریہ اور اس کتاب کی نشر و اشاعت ذریعہ نجات بنے۔

حافظ محمد ابوبکر (مدیر مکتبہ اہل حدیث)
۲۰-۱۲-۲۰۱۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

نماز دین کا ایک عظیم رُکن ہے۔اسلام کی بنیاد جن پانچ ستونوں پر قائم ہے ان میں ایک عظیم ستون نماز ہے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (۱)

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

حدیث مذکور میں اسلام کو ایک عمارت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے، جو پانچ ستونوں پر قائم ہے جن میں ایک مضبوط ترین ستون نماز ہے۔اگر ستون گر جائے تو عمارت کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔نماز اسلامی عمارت کا ایک ایسا ستون ہے جس کی وجہ سے ایک مسلمان کے دِل میں ایمان و اسلام کا نور قائم رہتا ہے۔اگر نماز کو ترک کر دیا جائے تو یہ ایمانی روحانیت جاتی رہتی ہے جس کے نتیجہ میں شیطان اپنا تسلط جما لیتا ہے۔نماز انسانی نفس کی اصلاح کے لیے ایک چابک ہے اور دِل کو بیدار رکھنے کے لیے پانچ وقتی تنبیہ کا درجہ رکھتی ہے۔اس کا تسلسل دِل میں ایمان کو تازہ رکھتا ہے اور بندے کا قلبی میلان ایمان و عمل کی طرف گامزن رہتا ہے۔نماز کی اہمیت کے پیشِ نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیعت لیتے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نماز کی پابندی کا عہد بھی لیا کرتے تھے۔حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب بنی الاسلام علی خمس، رقم الحدیث: ۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ (1)

''میں نے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔''

نماز مسلمان آدمی کو کسی بھی حال میں معاف نہیں۔ سفر کی صعوبت کے پیشِ نظر نماز کو کم کر دیا ہے، معاف نہیں کیا۔ بیمار کو بیٹھ کر، لیٹ کر یا اشارے سے نماز ادا کرنے کی رُخصت دے دی ہے لیکن اسے نماز کی معافی نہیں دی، حالتِ جنگ میں بھی نماز معاف نہیں۔ نماز کے حوالہ سے اتنی سختی کیوں......؟ اس میں کوئی تو راز ضرور ہے جسے باری تعالیٰ ہی بہتر طور پر جانتے ہیں۔ لیکن بظاہر یہ بات نظر آتی ہے کہ نماز بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑتی ہے اور یہ تعلق بندے کے دل میں حوصلہ مندی پیدا کرتا ہے۔ پس اگر وہ میدانِ جنگ میں ہے تو نماز اسے ایک ایمانی ولولہ عطا کرتی ہے، بسترِ علالت پر ہے تو نماز کی وجہ سے اسے وہ تسلی اور حوصلہ نصیب ہوتا ہے جس سے وہ جوانمردی سے بیماری کا مقابلہ کر سکتا ہے، نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک کہا گیا ہے۔ اس کے اندر ایسی روحانی طمانیت اور تسکین موجود ہے جو دِل کی بے چینی اور اضطراب کو ختم کر دیتی ہے۔ جیسے مچھلی کو اگر پانی سے نکال لیا جائے تو بن پانی کے اسے سکون نہیں ملے گا خواہ اس مچھلی کے نیچے قیمتی ہیرے اور جواہرات رکھ دیے جائیں وہ تڑپتی رہے گی۔ اسی طرح اے انسان! تو دولت کے کتنے ہی انبار اور خزانے کیوں نہ جمع کر لے اگر تیرا رشتہ مسجد کے ساتھ جڑا ہوا نہیں ہے، دِل کو سکون نہیں ملے گا۔ اگر نماز کی کوئی اہمیت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی فرض قرار نہ دیتے۔ اللہ تعالیٰ کا اسے فرض قرار دینا اور پھر قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر اس کی تاکید کرنا اور اپنے پیارے نبی ﷺ کی زبان مبارک سے اس کی بارہا تاکید کروانا اس بات کی دلیل ہے کہ نماز انتہائی اور انتہائی اہم ہے۔ پس نماز کی پابندی کرنے والا ان شاء اللہ باری تعالیٰ کی نظر میں بھی اہم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پابندی کے ساتھ نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری نمازوں میں خشوع و خضوع پیدا فرمائے۔ جو صالحین کا امتیاز تھا اور ہمیں اپنے مقربین میں شامل فرما لے۔

طالبِ دُعا

تفضیل احمد ضیغم

۸۔۷۔۲۰۱۴

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب الدین النصیحۃ للہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم، رقم الحدیث: ۵۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک میں نماز کا ذکر

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بار بار نماز کا ذکر کیا ہے۔ کہیں اشارۃً اور کہیں صراحتاً۔ قرآن پاک دنیا کی اہم ترین اور انتہائی جامع کتاب ہے۔ اس میں کسی حکم کا ایک بار آ جانا ہی اسے معتبر بنا دیتا ہے اور جس حکم کا ذکر بار بار ہو وہ کوئی انتہائی اہم حکم ہی ہو سکتا ہے۔ پھر حکم کی اہمیت کا اندازہ حکم دینے والے کی ذات سے بھی کیا جاتا ہے۔ اگر حکم دینے والا خود معتبر ہو تو اس کا حکم بھی معتبر ہوگا۔ پس غور کیجیے نماز کا حکم باری تعالیٰ نے دیا ہے اور اس کا ذکر اپنی کتابِ مبین میں کیا اور بار بار کیا ہے۔ جب ایک حکم کو کئی بار دہرایا جائے تو اس میں تاکید پیدا ہو جاتی ہے۔ پس تاکیدی حکم کو نظر انداز کرنا نافرمانی میں بھی بڑھ کے ہوگا۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں نماز کا ذکر سینکڑوں مقامات پر کیا ہے۔ اگر ان مقامات کو جمع کیا جائے جہاں صراحت کے ساتھ حکم موجود ہے تو ان کی تعداد (۱۰۰) سے کچھ اوپر بنتی ہے۔ جبکہ اشارۃً نماز کا ذکر سینکڑوں مقامات پر ہے۔ ان میں سے چند مقامات کا ذکر کیا جاتا ہے:

سورۃ بقرہ اور نماز

سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو متقین اور اہلِ ایمان کی نشانی قرار دیا اور مصائب و آلام میں نماز و صبر سے مدد پکڑنے کی تلقین کی۔ نیز ان لوگوں کو جنت کی بشارت دی جو نماز پر محافظت کرنے والے ہیں۔ چند مقامات ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (۱)

"الٓمّٓ۔ اس کتاب میں کوئی شک نہیں پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے مال

۱۔ سورۃ البقرہ، آیت ۱ تا ۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۲۔ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ۝ (۱)

''اور نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

۳۔ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ ۝ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ۝ (۲)

''اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو یہ بھاری چیز ہے مگر ڈرنے والوں کے لیے۔ جو جانتے ہیں کہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔''

۴۔ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوٰلِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ ۝ (۳)

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اسی طرح قرابتداروں یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا۔''

۵۔ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ (۴)

''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے سب کچھ اللہ کے پاس پالو گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔''

۶۔ وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرٰهِيمَ مُصَلًّى

۱۔ سورۃ البقرہ، آیت ۴۳
۲۔ سورۃ البقرہ، آیت ۴۵ تا ۴۶
۳۔ [illegible] ۸۳
۴۔ سورۃ البقرہ، آیت ۱۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ (۱)

''ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ثواب اور امن وامان کی جگہ بنادیا اور حکم دیا کہ تم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالو اور ہم نے حکم دیا ابراہیم اور اسماعیل کو کہ میرے گھر کو پاک کرو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجود کرنے والوں کے لیے۔''

۷۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ (۲)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

۸۔ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ (۳)

''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ نیکی تو اُس شخص کی ہے جو اللہ تعالیٰ پر، آخرت کے دِن پر، فرشتوں پر، کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لایا اور مال سے محبت کے باوجود اُسے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور گردنیں چھڑانے کے لیے خرچ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب عہد کرلے تو اپنا عہد پورا کرے اور تنگدستی اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت صبر کرے وہی لوگ سچے اور پرہیزگار ہیں۔''

۹۔ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○ فَاِنْ خِفْتُمْ

۱۔ سورۃ البقرہ، آیت ۱۲۵ ۲۔ سورۃ البقرہ، آیت ۱۵۳ ۳۔ سورۃ البقرہ، آیت ۱۷۷

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○ (۱)

''تم سب نمازوں اور خاص طور پر درمیان والی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ کے سامنے عاجزی کرنے والے بن کر کھڑے ہو۔ پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیدل یا سواری (پر نماز پڑھ لو) پھر تم امن میں ہو جاؤ تو اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں وہ سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے۔''

۱۰۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (۲)

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دیتے رہے ان کے لیے ان کے رب کے ہاں اجر ہے نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔''

سورۃ آل عمران اور نماز

سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے سابقہ انبیاء کے بارے میں ذکر فرمایا کہ وہ بھی نمازوں کے پابند اور عجز و نیاز سے اللہ کے حضور سروں کو جھکانے والے تھے اور سیدہ مریم علیہا السلام کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ رکوع اور سجود کو لازم پکڑ لے۔

۱۔ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ (۳)

''پھر جب وہ حجرے میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا تو فرشتوں نے اُسے آواز دی بے شک اللہ تجھے یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے وہ اللہ کے ایک کلمے کی تصدیق کرے گا اور سردار اور پارسا اور نیکوں کاروں میں سے نبی ہوگا۔''

۱۔ سورۃ البقرہ، آیت ۲۳۸ تا ۲۳۹ ۔ ۲۔ سورۃ البقرہ، آیت ۲۷۷

۳۔ سورۃ آل عمران، آیت ۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ O (۱)

''اے مریم اپنے رب کی فرماں برداری کر، سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔''

سورۃ النساء اور نماز

سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے نشہ کی حالت میں نماز کے قریب جانے سے منع فرمایا کہ نماز ایک ایسی عبادت ہے جس کی ادائیگی کے وقت تمہارا دِل، دماغ اور جسم ولباس پاک و صاف ہونا چاہیے۔

۱۳۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا O (۲)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم اس وقت نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم نشے میں ہو یہاں تک کہ تم سمجھنے لگ جاؤ جو تم کہتے ہو اور نہ ناپاکی کی حالت میں یہاں تک کہ تم غسل کر لو ہاں اگر راہ چلتے گزر رو تو اور بات ہے اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو پھر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے منہ اور ہاتھوں پر مَل لو بے شک اللہ بہت معاف کرنے والا ہے اور بہت بخشنے والا ہے۔''

نیز اس سورۃ مبارکہ میں میدانِ کارزار میں جب دشمن سے جنگ جاری ہو نماز ادا کرنے کا حکم دیا اور اس کا طریقہ بیان فرمایا اور ایک مومن مسلمان کی یہ شان بیان فرمائی کہ وہ حالتِ جنگ میں بھی نماز سے غافل نہیں ہوتا۔

۱۔ سورۃ آل عمران، آیت ۴۳ ۲۔ سورۃ النساء، آیت ۴۳

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ
خَشْيَةً وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ قُلْ مَتَاعُ
الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ (۱)

"اے نبی کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن سے کہا گیا تھا تم اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو پھر جب ان پر جنگ فرض کی گئی تب ان میں ایک گروہ کا فر لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگا جس طرح اللہ سے ڈرنا چاہیے یا وہ اس سے بھی بڑھ کر خوف زدہ تھا اور وہ کہنے لگے اے ہمارے رب تو نے ہم پر جنگ فرض کیوں کی؟ تو نے ہمیں کچھ مدت تک مہلت کیوں نہیں دی، کہہ دیجیے دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے اس شخص کے لیے جس نے پرہیز گاری اختیار کی اور تم پر کھجور کی گٹھلی کے دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

۱۵۔ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ
خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ وَاِذَا
كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا
اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ
يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ
تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَ
خُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ

۱۔ سورۃ النساء، آیت ۷۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ (۱)

''جب تم سفر میں جارہے ہو تو تم پر نمازوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے یقیناً کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ اور جب آپ ان میں ہوں اور ان کے لیے نماز کھڑی کرو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت آپ ساتھ اپنے ہتھیار لیے کھڑی ہو پھر جب یہ سجدہ کر چکیں تو یہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آ جائیں اور وہ دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آ جائے اور تمہارے ساتھ نماز ادا کرے اور اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں کافر چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے بے خبر ہو جاؤ تو وہ تم پر اچانک دھاوا بول دیں۔ ہاں اپنے ہتھیار اتار رکھنے میں اس وقت تم پر کوئی گناہ نہیں جب کہ تمہیں تکلیف ہو یا بوجہ بارش کے یا بسبب بیمار ہو جانے کے اور اپنے بچاؤ کی چیزیں ساتھ لیے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے منکروں کے لیے ذلت کی مار تیار کر رکھی ہے۔ پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے اللہ کا ذکر کرتے رہو اور جب اطمینان پاؤ تو نماز قائم کرو یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔''

اور اسی سورۃ میں مومن اور منافق کی نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ منافق آدمی جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو سستی سے کھڑا ہوتا ہے کہ اس کے دل میں ایمان کا نور نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ نماز سے لذت نہیں پاتا جبکہ علم میں رسوخ رکھنے والے علماء کی یہ شان ہے کہ وہ نماز کی پابندی کرنے والے ہوتے ہیں۔

۱۶۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (۲)

''بے شک منافق اللہ سے چالبازیاں کر رہے ہیں اور وہ انہیں اس چالبازی کی سزا دینے والا ہے اور جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں

۱۔ سورۃ النساء، آیت ۱۰۱ تا ۱۰۳ ۲۔ سورۃ النساء، آیت ۱۴۲

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہوتے ہیں صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں اور یادالٰہی تو یونہی سی برائے نام کرتے ہیں۔"

۱۷۔ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا۠ (۱)

"لیکن ان میں جو کامل اور مضبوط علم والے ہیں اور ایمان والے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف اتارا گیا اور آپ سے پہلے (انبیاء پر) اتارا گیا اور نمازوں کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں یہ ہیں جنھیں ہم بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔"

سورۃ المائدہ اور نماز

سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تمھیں پانی نہ مل سکے یا تم بیمار ہو تو ایسی صورت میں بھی تم نماز نہیں چھوڑ سکتے بلکہ پاک مٹی سے تیمم کر کے تمھیں نماز ادا کرنا ہو گی اور اگر تم رسولوں پر ایمان لا کے نمازوں کے پابند رہے تو تمہاری خطائیں معاف ہو جائیں گی اور تم جنت میں داخل ہو گے۔

۱۸۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۠ (۲)

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھ اپنی کہنیوں

۱۔ سورۃ النساء، آیت ۱۶۲ ۲۔ سورۃ المائدہ، آیت ۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سمیت دھولو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اُسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مَل لو۔ اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا ہے اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔"

۱۹۔ وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَوٰةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَوٰةَ وَآمَنتُم بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيلِ ۝ (۱)

"اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لیا اور انہی میں سے ہم نے بارہ سردار مقرر فرمائے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز کو قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں اب اس عہد و پیمان کے بعد بھی تم میں سے جو انکاری ہو جائے وہ یقیناً راہِ راست سے بھٹک گیا۔"

نیز فرمایا کہ مسلمانوں کے دوست صرف ایسے لوگ ہی ہو سکتے ہیں جو ایمان لانے کے بعد نمازوں پر مداومت اختیار کرتے ہیں اور اللہ کے حضور رکوع، سجود میں جھکتے ہیں۔

۲۰۔ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَوٰةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۝ وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ

۱۔ سورۃ المائدہ، آیت ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ (۱)

''تمہارے دوست تو صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے رہے اور زکوۃ دیتے ہیں اور رکوع کرنے والے ہیں اور جو کوئی اللہ سے اور اس کے رسول سے دوستی رکھتا ہے اور ان لوگوں سے دوستی رکھتا ہے جو ایمان لائے ہیں تو یقیناً اللہ کا گروہ ہی غالب آنے والا ہے۔''

اسی سورۃ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اذان ونماز سے بے اعتنائی برتنے اور اسے مذاق کے طور پر لینے والوں کو بے عقل قرار دیا اور اللہ کے ذکر اور نماز سے روکنے کو شیطانی کام قرار دیا۔

۲۱۔ وَ اِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ○ (۲)

''اور جب تم انہیں نماز کی طرف بلاتے ہو تو وہ اسے ہنسی اور کھیل بنا لیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ بلاشبہ وہ لوگ عقل نہیں رکھتے۔''

۲۲۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ ○ (۳)

''بے شک شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعے سے دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے پھر کیا تم ان سے باز آتے ہو۔''

۲۳۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَھَادَۃُ بَیْنِکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ حِیْنَ الْوَصِیَّۃِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِکُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْکُمْ مُّصِیْبَۃُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَھُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوۃِ (۴)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم میں سے کسی کو موت آنے لگے تو تمہارے

۱۔ سورۃ المائدہ، آیت ۵۵، ۵۶
۲۔ سورۃ المائدہ، آیت ۵۸
۳۔ سورۃ المائدہ، آیت ۹۱
۴۔ سورۃ المائدہ، آیت ۱۰۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

درمیان گواہی ہونی چاہیے اور وصیت کے وقت تم میں سے دو انصاف والے گواہ ہوں اگر تم زمین میں سفر پر نکلے ہو اور موت کی مصیبت پیش آ جائے تو غیر قوم کے دو گواہ بھی کافی ہوں گے پھر اگر تمہیں کوئی شبہ ہو تو ان دونوں گواہوں کو نماز کے بعد روک لو۔"

سورۃ انعام اور نماز

سورۃ انعام میں اللہ رب العزت نے نماز قائم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور یہ بتایا ہے کہ جو لوگ کتاب اللہ کو مانتے اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں ان کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اپنی نمازوں پر پوری طرح باخبر رہتے ہیں یعنی نماز پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بندہ آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔

۲۴۔ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ٥ (۱)

"اور یہ کہ نماز قائم کرو اور اس سے ڈرو اور وہ وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔"

۲۵۔ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ٥ (۲)

"اور یہ کتاب، ہم نے اسے نازل کیا یہ برکت والی تصدیق کرنے والی ہے اس کتاب کی جو اس سے پہلے آئی تھی تاکہ آپ اُم القریٰ (مکہ) اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائیں اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اس (قرآن) پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔"

۲۶۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ٥ (۳)

"کہہ دیجیے بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت (سب کچھ) اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی بات

۱۔ سورۃ انعام، آیت ۷۲ ۲۔ سورۃ انعام، آیت ۹۲
۳۔ سورۃ انعام، آیت ۱۶۲، ۱۶۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(یعنی توحید) کا حکم دیا گیا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔"

سورۃ اعراف اور نماز

۲۷۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝ (۱)

"کہہ دیجیے میرے رب نے انصاف کرنے کا حکم دیا ہے (یہ کہ) ہر نماز کے وقت اپنے منہ سیدھے (قبلہ رُخ) کرلو اور خالص اُسی کی اطاعت کرتے ہوئے اس کو پکارو جیسے اس نے تمہیں (پہلے) پیدا کیا (ویسے ہی) تم (اس کی طرف) لوٹو گے۔"

۲۸۔ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (۲)

"بنی آدم تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرلو اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو بے شک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

۲۹۔ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ (۳)

"اور جادوگر (بے اختیار) سجدے میں گر پڑے۔"

۳۰۔ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ (۴)

"اور جو لوگ کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں (انہیں ہم اجر دیں گے) بے شک ہم نیکوں کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔"

سورۃ انفال اور نماز

سورۃ انفال میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو ایمان والوں کی علامت قرار دیا اور نماز کی

۱۔ سورۃ اعراف، آیت ۲۹
۲۔ سورۃ اعراف، آیت ۳۱
۳۔ سورۃ اعراف، آیت ۱۲۰
۴۔ سورۃ اعراف، آیت ۱۷۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پابندی کرنے والوں کو سچے مومن قرار دیا اور ان سے درجات کی بلندی، مغفرت اور رزق کا وعدہ کیا۔

۳۱۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ (۱)

''مومن تو صرف وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دِل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیتوں کی تلاوت کی جائے تو وہ ان کا ایمان بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔''

سورۃ توبہ اور نماز

سورۃ توبہ میں اللہ رب العزت نے یہ ذکر فرمایا کہ مساجد کو صرف وہی آباد کر سکتے ہیں جو اللہ پر ایمان لانے کے بعد نماز ادا کرتے ہیں نیز مومن مرد اور مومنہ عورت کی یہ صفت بیان کی کہ وہ نماز کی پابندی کرنے والے اور رکوع و سجود کر کے اللہ کا شکر ادا کرنے والے ہیں۔

۳۲۔ فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (۲)

''پھر جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو تم مشرکین کو جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کر دو اور انہیں پکڑ و اور ان کا محاصرہ کر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھے رہو پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو بے شک اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

۱۔ سورۃ انفال، آیت ۲، ۳ ۲۔ سورۃ توبہ، آیت ۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۳۳۔ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ۝ (۱)

''اللہ کی مسجدوں کی رونق و آبادی تو ان کے حصے میں ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں اور نمازوں کے پابند ہوں، زکوٰۃ دیتے ہوں، اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں یہی لوگ یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔''

۳۴۔ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ۝ (۲)

''ان کے خرچ کی قبولیت کے نہ ہونے کا اس کے سوا کوئی سبب نہیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور بڑی کاہلی سے نماز کی طرف آتے ہیں اور بُرے دِل سے خرچ کرتے ہیں۔''

۳۵۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۝ (۳)

''مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ بہت جلد رحم فرمائے گا بے شک اللہ غلبہ والا حکمت والا ہے۔''

۳۶۔ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ (۴)

''وہ (مومن) توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ

۱۔ سورۃ توبہ، آیت ۱۸ — ۲۔ سورۃ توبہ، آیت ۵۴
۳۔ سورۃ توبہ، آیت ۷۱ — ۴۔ سورۃ توبہ، آیت ۱۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

سورۃ یونس اور نماز

اس سورۃ میں اللہ رب العزت نے اپنے جلیل القدر پیغمبر سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی کو نماز کا حکم دیا اور انہیں کہا گیا کہ تم نماز کی پابندی کرو اور مومنین کو بشارت و خوشخبری دو۔

۳۷۔ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (۱)

"ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ تم اپنی قوم کے لیے مصر میں کچھ گھر بناؤ اور تم اپنے گھروں کو قبلہ (رُو) بناؤ اور نماز قائم کرو اور مومنوں کو خوشخبری دے دو۔"

سورۃ ہود اور نماز

اس سورۃ مبارکہ میں سیدنا شعیب علیہ السلام کے نماز پڑھنے کا ذکر ہے کہ قوم کے لوگوں سے جب بتوں کی عبادت پر کوئی دلیل نہ بن پائی تو وہ حضرت شعیب علیہ السلام کی نمازوں پر ہی اعتراض کرنے لگے نیز اللہ تعالیٰ نے نماز کو برائیاں کو دور کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے اور نماز کے حکم کو مکمل نصیحت قرار دیا ہے۔

۳۸۔ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰۗؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝ (۲)

"انہوں نے کہا اے شعیب کیا تیری نماز تجھے یہ حکم کرتی ہے کہ ہم ان (معبودوں) کو چھوڑ دیں جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے رہے یا اپنے مالوں میں وہ نہ کریں جو کرنا چاہیں بلاشبہ تم تو بڑے نرم دل اور راست باز ہو۔"

۳۹۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّـيِّاٰتِ ۭ

۱۔ سورۃ یونس، آیت ۸۷ ۲۔ سورۃ ہود، آیت ۸۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ (۱)

''اور آپ نماز قائم کریں دن کی دونوں طرفوں (صبح و شام) اور رات کی کچھ گھڑیوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہے یہ ذکر کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔''

سورۃ رَعد اور نماز

اس سورۃ مبارکہ میں اللہ رب العزت نے نماز کے حوالہ سے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ نماز کی پابندی کرنے والوں کا ہی بروزِ محشر اچھا انجام ہوگا۔

۴۰۔ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ (۲)

''اور جنہوں نے اپنے رَب کے چہرے کی طلب کے لیے صبر کیا اور نماز قائم کی اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور ظاہر طور پر خرچ کیا اور وہ بھلائی سے برائی کو دفع کرتے ہیں انہی لوگوں کے لیے آخرت کا گھر ہے۔''

سورۃ ابراہیم اور نماز

اس سورۃ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ ایمان والوں کو نماز کی پابندی کا حکم دیں اور بذریعہ نماز اس دن کی تیاری کریں جس دن نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی۔ نیز سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے حوالہ سے بیان فرمایا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں لے جا کے ٹھہرا دیا لیکن بیت اللہ کے پڑوس میں آباد کیا اور بیت اللہ کے پاس آباد کرنے کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ وہ نماز پڑھا کریں۔

۴۱۔ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝ (۳)

''کہہ دیجیے میرے اُن بندوں سے جو ایمان لائے کہ وہ نماز قائم کریں اور ہم نے

۱۔ سورۃ ہود، آیت ۱۱۴
۲۔ سورۃ رَعد، آیت ۲۲
۳۔ سورۃ ابراہیم، آیت ۳۱

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

انہیں جو رزق دیا اس میں سے چھپا کر اور علانیہ خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دِن آ ئے جس میں نہ سودے بازی ہوگی اور نہ دوستی (کام آ ئے گی)۔''

۴۲۔ رَبَّنَآ إِنِّيٓ أَسۡكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيۡرِ ذِي زَرۡعٍ عِندَ بَيۡتِكَ ٱلۡمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱجۡعَلۡ أَفۡـِٔدَةً مِّنَ ٱلنَّاسِ تَهۡوِيٓ إِلَيۡهِمۡ وَٱرۡزُقۡهُم مِّنَ ٱلثَّمَرَٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡكُرُونَ ۝ (۱)

''اے ہمارے رَب بے شک میں نے اپنی کچھ اولاد ایک بے زراعت وادی میں لا بسائی ہے تیرے محترم گھر (کعبہ) کے پاس اے ہمارے رَب تا کہ وہ نماز قائم کریں چنانچہ تو لوگوں کے دِل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں ہر قسم کے پھلوں کا رزق دے تا کہ وہ (تیرا) شکر کریں۔''

۴۳۔ رَبِّ ٱجۡعَلۡنِي مُقِيمَ ٱلصَّلَوٰةِ وَمِن ذُرِّيَّتِيۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ۝ (۲)

''اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو بھی نماز قائم کرنے والا بنا اے ہمارے رَب تو میری دُعا قبول فرما۔''

سورۃ حجر اور نماز

سورۃ حجر میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو یہ حکم ارشاد فرمایا کہ آپ سجدہ کرنے والوں میں شامل رہیے اور عبادت پر گامزن رہیں یہاں تک کہ آپ کا آخری وقت آ جائے۔

۴۴۔ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ ۝ وَٱعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأۡتِيَكَ ٱلۡيَقِينُ ۝ (۳)

''آپ اپنے رَب کی حمد کے ساتھ تسبیح کریں اور سجدہ گزاروں میں ہو جائیں اور آپ اپنے رَب کی عبادت کریں حتیٰ کہ آپ کے پاس یقین (موت) آ جائے۔''

۱۔ سورۃ ابراہیم، آیت ۳۷ — ۲۔ سورۃ ابراہیم، آیت ۴۰

۳۔ سورۃ حجر، آیت ۹۸، ۹۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ بنی اسرائیل اور نماز

۴۵۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (۱)

''سورج ڈھلنے سے لے کر رات کے اندھیرے تک نماز قائم کریں اور نماز فجر بھی، بے شک فجر کی نماز (فرشتوں) کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔ اور رات کے کچھ حصے میں بھی آپ اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھیں یہ آپ کے لیے زائد ہے اُمید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز کرے گا۔''

سورۃ مریم اور نماز

اس سورۃ مبارکہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں نماز پڑھتا رہوں اور زکوٰۃ دیتا رہوں۔

۴۶۔ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ (۲)

اور اس نے مجھے برکت والا بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے جب تک میں زندہ رہوں۔''

اور اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی خصوصاً یہ کہہ کر تعریف کی ہے کہ وہ اپنے متعلقین کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ یقیناً حضرت اسماعیل علیہ السلام میں اور بھی بہت سی خوبیاں تھی اور وہ بہترین خوبیوں کے مالک تھے لیکن باری تعالیٰ کو ان کا اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرنا اتنا پسند آیا کہ اُسے قرآن میں ذکر فرما دیا۔

۴۷۔ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝ (۳)

۱۔ سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۷۸، ۷۹
۲۔ سورۃ مریم، آیت ۳۱
۳۔ سورۃ مریم، آیت ۵۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور وہ اپنے رب کے ہاں نہایت پسندیدہ تھے۔"

نیز فرمایا کہ نمازوں کو ضائع کرنے والے لوگ عنقریب بُرے انجام سے دوچار ہوں گے۔

۴۸۔ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ (۱)

"پھر ان کے بعد ناخلف (لوگ ان کے) جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کی پیروی کی۔ چنانچہ جلد ہی وہ ہلاکت اور گمراہی سے دوچار ہوں گے۔"

سورۃ طٰہٰ اور نماز

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو کافروں کے مقابلے میں صبر کرنے اور نماز کو تھامے رہنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تاکید فرمائیں اور جان لیں کہ اچھا انجام ہمیشہ پرہیزگاروں کا ہی ہے۔

۴۹۔ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝ (۲)

"بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں چنانچہ تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔"

۵۰۔ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ (۳)

لہٰذا جو کچھ بھی وہ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کیجیے اور طلوعِ شمس سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے اور رات کی کچھ گھڑیوں میں بھی تسبیح کیجیے اور دن کے (دونوں) حصوں میں بھی تاکہ آپ راضی ہو جائیں۔"

۱۔ سورۃ مریم، آیت ۵۹ ۲۔ سورۃ طٰہٰ، آیت ۱۴
۳۔ سورۃ طٰہٰ، آیت ۱۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۱۔ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝ (۱)

''اور اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دیجیے اور (خود بھی) اس پر قائم رہیے ہم آپ سے رزق نہیں مانگتے ہم ہی آپ کو رزق دیتے ہیں اور (بہترین) انجام (اہل) تقویٰ کے لیے ہے۔''

سورۃ انبیاء اور نماز

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے حوالے سے فرمایا کہ ہم نے انہیں پیشوا بنایا اور ہم نے انہیں حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھنے اور نیک کام کرنے کی تلقین کریں۔

۵۲۔ وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَإِقَامَ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ (۲)

''اور ہم نے انہیں امام بنایا وہ ہمارے حکم سے راہِ ہدایت بتاتے تھے اور ہم نے ان پر نیکیاں کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی کی اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے۔''

سورۃ حج اور نماز

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے نماز کے حوالہ سے ایسے لوگوں کی تعریف کی ہے جو اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دِل دہل جاتے ہیں اور وہ نماز ادا کرتے ہیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا مددگار اور کارساز ہے جو نماز ادا کرتے ہیں اور نمازی لوگوں کو ہی اللہ تعالیٰ زمین پر غلبہ عطا فرماتے ہیں۔

۵۳۔ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ (۳)

۱۔ سورۃ طٰہٰ، آیت ۱۳۲ ۔ ۲۔ سورۃ الانبیاء، آیت ۷۳

۳۔ سورۃ حج، آیت ۲۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اور (یاد کریں) جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ مقرر کردی (اور انہیں حکم دیا) کہ آپ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع، سجود کرنے والوں کے لیے میرا گھر پاک رکھیں۔''

۵۴۔ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ٥ (۱)

''وہ لوگ کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دِل ڈر جاتے ہیں اور وہ اس پر صبر کرنے والے ہیں جو بھی مصیبت انہیں پہنچے اور جو نماز قائم کرنے والے ہیں اور ہم نے جو انہیں رزق دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

۵۵۔ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ٥ (۲)

''یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور تمام امور کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔''

۵۶۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ٥ (۳)

''اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجود کرو اور اپنے رَب کی عبادت کرو اور بھلائی (کے کام) کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔''

۵۷۔ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

۱۔ سورۂ حج، آیت ۳۵ ۲۔ سورۂ حج، آیت ۴۱
۳۔ سورۂ حج، آیت ۷۷

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰـكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○ (۱)

''اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسا جہاد کا حق ہے اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی دین تمہارے باپ ابراہیم کا (دین پسند کیا) اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تا کہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ پس تمہیں چاہیے کہ نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا دوست ہے پس وہ کیا ہی اچھا دوست اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔''

سورۃ مؤمنون اور نماز

اس سورۃ کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ نے مومنین کے کامیاب ہونے کی بشارت دی ہے اور پھر ان کامیاب لوگوں کی چند مرکزی صفات بیان فرمائیں جو ان کی کامیابی کا سبب بنیں۔ ان میں واضح الفاظ میں ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

۵۸۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ○ (۲)

''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی۔ جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرتے ہیں۔''

سورۃ نور اور نماز

اس سورۃ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ان مومنین کی تعریف فرمائی ہے جنہیں نماز اور زکوۃ اور اللہ کے ذکر سے کوئی چیز غافل نہیں کرتی حتیٰ کہ خرید و فروخت بھی نہیں۔ نیز فرمایا کہ نماز ادا کرنے والے افراد پر ہی رحم کیا جاتا ہے۔

۵۹۔ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ○ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ

۱۔ سورۃ حج، آیت ۷۸ ۔ ۲۔ سورۃ مؤمنون، آیت ۱، ۲

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ○ (۱)

''ان گھروں میں جن کے ادب واحترام کا اور اللہ تعالیٰ کا نام وہاں لیے جانے کا حکم ہے وہاں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ کے ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی۔''

۶۰۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ (۲)

''کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آسمان وزمین کی کل مخلوق پر پر پھیلائے اُڑنے والے کل پرندے اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں ہر ایک کی تسبیح اور نماز اسے معلوم ہے اور لوگ جو کچھ بھی کریں اُس سے اللہ بخوبی واقف ہے۔''

۶۱۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (۳)

''اور نماز کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی فرماں برداری میں مشغول رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

سورۃ فرقان اور نماز

اس سورۃ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عباد الرحمان وہ ہیں جن کی راتیں اس کے سامنے سجدہ کرتے اور قیام کرتے گزارا کرتی ہیں۔

۶۲۔ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ○ (۴)

''اور جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں رات گزارتے ہیں۔''

سورۃ شعراء اور نماز

۶۳۔ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ○ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ○ (۵)

۱۔ سورۃ نور، آیت ۳۶، ۳۷

۲۔ سورۃ نور، آیت ۴۱

۳۔ سورۃ نور، آیت ۵۶

۴۔ سورۃ فرقان، آیت ۶۴

۵۔ سورۃ شعراء، آیت ۲۱۸، ۲۱۹

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"جو آپ کو دیکھتا ہے جب آپ قیام کرتے ہیں۔اور آپ کی نمازیوں میں نقل و حرکت کو بھی (دیکھتا ہے)۔"

سورۃ نمل اور نماز

۲۴۔ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ (۱)

"یہ ایسے لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔"

سورۃ عنکبوت اور نماز

اس سورۃ میں نماز کے روحانی فوائد ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز انسان کو برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔انسان کے اندر ایمانی اقدار کو اُجاگر کر کے اس کے پاؤں کو برائی کی جانب بڑھنے سے روک دیتی ہے۔

۲۵۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ (۲)

"اور نماز قائم کیجیے بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔"

سورۃ روم اور نماز

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صبح وشام اور ظہر کے وقت میری پاکی بیان کرو اور نماز قائم کرو مشرک نہ بنو۔اس آیت سے بہت سے صاحب علم حضرات نے یہ استدلال کیا ہے کہ نماز ادا نہ کرنے والا مشرک ہے۔

۲۶۔ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ (۳)

"لہٰذا تم اللہ کی تسبیح (پاکی بیان) کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو۔اور آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے تمام حمد ہے اور (تسبیح کرو) پچھلے پہر اور جب

۱۔ سورۃ نمل، آیت ۳ ۲۔ سورۃ عنکبوت، آیت ۴۵

۳۔ سورۃ روم، آیت ۱۷، ۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تم ظہر کے وقت میں داخل ہو۔"

۶۷۔ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ (۱)
"اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے (دین پر قائم رہو) اور تم اس سے ڈرتے رہو
اور نماز قائم کرو اور تم مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔"

سورۃ لقمان اور نماز

سیدنا لقمان علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے ان نصیحتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کیں جن میں ایک نصیحت انہوں نے یہ بھی کی کہ اے بیٹے "نماز قائم کیے رکھنا اسے مت ضائع کرنا۔"

۶۸۔ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ ○ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ○ (۲)
"نیک لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور رحمت ہے۔ جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور
زکوۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔"

۶۹۔ يٰبُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۳)
"اے میرے (پیارے) بیٹے! تو نماز قائم کر اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر۔"

سورۃ سجدہ اور نماز

اس سورۃ مبارکہ میں اہل ایمان کی یہ صفت بیان کی ہے کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور ان کے پہلو نرم و گداز بستروں سے الگ رہتے ہیں وہ نمازِ تہجد میں اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور مومنین کی یہ صفت بیان کرنے میں قیام اللیل کی ترغیب دی گئی ہے کہ فرضی نماز کے علاوہ نوافل کی صورت میں بھی نماز ادا کیا کرو۔

۷۰۔ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

۱۔ سورۃ روم، آیت ۳۱ ۲۔ سورۃ لقمان، آیت ۳، ۴

۳۔ سورۃ لقمان، آیت ۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (۱)

''ہماری آیتوں پر تو صرف وہ لوگ ہی ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں ان آیات کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ اور وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں وہ اپنے رب کو خوف اور اُمید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو ہم نے انہیں رزق دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

سورۃ احزاب اور نماز

۴۱۔ وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (۲)

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو۔''

سورۃ فاطر اور نماز

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نمازیں ادا کرنے والے لوگ ایسے تاجر ہیں جو آخرت کے خریدار ہیں اور ایسے تاجر کبھی نقصان نہیں اُٹھاتے۔

۴۲۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ (۳)

''اور کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گی اور کوئی بوجھ لدا شخص اپنا بوجھ اٹھانے کو بلائے گا تو اس سے کچھ بھی اٹھایا نہ جائے گا اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہو بس آپ انہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور نماز قائم

۱۔ سورۃ سجدہ، آیت ۱۵، ۱۶ ۲۔ سورۃ احزاب، آیت ۳۳
۳۔ سورۃ فاطر، آیت ۱۸

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور جو پاک ہوا تو اپنے ہی لیے پاک ہوا اور اللہ کی طرف (سب نے) لوٹ کر جانا ہے۔''

۴۳۔ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ (۱)

''بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو ہرگز تباہ نہیں ہوگی۔

سورۃ زمر اور نماز

۴۴۔ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ (۲)

''(مشرک بہتر ہیں یا وہ) جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتے ہیں اور قیام کرتے ہیں عبادت و فرماں برداری کرتے ہیں جبکہ وہ آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی اُمید بھی رکھتا ہے۔''

سورۃ شوریٰ، ق، فتح، ذٰریات اور نماز

ان تمام سورتوں میں نماز کا ذکر بالترتیب اِن الفاظ کے ساتھ موجود ہے:

۴۵۔ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (۳)

''جنہوں نے اپنے رب کو مانا اور نماز قائم کی ان کا (ہر) کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے اور ہم نے انہیں جو کچھ بھی دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

۴۶۔ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ (۴)

۱۔ سورۃ فاطر، آیت ۲۹ ۔ ۲۔ سورۃ زمر، آیت ۹
۳۔ سورۃ شوریٰ، آیت ۳۸ ۔ ۴۔ سورۃ فتح، آیت ۲۹

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"تو اُن کو دیکھے گا کہ وہ رکوع اور سجود کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں ہیں اور ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے نشان ہیں۔"

۷۷۔ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝ (۱)

"پس یہ جو کچھ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے کے بعد بھی۔ اور رات کے کسی وقت بھی تسبیح کریں اور نمازوں کے بعد بھی۔"

۷۸۔ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ (۲)

"وہ رات کو کم سویا کرتے تھے۔ اور سحری کے وقت استغفار کیا کرتے تھے۔"

سورۃ طور، نجم اور مجادلہ میں نماز کا ذکر

۷۹۔ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝ (۳)

"آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لیں، بے شک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں صبح کو جب آپ اُٹھیں تو اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کریں۔ اور رات کو بھی اس کی تسبیح پڑھیں اور ستاروں کے ڈوبتے وقت بھی۔"

۸۰۔ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (۴)

"کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ نکالنے سے ڈر گئے؟ پس جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف کر دیا تو اب نمازوں کو قائم رکھو، زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرتے رہو تم جو کچھ کرتے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔"

۱۔ سورۃ ق، آیت ۳۹، ۴۰ — ۲۔ سورۃ ذٰریات، آیت ۱۷، ۱۸
۳۔ سورۃ طور، آیت ۴۸، ۴۹ — ۴۔ سورۃ مجادلہ، آیت ۱۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۸۱۔ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝ (۱)

''پس اللہ کے سامنے سجدہ کرو اور (اسی کی) عبادت کرو۔''

سورۃ جمعہ اور نماز

اس سورۃ میں ایمان والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: کہ جب جمعہ کی اذان ہو تو سب کام کاج اور خرید و فروخت چھوڑ کے مسجد میں آ جاؤ۔

۸۲۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (۲)

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ پھر جب نماز ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔''

سورۃ قلم اور نماز

بروزِ محشر جب رب تعالیٰ اپنی پنڈلی کو نمایاں کریں گے تو دنیا میں نماز ادا کرنے والے سب لوگ سجدے میں گر پڑیں گے مگر وہ لوگ جو دنیا میں سجدہ نہیں کرتے رہے ہوں گے ان کی کمر اکڑ کر ایک تختہ بن جائے گی اور ان سے سجدہ کرنے کی قوت سلب کر لی جائے گی، انہیں اس ذلت سے دو چار صرف اس وجہ سے ہونا پڑے گا کہ وہ دنیا میں نماز پڑھنے والوں میں شامل نہیں تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

۸۳۔ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝ (۳)

''جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور لوگ سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو وہ

۱۔ سورۃ نجم، آیت ۶۲ ۲۔ سورۃ جمعہ، آیت ۹، ۱۰

۳۔ سورۃ قلم، آیت ۴۲، ۴۳

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(سجدہ) نہ کر سکیں گے۔ نگاہیں نیچی ہوں گی ان پر ذلت وخواری چھا رہی ہوگی حالانکہ یہ سجدوں کیلئے (اس وقت بھی) بلائے جاتے تھے جب وہ صحیح سالم تھے۔"

سورۃ معارج اور نماز

۸۴۔ اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ (۱)

"مگر وہ نمازی۔ جو اپنی نمازوں پر ہمیشگی کرنے والے ہیں۔"

۸۵۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ (۲)

"اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔"

سورۃ جن، مزمل، مدثر اور نماز

۸۶۔ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ (۳)

"اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کیلئے ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔"

۸۷۔ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝ (۴)

"اے کپڑے میں لپٹنے والے۔ رات کو قیام فرمائیں مگر کم۔ آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کرلیں۔ یا اس سے بڑھا دیں اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں۔"

۸۸۔ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ (۵)

"اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔"

۸۹۔ مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۝ (۶)

"تم کو دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔"

۱۔ سورۃ معارج، آیت ۲۲، ۲۳
۲۔ سورۃ معارج، آیت ۳۴
۳۔ سورۃ جن، آیت ۱۸
۴۔ سورۃ مزمل، آیت ۱ تا ۴
۵۔ سورۃ مدثر، آیت ۳
۶۔ سورۃ مدثر، آیت ۴۲، ۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ دھر اور نماز

۹۰۔ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝ (۱)

"اور رات کے وقت اس کے سامنے سجدہ کریں اور بہت رات تک اس کی تسبیح کیا کریں۔"

سورۃ مرسلات اور نماز

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے مجرمین کا ذکر کیا، تو ان کے جرائم میں ایک سنگین جرم یہ بیان کیا:

۹۱۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝ (۲)

"ان سے جب کہا جاتا کہ رکوع کرو تو نہیں کرتے تھے۔"

سورۃ اعلیٰ اور نماز

اس سورۃ میں حصول کامیابی کے لیے جن اعمال کا ذکر کیا ان میں تزکیہ و نماز کو نمایاں طور پر بیان کیا ہے۔

۹۲۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ (۳)

"بے شک وہ کامیاب ہو گیا جو پاک ہو گیا۔ اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔"

سورۃ علق اور نماز

اس سورۃ میں بطور مذمت کے اس آدمی پر تعجب کا اظہار کیا جو نماز پڑھنے سے روکتا ہے اور سورۃ کے آخر میں فرمایا کہ ایسے بندے کی بات مت مانو جو سجدہ سے روکتا ہے۔

۹۳۔ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝ (۴)

"بھلا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے جو منع کرتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز ادا کرتا ہے۔"

۱۔ سورۃ دھر، آیت ۲۶
۲۔ سورۃ مرسلات، آیت ۴۸
۳۔ سورۃ اعلیٰ، آیت ۱۴، ۱۵
۴۔ سورۃ علق، آیت ۹، ۱۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۴۔ كَلَّا ۗ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب ۩ (۱)

''خبردار! اس کا کہنا نہ ماننا اور سجدہ کر اور (اللہ کا) قرب حاصل کر۔''

سورۃ بینہ اور نماز

۹۵۔ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ○ (۲)

''انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔''

سورۃ ماعون اور نماز

نمازوں میں سستی کرنے والے افراد کی بھرپور مذمت کی اور ان کے لیے ہلاکت کی وعید فرمائی:

۹۶۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ○ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ○ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ○ (۳)

''ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے۔ جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ جو ریاکاری کرتے ہیں۔''

سورۃ کوثر اور نماز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر وغیرہ کی خوشخبری دی اور اللہ کے احسانات کا شکریہ ادا کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز وقربانی کا حکم ارشاد فرمایا:

۹۷۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ (۴)

''پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔''

۱۔ سورۃ علق، آیت ۱۹ ۲۔ سورۃ بینہ، آیت ۵

۳۔ سورۃ ماعون، آیت ۴، ۵، ۶ ۴۔ سورۃ کوثر، آیت ۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک کی مذکورہ آیات سے نماز کی اہمیت پر چند باتیں

۱۔ نماز اور صبر مومن کے پاس ایسے دو ہتھیار ہیں جو مصائب و مشکلات میں اس کے دِل کو مضبوط رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ مدد پکڑنے کا حکم دیا ہے۔

۲۔ تمام نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کا حکم دیا اور بالخصوص نمازِ وسطیٰ (نمازِ عصر) پر خصوصی محافظت کا حکم ارشاد فرمایا کہ اس وقت بازار، دُکان، مارکیٹ وغیرہ میں گاہک کا رَش ہوتا ہے۔ اگر اس مشغولیت میں نماز رہ گئی تو بہت بڑا نقصان ہوا۔

۳۔ نماز ادا کرنے والے خوف و غم سے دوچار نہیں ہوں گے۔

۴۔ سفر خوف اور بیماری میں بھی نماز معاف نہیں ہے۔

۵۔ نماز میں سستی سے کھڑا ہونا اور نماز میں ریاکاری منافقین کی علامت ہے۔

۶۔ نماز کی پابندی کرنے والے نیک کردار لوگ ہیں۔

۷۔ نماز و زکوٰۃ کی پابندی کرنے والے افراد کا اللہ رفیق ہے۔

۸۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے ہی سچے مومن ہیں۔

۹۔ جو لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں اللہ ان کے ہمراہ ہوتا ہے اور ان کا دوست و رفیق بن جاتا ہے اور بھلا وہ لوگ کیسے ناکامی سے دوچار ہوں گے جن کا دوست اللہ ہو۔

۱۰۔ شیطان ہمیشہ اس گھات میں رہتا ہے کہ لوگوں کو اللہ کے ذکر اور نماز سے غافل کر دے پس نماز چھوڑنے والے کو سوچنا چاہیے کہ وہ شیطان کے زیر اثر آ چکا ہے۔

۱۱۔ نماز پڑھنا یومِ آخرت پر ایمان کی دلیل ہے۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھنے والے سچے مومنین کو درجات میں بلندی، گناہوں کی معافی اور رزق میں اضافہ کا وعدہ دیا ہے۔

۱۳۔ مساجد کو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو نمازی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ نماز پڑھنے والے لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

۱۵۔ نماز پڑھنے والا بندہ بہت جلد اللہ کی رحمت پالیتا ہے۔

۱۶۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھی نماز پڑھنے کا حکم دیا اور انہیں فرمایا کہ وہ اپنی قوم کو بھی نماز پڑھنے کا حکم دیں۔

۱۷۔ نمازوں کو ضائع کرنے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والے جلد ہی ہلاکت و گمراہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

نماز سابقہ انبیاء علیہم السلام پر بھی فرض تھی

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو صرف نبی آخریں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت پر ہی فرض نہیں ہے بلکہ سابقہ انبیاء اور ان کی قوم پر بھی فرض تھی۔ اس ضمن میں قرآن پاک کی چند آیات نقل کی جارہی ہیں:

نماز اور اہل کتاب

سورۃ بینہ کی ابتدائی آیات میں باری تعالیٰ نے اہل کتاب کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ انہیں خالص اللہ کی عبادت کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا:

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُولٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝ (۱)

"اہل کتاب کے بعض کافر اور مشرکین (کفر سے) سے رکنے والے نہ تھے یہاں تک کہ ان کے پاس واضح دلیل آجاتی (یعنی) اللہ کی طرف سے ایک رسول جو

۱۔ سورۃ بینہ، آیت ۱ تا ۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پاکیزہ صحیفہ پڑھے۔جس میں درست اور معتدل احکام ہیں۔اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں تفرقہ ان کے پاس واضح دلیل آ جانے کے بعد پڑا۔حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ عبادت کو اللہ کے لیے خالص کرلیں اور یکسو ہو کر اس کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی مضبوط ملت کا دین ہے۔"

یہ آیات اس بارے میں نص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو خالص اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا اور اس عبادت میں پہلا عمل نماز کا بیان فرمایا۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو نماز کا حکم

سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے جب اللہ تعالیٰ مخاطب ہوئے اور ان سے سرگوشی کی تو فرمایا:

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ○ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ○ (۱)

"اور میں نے تجھے چن لیا ہے لہٰذا جو وحی کی جاتی ہے اُسے غور سے سن۔بے شک میں ہی اللہ ہوں،میرے سوا کوئی معبود نہیں،چنانچہ تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔"

اسی طرح سورۃ یونس میں موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو ان الفاظ میں نماز کا حکم دیا:

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (۲)

"اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی کہ تم اپنی قوم کے لیے مصر میں کچھ گھر بناؤ اور تم اپنے گھروں کو قبلہ (رو) بناؤ اور نماز قائم کرو اور مومنوں کو خوشخبری دیجیے۔"

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو نماز کا حکم

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام شیر خوارگی میں جب اپنی والدہ کی پاکدامنی کی گواہی دینے کے لیے بولے تو انہوں نے فرمایا:

۱۔ سورۃ طٰہٰ،آیت ۱۳،۱۴ ۲۔ سورۃ یونس،آیت ۸۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ ۗ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ (۱)

''بلاشبہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا۔ اور اس نے مجھے برکت والا بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوۃ کی پابندی کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں۔''

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور نماز

سیدنا ابراہیم علیہ السلام بحکم الٰہی جب اپنی بیوی اور شیر خوار بچے کو آبادی سے دور ایک بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑ کے جانے لگے تو انہوں نے ان الفاظ میں دعا کی:

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (۲)

''اے رب ہمارے بے شک میں نے اپنی کچھ اولاد ایک بے زراعت وادی میں لابسائی ہے تیرے محترم گھر (کعبہ) کے پاس، اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں۔''

اور اللہ رب العزت نے اپنے دو جلیل القدر پیغمبروں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو یہ حکم ارشاد فرمایا کہ وہ بیت اللہ کو ان لوگوں کے لیے پاک وصاف کریں جو یہاں رکوع وسجود کرنے کے لیے آتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ (۳)

''اور ہم نے حکم دیا ابراہیم اور اسماعیل کو کہ تم دونوں میرا گھر پاک کرو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے۔''

۱۔ سورۃ مریم، آیت ۳۰، ۳۱ ۲۔ سورۃ ابراہیم، آیت ۳۷
۳۔ سورۃ بقرہ، آیت ۱۲۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور زکریا علیہم السلام کو نماز کا حکم

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی قرآن کریم میں یہ کہہ کر تعریف کی گئی کہ وہ گھر والوں کو نماز و زکوٰۃ کا حکم دیا کرتے تھے۔ فرمایا:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيلَ ۚ إِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۖ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝ (1)

"اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کیجیے، بے شک وہ وعدے کے سچے اور رسول و نبی تھے۔ اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور وہ اپنے رب کے ہاں نہایت پسندیدہ تھے۔"

اور سورۃ الانبیاء میں حضرت اسحاق و یعقوب علیہما السلام کا ذکر کر کے ان کے بارے میں فرمایا کہ ہم نے انہیں نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں وحی کی۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ إِسْحٰقَ ۖ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِينَ ۝ وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَّهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَإِقَامَ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوا لَنَا عٰبِدِينَ ۝ (2)

"اور ہم نے انہیں اسحاق بخشا اور یعقوب مزید (دیا) اور ہم نے ہر ایک کو صالح بنایا۔ اور ہم نے انہیں امام بنایا، وہ ہمارے حکم سے (لوگوں کو) راہِ ہدایت بتاتے تھے اور ہم نے ان پر نیکیاں کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی کی اور وہ ہمارے عبادت گزار (بندے) تھے۔"

اور سیدنا زکریا علیہ السلام نے جب بڑھاپے کی عمر میں اللہ تعالیٰ سے بیٹا مانگا تو اللہ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے فرشتوں کو بیٹے کی خوشخبری دینے کے لیے بھیجا۔ چنانچہ فرشتے جب سیدنا زکریا علیہ السلام کے پاس پہنچے وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ قرآن مجید میں یہ واقعہ ان الفاظ میں مذکور ہے:

1۔ سورۃ مریم، آیت ۵۴، ۵۵   2۔ سورۃ الانبیاء، آیت ۷۲، ۷۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ (1)

''وہیں زکریا نے اپنے رب سے دعا کی کہا میرے رب مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا کر، بے شک تو ہی دعا سننے والا ہے۔ پھر جب وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے تو فرشتوں نے انہیں آواز دی بے شک اللہ آپ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے وہ اللہ کے ایک کلمے کی تصدیق کرے گا اور سردار اور پارسا اور نیکوکاروں میں سے نبی ہوگا۔''

سیدنا داؤد علیہ السلام اور نماز

سیدنا داؤد علیہ السلام کے پاس جب دو آدمی جھگڑا لے کر آئے کہ ایک کے پاس ننانوے دُنبیاں اور دوسرے کے پاس ایک ہے۔ جبکہ ننانوے والا اس سے وہ بھی لینا چاہتا ہے۔ پس داؤد علیہ السلام نے ننانوے دنبیوں والے سے فرمایا تو اپنے اس طرزِ عمل سے ظلم کرنے والا ہے۔ تب اچانک داؤد علیہ السلام کو احساس ہوا کہ انہیں کسی آزمائش میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس آزمائش سے بچاؤ کے لیے انہیں فوری یہی تدبیر نظر آئی کہ وہ اللہ کے حضور جھک جائیں۔ اللہ فرماتے ہیں:

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ○ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ○ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ○ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا

1۔ سورۃ آل عمران، آیت ۳۸، ۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَّاَنَابَ۝ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ۝ (۱)

''جب وہ داؤد کے پاس پہنچے تو وہ ان سے ڈر گئے انہوں نے کہا آپ مت ڈریں ہم دونوں آپس میں جھگڑنے والے ہیں ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے لہٰذا آپ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیں اور بے انصافی نہ کریں اور سیدھی راہ کی طرف ہماری راہنمائی کریں۔ بے شک یہ میرا بھائی ہے اور اس کی ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے تو یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے سپرد کر دے اور اس نے بات چیت میں مجھے دبا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کا کہہ کر اس نے یقینا تجھ پر ظلم کیا ہے اور بلاشبہ مل جل کر کام کرنے والوں میں سے بہت سے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور ایسے لوگ تھوڑے ہی ہیں اور داؤد نے جان لیا کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے لہٰذا انہوں نے اپنے رب سے بخشش مانگی اور وہ جھک کر گر پڑے اور رجوع کیا۔ پھر ہم نے اُن کی یہ غلطی بخش دی اور بے شک اُن کے لیے ہمارے پاس بڑا قرب ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔''

سیدنا شعیب علیہ السلام اور نماز

سیدنا شعیب علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی، غیر اللہ کی عبادت سے روکا اور ناپ تول میں کمی کرنے سے منع فرمایا تو قوم کے پاس اپنے گناہوں کو تحفظ دینے کے لیے کوئی دلیل نہیں تھی۔ پس انہوں نے شعیب علیہ السلام کی نمازوں پر یہ کہہ کر اعتراض شروع کر دیا:

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ۝ (۲)

''انہوں نے کہا اے شعیب! کیا تیری نماز تمہیں یہ حکم کرتی ہے کہ ان کو چھوڑ دیں

۱۔ سورۃ ص، آیت ۲۱ تا ۲۵ ۲۔ سورۃ ہود، آیت ۸۷

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے رہے یا اپنے مالوں میں وہ نہ کریں جو کرنا چاہیں بلاشبہ تو بڑا نرم دل اور راست باز ہے۔"

نماز اور جمیع انبیاء کرام علیہم السلام

سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ جب بھی آیاتِ الٰہی کو سنتے تو باری تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے تھے:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ○ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○ (1)

"یہ وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا جو اولادِ آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں میں سے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا اور ابراہیم اور اسرائیل کی اولاد سے اور ان لوگوں میں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور چن لیا جب ان پر رحمٰن کی آیات تلاوت کی جاتیں تو وہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر جاتے تھے۔ پھر ان کے بعد ناخلف جانشین ہوئے، جنہوں نے نماز ضائع کی اور خواہشات کی پیروی کی چنانچہ جلد ہی وہ ہلاکت اور گمراہی سے دوچار ہوں گے۔"

><><><><><><

۱۔ سورۃ مریم، آیت ۵۸، ۵۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نماز کی اہمیت احادیث کی روشنی میں

جس طرح قرآن پاک میں متعدد مقامات پر نماز کا ذکر اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے اسی طرح کتب احادیث میں نماز پر طویل ابواب اور بے شمار عناوین کے تحت نماز کا ذکر اس کی اہمیت کو دو چند کر دیتا ہے۔ نماز کے آغاز سے لے کر اختتام تک ایک ایک جزو پر احادیث کی لمبی فہرست موجود ہے۔ فقہی ابحاث کو چھوڑتے ہوئے ہم یہاں پر صرف چند ایسی احادیث نقل کر رہے ہیں جن سے نماز کی اہمیت وافادیت واضح ہوتی ہے۔

نماز اسلام کا ایک رُکن ہے

اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر قائم ہے اور وہ ستون ہیں (۱) توحید و رسالت کی گواہی دینا (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

ایمان کے بعد پہلے جس ستون کا ذکر کیا وہ نماز ہے۔ گویا کہ باقی ستونوں کی مضبوطی بھی نماز کے ساتھ قائم ہے۔ اگر یہ ستون گر جائے تو باقی اپنی جگہ پر مضبوطی سے قائم نہیں رہ پائیں گے۔ چند روایات اس سلسلہ میں ملاحظہ فرمائیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قال: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ[1]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔''

۱۔ صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب بنی الاسلام علی خمس، رقم ۷، ومسلم، کتاب الایمان، رقم ۱۹

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

☆ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جَآءَ رَجُلٌ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ) فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ (لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (وَصِيَامُ رَمَضَانَ) قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ (لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ) قَالَ: وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: (لَا، اِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ) قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ)(۱)

''اہل نجد سے ایک پراگندہ بال آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ سن رہے تھے مگر یہ نہ سمجھتے تھے کہ کیا کہتا ہے تا آنکہ وہ نزدیک آ پہنچا تب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں۔اس نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے پڑھے۔(پھر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے روزے رکھنا۔اس نے عرض کیا اور تو کوئی روزے مجھ پر فرض نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے رکھے۔حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا اس نے کہا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کچھ فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے دے۔طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا پیٹھ پھیر کر واپس چلا گیا، اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ یا کم نہیں کروں گا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو کامیاب ہوگا۔''

☆ رسول اللہ ﷺ سے جب پوچھا گیا کہ اسلام کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب الزکاۃ من الاسلام، رقم الحدیث: ۴۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ(۱)

''اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے اس بات کی کہ کوئی معبود سچا نہیں سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔''

نماز اعمال میں افضل ترین عمل ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا:

أَيُّ الْاَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مِيْقَاتِهَا قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّالْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ(۲)

''کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اُس کے وقت پر ادا کرنا۔ عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا والدین سے حسن سلوک کرنا۔ پوچھا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

نماز اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل ہے

حضرت ابوعمر شیبانی رحمہ اللہ سے مروی ہے اور انہوں نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ مجھے اس گھر والے یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا:

اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّالْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ(۳)

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان، رقم الحدیث: ۱
۲۔ صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب فضل الجہاد والسیر، رقم الحدیث: ۲۵۷۴
۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال، رقم الحدیث: ۱۲۲۔ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالی و وصینا الانسان بوالدیہ حسنا، رقم الحدیث: ۵۵۱۳

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"اللہ کے ہاں اعمال میں سے کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ پوچھا پھر کون سا؟ فرمایا والدین سے اچھا سلوک کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔"

جنت کے بہت قریب کرنے والا عمل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:

يَا نَبِيَّ اللهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَقْرَبُ اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مَوَاقِيْتِهَا قُلْتُ وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ(1)

"اے اللہ کے نبی ﷺ! اعمال میں سے کون سا عمل جنت کے زیادہ قریب کرنے والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا والدین سے اچھا سلوک کرنا، پوچھا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔"

نماز نور ہے

نبی ﷺ نے نماز کو نور قرار دیا ہے۔ گناہ تاریکی ہے جس سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور بے چینی و اضطراب بڑھتا ہے۔ جبکہ نماز نور ہے جس سے دل روشن ہو جاتا ہے اور قلبی طمانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب دل میں ایمانی نور ہو تو جوارح سے صادر ہونے والے تمام اعمال میں درستگی آجاتی ہے۔

عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ

(1) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون الایمان باللہ تعالٰی افضل الاعمال، رقم الحدیث:۱۲۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَغْدُوْ فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا.(۱)

''سیدنا ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہارت آدھے ایمان کے برابر ہے اور الحمدللہ کا کہنا ترازو کو بھر دے گا اور سبحان اللہ اور الحمدللہ دونوں آسمانوں اور زمین کے بیچ کی جگہ کو بھر دیں گے اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے ہر ایک آدمی صبح کو اٹھتا ہے یا تو اپنے آپ کو آزاد کرتا ہے یا پھر اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے۔''

نماز گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا. مَا تَقُوْلُ: ذَالِكَ يُبْقِيْ فِيْ دَرَنِهِ؟ قَالُوْا: لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ (فَذَالِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللهُ بِهَا الْخَطَايَا)(۲)

''اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا تم کہہ سکتے ہو کہ پھر بھی کچھ میل کچیل باقی رہے گی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ایسا کرنا ذرا بھی میل کچیل نہیں چھوڑے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

۲۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم الحدیث: ۲۲۸

۲۔ صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب الصلوات الخمس کفارۃ، رقم الحدیث: ۴۹۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلوۃ تمحی بہ الخطایا و ترفع بہ، رقم الحدیث: ۱۰۷۱

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْمَاءِ اَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ۔ (۱)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ مسلمان یا مومن وضو کرتا ہے اور منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ سے وہ سب گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے آنکھوں سے کیے۔ پانی کے ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ (جو منہ سے گرتا ہے) پھر جب ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں میں سے ہر ایک گناہ جو ہاتھ سے کیا تھا، پانی کے ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ پھر جب پاؤں دھوتا ہے تو ہر ایک گناہ جس کو اس نے پاؤں سے چل کر کیا تھا پانی کے ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے یہاں تک کہ وہ سب گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے۔''

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ (۲)

''کیا میں تمہیں دو باتیں نہ بتلاؤں کہ جس سے گناہ مٹ جائیں اور (جنت میں) درجے بلند ہوں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتلایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کا پورا (اچھی طرح) کرنا سختی میں بھی اور مسجدوں کی طرف قدموں کا زیادہ ہونا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی رباط ہے (یعنی نفس کو روکنا ہے عبادت کے لیے)۔''

۴۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء، رقم الحدیث: ۳۶۰
۲۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ، رقم الحدیث ۳۶۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَعَ النَّاسِ اَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ(۱)

"جو شخص نماز کے لیے پورا وضو کرے، پھر فرض نماز کے لیے چلے اور لوگوں کے ساتھ یا جماعت سے یا مسجد میں نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔"

۵۔ ایک دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں اور ہر دو نمازوں کے مابین ہونے والے گناہ نمازوں کے اثرات سے ختم ہو جاتے ہیں یعنی نماز گناہوں کو صاف کر دیتی ہے اور نیکی کی رغبت پیدا کرتی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللهُ تَعَالٰى فَالصَّلَوٰتُ الْمَكْتُوْبَاتِ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ(۲)

"جس نے مکمل وضو کیا جیسا کہ اللہ نے اسے حکم دیا ہے، تو فرض نمازیں اس کے ان تمام گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی جو ان نمازوں کے درمیان ہوں گے۔"

نماز بندے کو گناہوں کے میل کچیل سے صاف کر کے اللہ کے قریب کر دیتی ہے بلکہ نماز کی ادائیگی بندے کو گناہوں سے بھی روک دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ(۳)

"بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے"

اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ کس طرح بنتی ہے۔ اس ضمن میں دو روایات درج کی جارہی ہیں:

عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّي اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ لَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَقِمِ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب من توضأ فأحسن الوضوء، رقم الحدیث ۳۴۱

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ، رقم الحدیث: ۳۳۹

۳۔ سورۃ العنکبوت: ۴۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ زُلَفًا مِّنَ الَّيلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذَالِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَانَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً (۱)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک عورت سے مزہ اُٹھایا مدینہ کے کنارے اور میں نے سوائے جماع کے اُس سے سب باتیں کی۔ میرے بارے آپ جو چاہیں حکم دیجیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپ دیا تھا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر تھا۔ تب وہ شخص کھڑا ہوا اور چل دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک آدمی کو بھیجا اور اسے بلایا اور یہ آیت پڑھی اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ زُلَفًا مِّنَ الَّيلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذَالِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ اور دن کے دونوں کناروں میں نماز ادا کرو اور کچھ رات کی گھڑیوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں اور یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حکم اس کے لیے خاص ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ یہ سب لوگوں کے لیے ہے۔''

اس جیسا ایک اور واقعہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں مروی ہے:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُوْدٌ مَّعَهُ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ثَالِثَةً وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَقَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَرَأَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب التوبہ، باب ان الحسنات یذھبن السیات

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ قَالَ ذَنْبَكَ(1)

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ مجھ سے حد کا کام ہو گیا، مجھے حد لگایئے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر چپ ہو رہے۔ اس نے پھر کہا یارسول اللہ ﷺ میں نے حد کا کام کیا ہے تو مجھ پر حد لگایئے۔ آپ ﷺ چپ ہو رہے۔ اس نے تیسری بار پھر یہ کہا۔ اتنے میں نماز کھڑی ہو گئی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلا اور میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چلا یہ دیکھنے کو کہ آپ ﷺ کیا جواب دیتے ہیں اس آدمی کو۔ پھر وہ شخص رسول اللہ ﷺ سے ملا اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے حد کا کام کیا ہے مجھے حد لگایئے۔ ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت تو گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہیں کیا؟ اس نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی؟ وہ بولا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ نے بخش دیا تیری حد کو یا تیرے گناہ کو۔''

اس وجہ سے کہ نماز نام ہے اللہ کے سامنے عاجزی وانکساری کے ساتھ جھکنے اور گریہ زاری کرنے کا۔ نماز میں بندہ اللہ کی تسبیح وتحمید کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ سے معافی بھی مانگتا ہے اور جب نماز پڑھ کے سلام پھیرتا ہے اور ذکر واذکار کرنے کے لیے کچھ دیر بیٹھ جاتا ہے تو اذکارِ مسنونہ میں سے اکثر کلمات استغفار پر مشتمل ہیں جنہیں وہ دہراتا ہے۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جتنی دیر تک بندہ نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے للہ کے فرشتے اس کے حق میں معافی کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔

(1) صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب ان الحسنات یذھبن السیئات

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَالَمْ يُحْدِثْ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ[1]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اُس شخص کے لیے دعا کرتے ہیں جو اپنی نماز کی جگہ میں جہاں اس نے نماز پڑھی بیٹھا رہے جب تک وہ بے وضو نہ ہو۔ فرشتے یوں کہتے ہیں ''اے اللہ! اس شخص کو بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔''

سجدہ درجات بڑھانے کا ذریعہ ہے

نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے ہوتے ہیں اور جب بندہ اللہ کی بارگاہ میں ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کا ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں۔ اس کی ایک برائی مٹا دیتے ہیں اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ قریش کے کچھ لوگوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے ایک آدمی کو کثرت سے رکوع و سجود کرتے ہوئے دیکھا۔ میں اُٹھ کے اس کے پاس گیا، کچھ دیر اس سے بات ہوئی اور میں نے اس سے کثرت سے رکوع و سجود کرنے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا:

أَخْبَرَنِيْ حِبِّيْ اَبُوالْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ بَكٰى ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حِبِّيْ اَبُوالْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ بَكٰى ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حِبِّيْ اَبُوالْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً قَالَ قُلْتُ أَخْبِرْنِيْ مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ أَنَا اَبُوْذَرٍّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم (۲)

''مجھے میرے حبیب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا پھر وہ رونے لگے پھر کہا مجھے میرے حبیب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا پھر رونے لگے پھر کہا مجھے میرے دوست

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب الحدث فی المسجد

۲۔ مسند احمد، تعلیق شعیب الارنووط اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رقم: ۲۱۴۹۰۔ المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم ۴/۵۱۶، رقم ۸۴۵۰۔ مصنف عبدالرزاق ۲/۳۲۷، رقم ۵۳۶۱۔ ارواء الغلیل ۲/۲۰۹، وقال الشیخ البانی اسنادہ صحیح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ابوالقاسم ﷺ نے بتایا جو بندہ بھی اللہ کی خاطر ایک سجدہ کرتا ہے اللہ اس کے ذریعہ سے اس کا ایک درجہ بڑھا دیتا ہے اور اس سے ایک خطا مٹا دیتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ میں نے پوچھا اللہ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا میں رسول اللہ ﷺ کا صحابی ابوذر ہوں۔"

اور وہ پیشانی جو اللہ کے حضور سجدہ کرنے کے لیے جھکتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ کو حرام کر دیا ہے۔ وہ مسلمان جنہیں اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اولاً جہنم میں جانا پڑے گا جب وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت لیں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم ارشاد فرمائیں گے ان لوگوں کو جہنم سے نکال لیا جائے۔ چنانچہ فرشتے انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچان کر نکال لیں گے۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةً مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُوْدِ (۱)

"اللہ تعالیٰ اہل جہنم میں سے جن پر مہربانی کرنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا جو لوگ اللہ کی عبادت کرتے تھے جہنم سے نکال لیے جائیں گے۔ چنانچہ فرشتے انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچان کر نکال لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدوں کے نشانات کو کھانا حرام کر دیا ہے ان لوگوں کو جہنم سے اس حالت میں نکالا جائے گا کہ نشانات سجود کے علاوہ ان کی ہر چیز کو آگ کھا چکی ہوگی۔"

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ نمازی اپنے دیگر گناہوں کے پیش نظر اگر جہنم میں چلا بھی گیا تو بالآخر اللہ کے حضور جھکنے والی پیشانی سے پہچان کے اسے آگ سے نکال لیا جائے گا۔

گناہوں کی بھڑکائی ہوئی آگ کو نماز ٹھنڈا کرتی ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الصُّبْحَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل السجود، رقم الحدیث ۷۶۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَنَامُوْنَ فَلَا يُكْتَبُ عَلَيْكُمْ حَتَّى تَسْتَيْقِظُوْا[1]

''تم گناہوں میں جلتے ہو، تم گناہوں میں جلتے ہو اور جب تم صبح کی نماز ادا کرتے ہو تو وہ ان گناہوں کو دھو دیتی ہے پھر تم گناہوں میں جلتے ہو، تم گناہوں میں جلتے اور جب تم ظہر کی نماز ادا کرتے ہو تو وہ انہیں دھو دیتی ہے پھر تم گناہوں میں جلتے ہو، تم گناہوں میں جلتے ہو اور جب تم نمازِ عصر ادا کرتے ہو تو وہ انہیں دھو دیتی ہے پھر تم گناہوں میں جلتے ہو، تم گناہوں میں جلتے ہو اور جب تم نمازِ مغرب ادا کرتے ہو تو وہ انہیں دھو دیتی ہے پھر تم گناہوں میں جلتے ہو، تم گناہوں میں جلتے ہو اور جب تم نمازِ عشاء ادا کرتے ہو تو وہ انہیں دھو دیتی ہے پھر جب تم سو جاتے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا یہاں تک کہ تم بیدار ہو جاؤ۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يُنَادِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ يَا بَنِيْ آدَمَ! قُوْمُوْا إِلَى نِيْرَانِكُمُ الَّتِيْ أَوْقَدْتُمُوْهَا فَاطْفِئُوْهَا[2]

''ہر نماز کے وقت اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ فرشتہ پکارتا ہے ''لوگو! اس آگ کو بجھانے کے لیے جسے تم نے (اپنے گناہوں سے) جلایا تھا اُٹھو۔''

ان احادیث میں گناہوں کو آگ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ وہ آگ جو گناہوں نے بھڑکا رکھی ہو اگر اسے بجھایا نہ جائے تو بندے کا ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ ایمان کو بچانے کے لیے گناہوں کی آگ کو بجھانا ضروری ہے اور یہ آگ صرف اور صرف نماز کی ادائیگی سے ہی بجھتی ہے۔ پس نمازِ پنجگانہ کو لازم پکڑ لینا چاہیے تاکہ ہم اس شیطانی آگ

۱۔ صحیح الترغیب والترہیب للالبانی، کتاب الصلاۃ، باب الترغیب فی الصلوات الخمس، رقم ۳۶۱ وصححہ الالبانی۔
صحیح ابن حبان، باب فضل رمضان ۸ / ۲۲۳، رقم ۳۴۳۸

۲۔ صحیح الترغیب والترھیب للالبانی ۱ / ۸۶، رقم ۳۵۸ وحسنہ الالبانی۔ المعجم الاوسط ۹ / ۱۷۳، رقم ۹۴۵۲

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے اپنے نیک اعمال کو بچا سکیں۔ اسی طرح طبعی طور پر تپش اور جلن میں ایک بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے جبکہ ٹھنڈک میں ایک سکون اور طمانیت ہے پس دل کی بے چینی کو ختم کرنے اور اسے طمانیت کی دولت سے نوازنے میں نماز اہم کردار ادا کرتی ہے۔

نماز باعثِ راحت ہے

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ(1)

''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔''

نہ صرف آنکھوں کی ٹھنڈک بلکہ دل کے لیے بھی باعث راحت ہے۔ حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: أَقِمِ الصَّلَاةَ يَا بِلَالُ أَرِحْنَا بِهَا(2)

''خزاعہ قبیلہ کے ایک آدمی نے کہا کاش میں نماز ادا کر لیتا تو راحت حاصل کر لیتا۔ یوں لگا جیسے بعض لوگوں نے اس کی بات کو معیوب سمجھا تو اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے بلال (رضی اللہ عنہ)! نماز کی تکبیر کہو اور ہمیں اس کے ساتھ راحت پہنچاؤ۔''

پانچ نمازوں کی حفاظت کرنے والا صدیقین اور شہداء کے ساتھ

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَءَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأَدَّيْتُ الزَّكَاةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهُ فَمِمَّنْ أَنَا؟ قَالَ: مِنَ الصِّدِّيقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ(3)

1۔ السلسلۃ الصحیحۃ ۳/ ۹۴، رقم ۱۲۹۱، وصححہ الالبانی رحمہ اللہ

2۔ صحیح مشکاۃ المصابیح للالبانی، کتاب الصلاۃ، باب القصد فی العمل، الفصل الاول، رقم ۱۲۵۳

3۔ صحیح الترغیب والترھیب للالبانی، کتاب الصلاۃ، باب الترغیب فی الصلوات الخمس، رقم ۳۶۱۔ صحیح ابن حبان، باب فضل رمضان ۸/ ۲۲۳، رقم ۳۴۳۸

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: یارسول اللہ ﷺ ارشاد فرمائیے اگر میں یہ گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں ادا کروں، زکوٰۃ دوں، رمضان کے روزے رکھوں اور رمضان کا قیام کروں تو میں کن لوگوں میں شمار ہوں گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدیقین اور شہداء میں۔''

مسجد میں آنے والے نمازی اللہ کے مہمان ہیں

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللهِ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ(1)

''جس نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کیا اور پھر مسجد میں آیا وہ اللہ کا ملاقاتی ہے اور میزبان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ملاقاتی کی عزت کرے۔''

اور مسجد میں جانے والے نمازی اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اور اللہ تعالیٰ میزبان ہے جو آدمی کائنات کے شہنشاہ کا مہمان ہو وہ کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹے گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْرَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْرَاحَ(2)

''جو آدمی صبح کے وقت یا شام کو مسجد میں جائے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے مہمانی تیار کرتا ہے وہ جب بھی جائے صبح کو جائے یا شام کو جائے۔''

نماز پر جنت کا وعدہ

بہت سی روایات میں نمازوں پر محافظت کرنے والے کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ صحیح السلسلۃ الصحیحۃ ۳/۱۵۷، رقم ۱۱۶۹۔ الترغیب والترھیب ۱/۷۷، رقم ۳۲۲۔ الثمر المستطاب للالبانی ۱/۵۰۰

۲۔ صحیح الترغیب والترھیب للالبانی، کتاب الصلاۃ باب الترغیب فی المشی الی المساجد، رقم ۳۱۴ وقال الشیخ الالبانی صحیح۔ تمام المنۃ ۱/۲۹۱۔ ☆ سنن البیھقی الکبریٰ ۲/۶۲، رقم ۴۷۵۰

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وُضُوْئِهِنَّ وَرُكُوْعِهِنَّ وَسُجُوْدِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ قَالُوْا يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ قَالَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ(۱)

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جو آدمی ایمان کے ساتھ پانچوں نمازیں اللہ کے دربار میں لے کر آئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا جس نے پانچوں نمازوں کی محافظت کی ان کے وضوء، رکوع وسجود اور ان کے اوقات کا خیال رکھا، رمضان کے روزے رکھے اگر استطاعت تھی تو حج کیا، خوش دلی سے زکوۃ دی اور امانت ادا کی۔ لوگوں نے پوچھا: ابودرداء امانت کی ادائیگی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: غسل جنابت۔''

حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنِّي فَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَهِدْتُ عِنْدِي عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ جَاءَ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِي(۲)

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے آپ کی اُمت پر پانچ نمازیں فرض کیں اور اپنے ساتھ عہد کیا کہ جو انہیں وقت پر ادا کرے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو شخص ان کی محافظت نہیں کرے گا اس کے لیے میرے ہاں کوئی عہد نہیں۔''

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ رُكُوْعِهِنَّ وَوُضُوْءِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَعَلِمَ

۱۔ حسن، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی المحافظۃ علی وقت الصلوات، رقم ۴۲۹ وحسنہ الالبانی فی صحیح ابوداؤد ۲ / ۳۱۳، رقم ۴۵۷، وقال المنذری وا لہیثمی اسنادہ جید

۲۔ حسن سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی المحافظۃ علی وقت الصلوات وحسنہ الالبانی، رقم ۴۳۰

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

أَتَمَّهُنَّ حَقًّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (۱)

''جس نے پانچ نمازوں پر ان کے رکوع، وضو اور اوقات کے اعتبار سے حفاظت کی اور اس نے جان لیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہیں وہ جنت میں داخل ہو گیا یا فرمایا کہ اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔''

بروز محشر سب سے پہلا سوال

حضرت حریث بن قبیصہ رحمہ اللہ جن کا تعلق طبقہ وسطیٰ کے تابعین سے ہے بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو میں نے دعا مانگی ''اے اللہ مجھے کوئی صالح دوست عطا فرما'' پس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ بیٹھا اور میں نے ان سے کہا مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے سنی ہو تا کہ میں بھی اس سے نفع پاؤں۔ چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ (۲)

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا بندے کا سب سے پہلے جس چیز کا محاسبہ ہوگا وہ اس کی نماز ہے۔ اگر یہ درست ہوئی تو وہ کامیاب وکامران ہوگا اور اگر یہی درست نہ ہوئی تو وہ ناکام ونامراد ہوگا۔''

یعنی میدانِ محشر کے محاسبہ میں نماز ہی بنیاد سمجھی جائے گی۔ اگر یہ بنیادی اَمر درست ہوا تو بعد کے امور میں بھی کامیابی اس کے قدم چومے گی اور یہاں ناکامی ہوئی تو وہ باقی تمام امور میں بھی ناکام ہو جائے گا۔ ایک روایت میں ہے اگر فرائض میں کوئی معمولی کوتاہی ہوئی تو اسے نوافل سے پورا کرلیا جائے گا۔ اس سے نوافل کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔

۱۔ حسن الترغیب والترھیب للالبانی، باب الترغیب فی الصلوات الخمس ۱/ ۹۱، رقم ۳۸۱ وحسنہ الالبانی۔ غایۃ المقصد فی زوائد المسند، باب فرض الصلاۃ ۱/ ۵۹۶

۲۔ صحیح سنن نسائی، کتاب الصلاۃ، باب المحاسبۃ علی الصلاۃ، رقم ۴۶۱۔ السلسلۃ الصحیحۃ ۲/ ۷۳، ۳، رقم ۱۳۵۸۔ الجامع الصغیر للالبانی ۱/ ۷۹، ۳، رقم ۳۷۸۳

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أُنْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكْمِلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ[1]

''بلاشبہ قیامت والے دن بندے کے اعمال میں سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہوگی۔ پس اگر وہ اس میں کامیاب رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اگر یہی خراب نکلی تو ناکام ونامراد ہوگا۔ پس اگر اس کے فرائض میں سے کسی چیز کی کمی ہوگی تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل ہیں تو اس کے ساتھ اس (فریضہ) کو پورا کرلو۔ پھر تمام اعمال کا اسی پر دارومدار ہوگا۔''

نماز سب سے بڑا شکر ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّىٰ تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا[2]

''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پھٹ جاتے۔ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اتنا لمبا قیام کس لیے فرماتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا مجھے یہ بات محبوب نہیں کہ میں شکر گزار بندہ بن جاؤں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھنے کو شکر گزاری قرار دیا اور فرمایا کہ میں راتوں کے

۱۔ صحیح سنن الترمذی للالبانی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء أن اول ما یحاسب بہ ۱/ ۲۱۳، رقم ۴۱۳۔ شعب الایمان، البیہقی ۳/ ۱۸۲، رقم ۳۲۸۶۔ مسند الطیالسی ۴/ ۲۱۳، رقم ۲۵۹۰

۲۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر، رقم ۴۳۶۰

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لمبے قیام کے ذریعہ اللہ کا شکر گزار بندہ بننا چاہتا ہوں۔ پس اللہ کا شکر ادا کرنا یہی ہے کہ بندہ اس کے حضور اپنی پیشانی کو جھکا دے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ ناشکرا ہے۔

نماز کی حفاظت مومن آدمی ہی کرتا ہے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ (۱)

''اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں بہترین عمل نماز ہی ہے اور وضو کی حفاظت صرف مومن آدمی ہی کرتا ہے''

پس نماز ادا کرنے والا اعمال میں سے بہترین عمل پر قائم ہے اور اس کا نماز و وضو کی حفاظت کے لیے تگ ودو کرنا اس کے مومن ہونے کی دلیل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ اتَّقُوا اللهَ فِيْمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ (۲)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا: نماز، نماز اور غلاموں کے حقوق میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔''

نماز کے انتظار کی فضیلت

نماز کا انتظار بھی اللہ کے ہاں ایک نیک عمل شمار کیا جاتا ہے اور بندہ جب تک نماز کے انتظار میں رہے نماز میں شمار ہوتا ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ (۳)

۱۔ صحیح، إرواء الغليل ۲/ ۱۳۵۔ الثمر المستطاب للالبانی ۱/ ۱۱۔ سنن ابن ماجہ ۱/ ۵۱، رقم ۲۲۵۔ سنن الدارمی، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء فی الطہور، رقم ۶۵۳

۲۔ صحیح، الادب المفرد للالبانی، باب حسن الملكة ۱/ ۷۱، رقم ۱۱۷/ ۱۵۷۔ السلسلۃ الصحیحۃ ۲/ ۵۲۵، رقم ۸۶۸

۳۔ صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب من لم یر الوضوء إلا من المخرجین، رقم ۱۷۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"بندہ جب تک مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے نماز میں ہی شمار ہوتا ہے جب تک وہ بے وضو نہ ہو۔"

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں یہی مضمون ان الفاظ میں بیان ہوا ہے:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ (1)

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ نماز کا ثواب اس شخص کو ملتا ہے جو دور سے چل کر آتا ہے پھر (درجہ بدرجہ) جو سب سے زیادہ مسافت طے کر کے آتا ہے اور جو شخص اس انتظار میں ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھے اس کا ثواب اس شخص سے زیادہ ہے جو جلدی نماز پڑھ کے سو جاتا ہے۔"

نماز کا انتظار کرنا دراصل اللہ کے حکم کا انتظار کرنا ہے کہ جیسے ہی اسے نماز کے لیے بلایا جائے گا وہ فوری لبیک کہے گا اور باری تعالیٰ کے حکم پر اپنا سر جھکا دے گا اس کی حیثیت اس غلام کی سی ہے جو بادشاہ کے دربار میں تعمیلِ حکم کے لیے کان لگائے کھڑا ہے کہ جیسے ہی اسے حکم ملے وہ فوری اسے بجالائے گا اللہ رب العزت کو ایسا آدمی بہت پسند ہے جو صرف اور صرف اسی کے اشارہ کا منتظر ہے اس لیے اس کا انتظار بھی نماز شمار ہوتا ہے۔

نماز قضا ہونے پر جگہ چھوڑ دی

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے اور رات بھر سفر میں چلتے رہے۔ جب آخر شب ہوئی تو ہم کچھ دیر کے لیے سو گئے اور مسافر کے نزدیک اس وقت سے زیادہ کوئی نیند میٹھی نہیں ہوتی۔ ایسے سوئے کہ آفتاب کی گرمی ہی سے بیدار ہوئے۔ سب سے پہلے جس شخص کی آنکھ کھلی وہ فلاں شخص تھا، پھر فلاں شخص اور پھر فلاں شخص پھر چوتھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور ہمارا عمل یہ تھا

1۔ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ، رقم ۶۱۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جب نبی ﷺ استراحت فرما رہے ہوتے تو ہم میں سے کوئی آپ ﷺ کو بیدار نہ کرتا بلکہ آپ ﷺ خود ہی بیدار ہوتے۔ اس لیے کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ ﷺ کو خواب میں کیا پیش آ رہا ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو انھوں نے باآواز بلند تکبیر کہنا شروع کی اور وہ برابر اللہ اکبر بلند آواز سے کہتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی آواز سے نبی ﷺ بیدار ہو گئے۔ پس لوگوں نے آپ ﷺ سے اس صورت حال کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ حرج نہیں تم کوچ کرو پس لوگ روانہ ہو گئے۔ تھوڑی سی مسافت طے کرنے کے بعد آپ ﷺ اُترے، وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا، نماز کے لیے اذان دی گئی، اس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔(۱)

ایک ایسا ہی واقعہ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے سونے سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ انھیں نماز کے لیے بیدار کریں گے۔ لیکن ان پر بھی نیند غالب آ گئی اور طلوع آفتاب کے بعد جب لوگ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهِ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنْزِلُوْا وَأَنْ يَتَوَضَّؤُوْا وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُنَادِيَ بِالصَّلَاةِ أَوْ يُقِيْمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ(۲)

''بلاشبہ اس وادی میں شیطان ہے پس لوگ سوار ہوئے یہاں تک کہ اس وادی سے نکل گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انھیں اترنے کا حکم دیا کہ وہ وضو کریں اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ نماز کے لیے اذان دیں یا اقامت کہیں۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔''

قابل توجہ بات یہ ہے کہ جس وادی میں آپ ﷺ کی نماز فجر فوت ہوئی

۱۔ صحیح بخاری، کتاب التیمم، باب الصعید الطیب وضوء المسلم یکفیه، رقم ۳۳۱

۲۔ صحیح مؤطا امام مالک، کتاب وقوت الصلاۃ، باب النوم عن الصلاۃ، رقم ۲۶۔ مشکوۃ المصابیح، باب تاخیر الاذان، الفصل الاول ۱ / ۱۵۲، رقم ۶۸۷ وصححہ الالبانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا اس وادی میں شیطانی اثرات ہیں اور اس وادی کو چھوڑ دیا اور اس مقام سے کچھ دور جا کے نماز ادا فرمائی اس میں اشارہ یہ ہے کہ وہ جگہ جہاں بندے کے لیے نماز سے غفلت پیدا ہو وہاں شیطانی اثرات ہوتے ہیں وہ جگہ چھوڑ دینی چاہیے۔ اسی طرح وہ کاروبار یا دوستوں کی مجلس جہاں نمازیں فوت ہوں وہاں شیطانی اثرات ہیں، ایسی مجالس کو خیرآباد کہہ دینا چاہیے جو اللہ کے ذکر سے غفلت پیدا کریں۔

نماز پریشانیوں کا حل ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے پوچھا تم میں سے کس کو فتنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد ہے؟ میں نے کہا مجھے بعینہٖ اسی طرح یاد ہے جس طرح آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک تم ہی اس قسم کی بات کرنے کی جرأت کر سکتے ہو۔ چنانچہ میں نے انہیں یہ فرمان سنایا:

فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ (۲)

''انسان کا وہ فتنہ جو اس کے گھر، مال، اولاد اور ہمسایوں میں ہوتا ہے اسے نماز، روزہ، صدقہ اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا مٹا دیتا ہے۔''

حدیث مذکور میں چار بڑے فتنوں یا پریشانیوں کا ذکر ہے۔ گھریلو پریشانیاں، مال سے متعلق کاروباری مسائل، اولاد سے متعلق پریشانیاں اور ہمسایوں سے پہنچنے والی تکالیف۔ ان چار قسم کے مسائل کو حل کرنے والی جو چار عبادات ذکر فرمائیں ان میں سرفہرست نماز ہے۔ پس نماز کی باقاعدگی ان چاروں پریشانیوں کو دور کر دیتی ہے۔

نماز اللہ سے سرگوشیوں کا نام ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ صحیح بخاری، کتاب المواقیت الصلاۃ، باب الصلاۃ کفارۃ، رقم ۴۹۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ (۱)

''بلاشبہ مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے۔''

سرگوشی محبت کی علامت ہے اس لیے کہ سرگوشی بندہ اپنے کسی پیارے سے ہی کرتا ہے۔ اپنے دُکھ، مسائل اور پریشانیاں کسی ہمدرد سے بیان کرتا ہے۔ نماز پڑھنے والا چپکے چپکے اپنے رَب سے باتیں کرتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مناجات کا نام دیا ہے۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب لیبزق عن یسارہ أو تحت قدمہ الیسری، رقم ۳۹۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پانچوں نمازوں کے فوائد وثمرات

مجموعی طور پر پانچوں نمازوں کے فوائد وثمرات پر بہت سی احادیث مروی ہیں۔ پانچ نمازوں کا پابند نمازوں کے ان فوائداور روحانی اثرات سے بہرہ ور رہوتا ہے۔نمازوں کے ان مجموعی فوائد کے علاوہ ہر نماز کے الگ سے انفرادی اثرات بھی ہیں۔خشوع وخضوع سے نماز ادا کرنے والا ہر نماز کے مخصوص اثرات سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ذیل میں چند روایات نمازوں کے انفرادی فضائل پر درج کی جارہی ہیں۔

عشاء اور فجر کی نماز

عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے سے نصف رات تک قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور فجر بھی باجماعت ادا کی جائے تو ساری رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔حضرت عبدالرحمن بن ابی عمرہ بیان کرتے ہیں:

دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ﷛ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهُ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ(۱)

''حضرت عثمان بن عفان ﷛ مغرب کے بعد مسجد میں آئے اور اکیلے بیٹھ گئے۔ میں بھی ان کے پاس جا بیٹھا، انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی گویا اس نے نصف رات تک قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے ساری رات کا قیام کیا۔''

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب لیبزق عن یسارہ أو تحت قدمه الیسری، رقم ۳۹۶

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعة ۲/۳۹۲، رقم ۱۰۴۹۔ الاحکام الشرعیة الکبری ۱/ ۵۹۳

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نماز فجر اور عصر کو ادا کرنے والا کبھی دوزخ میں داخل نہیں ہو گا

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَصْرَةَ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي (۱)

''وہ آدمی کبھی آگ میں داخل نہیں ہو گا جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز یعنی فجر اور عصر ادا کی (حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اہل بصرہ سے ایک آدمی نے ان سے کہا، کیا آپ نے یہ فرمان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس آدمی نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میرے کانوں نے اسے سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا۔''

فجر اور عصر ادا کرنے والوں کے حق میں فرشتوں کی گواہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ (۲)

''دن اور رات کے فرشتے تم میں آگے پیچھے آتے جاتے رہتے ہیں اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں پھر وہ فرشتے جنہوں نے تم میں رات گزاری (آسمان کی جانب) چڑھ جاتے ہیں پس اُن سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کے

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الصبح والعصر ۳/۲۳۷، رقم ۱۰۰۳۔ ٭ الاحاد والمثانی ۳/۸۸، رقم ۱۵۸۰۔ ٭ مسند الحمیدی ۲/۳۸۰، رقم ۸۶۱

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الصبح والعصر والمحافظۃ علیھا، رقم ۱۰۰۱۔ ٭ تہذیب سنن ابی داؤد ۲/۳۷۸

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بارے میں خوب جانتا ہے۔تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ تو وہ کہتے ہیں ہم نے انہیں چھوڑا کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم اُن کے پاس آئے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے۔''

حدیث مبارک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں پایا؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے بڑھ کر اپنے بندوں کے بارے میں جانتے ہیں تو فرشتوں سے پوچھنے کا مطلب؟ جی ہاں! اللہ تعالیٰ اپنے اُن بندوں کی تعریف کرنا چاہتے ہیں جو فجر اور عصر کو محبت وانابت سے ادا کرنے والے ہیں۔ایک طرح سے فرشتوں کو گواہ بنا کے کہا جاتا ہے کہ میرے یہ ایسے فرمانبردار بندے ہیں جب ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب تم ان کے پاس سے آئے ہو تب بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے اور فجر کا وقت ایک روحانی وقت ہے۔جب اذان کی آواز سن کے نرم وگداز بستر کی لذت کو ترک کر کے محبتِ الٰہی سے سرشار لوگ مسجد میں اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے ہیں تو ان کے ساتھ فرشتے بھی خصوصی طور پر موجود ہوتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ فَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا[1]

''رات اور دن کے فرشتے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو''فجر میں قرآن کی تلاوت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔''

نماز فجر ادا کرنے والا اللہ کی امان میں داخل ہو جاتا ہے

نماز فجر ادا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت وضمانت میں داخل ہو جاتا ہے اور دیگر لوگوں کو حکم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس امان کا احترام کریں۔حضرت جندب بن

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ، رقم ٦١٢

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ (1)

''جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے سو اللہ اپنی پناہ کا حق جس سے طلب کرے گا اسے نہ چھوڑے گا اور اسے اوندھے منہ جہنم میں گرا دے گا۔''

یعنی اگر تم ایسے نمازی کو تنگ کرو گے جو نماز فجر ادا کر چکا ہے تو گویا تم اللہ کی پناہ میں خلل ڈالو گے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ یہ فضیلت نماز فجر باجماعت ادا کرنے میں ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَمَنْ أَخْفَرَ ذِمَّةَ اللهِ كَبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ بِوَجْهِهِ (2)

''جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی وہ اللہ کی ضمانت میں ہے جس نے اللہ کے ذمہ کو پامال کیا اللہ اسے اوندھے منہ آگ میں گرا دے گا۔''

میں فجر پڑھنے والے کو قتل نہیں کر سکتا

سلف صالحین نماز فجر باجماعت ادا کرنے والے کا احترام کیا کرتے تھے۔ اس بناء پر کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پناہ حاصل ہے۔ ذیل کا واقعہ اس کی روشن مثال ہے جسے علامہ منذری رحمہ اللہ نے الترغیب میں اور امام طبرانی رحمہ اللہ نے المعجم الکبیر میں نقل کیا ہے کہ حجاج بن یوسف نے ایک آدمی کو قتل کرنے کے لیے حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کے سپرد کیا۔ پس حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے اس آدمی سے پوچھا:

أَصَلَّيْتَ الصُّبْحَ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، رقم ۱۰۵۰

۲۔ صحیح الترغیب والترھیب للالبانی، کتاب الصلاۃ، باب الترغیب فی المحافظۃ علی الصبح والعصر، رقم ۴۶۱۔ ٥ جمع الجوامع ۲۳۳۲۲/۱ ۵٥

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"کیا تو نے صبح کی نماز ادا کی ہے؟
اس آدمی نے جواب دیا: جی ہیں۔
حضرت سالم بن عبداللہ نے فرمایا: جاؤ چلے جاؤ تمہیں آزادی ہے۔
پس حجاج نے پوچھا آپ کو اس آدمی کے قتل سے کس چیز نے روکا؟ حضرت سالم فرمانے لگے:

حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ كَانَ فِي جَوَارِ اللهِ يَوْمَهُ(۱)

"مجھے میرے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اس دن اللہ کی پناہ میں ہے۔"

نماز فجر با جماعت ادا کرنے والا نہ صرف اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے بلکہ وہ اللہ کی توفیق سے اپنے کام بھی جلد نمٹا لیتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی دُعا سے صبح کے وقت میں برکت رکھی ہے۔ حضرت صخر الغامدی رضی اللہ عنہ بیان کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُوْرِهَا(۲)

"اے اللہ میری اُمت کے صبح کے وقت میں برکت عطا فرما۔"

اسی حدیث کے آخر میں ہے کہ صخر جو حدیث کے راوی ہیں ایک تاجر آدمی تھے، انہوں نے اپنا سامان تجارت اول دن میں بھیجنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت ڈالی کہ وہ مالدار ہو گئے۔

نماز ظہر کی فضیلت

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ(۳)

۱۔ صحیح لغیرہ الترغیب والترھیب للالبانی ۱/۱۱۰، رقم ۴۶۲۔ المعجم الکبیر ۱۲/۱۲، ۳، رقم ۱۳۲۱۱
۲۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، کتاب الجہاد، باب فی الابتکار فی السفر، رقم ۲۶۰۶
۳۔ صحیح سنن نسائی للالبانی، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، باب الاختلاف علی اسماعیل بن أبی خالد، رقم ۱۸۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت ادا کیں اسے (جہنم کی) آگ چھوئے گی بھی نہیں۔“

یہ نماز ظہر کی فضیلت ہے کہ جو آدمی اس سے پہلے چار اور اس کے بعد چار رکعت ادا کرتا ہے اس کا جہنم میں جانا تو بہت دور کی بات ہے آگ اسے چھوئے گی بھی نہیں۔ دنیا کی گرمی میں چل کے آنے والے لوگ جو نماز ظہر کی ادائیگی کے لیے مسجد میں آتے ہیں وہ محشر کا سایہ خرید رہے ہیں۔ آہ! دنیا کمانے کے لیے انسان کتنی محنت و مشقت کرتا ہے۔ اے انسان تھوڑی سی محنت اور کر لے اللہ تعالیٰ جنت بیچ رہے ہیں اور جنت کی خریداری کے لیے تھوڑی سی مشقت اُٹھانا پڑتی ہے اور وہ مشقت ہے پانچ وقت نماز کی ادائیگی اور یہ ایسی مشقت ہے جس میں مومن لذت پاتا ہے۔ اس لیے کہ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

نماز عصر کی فضیلت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ[1]

”جو آدمی دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

علامہ منذری الترغیب میں یہی روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

البردان هما الصبح والعصر

”دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد فجر اور عصر کی نمازیں ہیں۔“

نماز عصر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پابندی سے ادائیگی کرنے والے کو دوگنا اجر و ثواب کی خوشخبری دی ہے۔ حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ وَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ[2]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الصبح والعصر ۲/۳۳۹، رقم ۱۰۰۵۔ ٭ المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم، کتاب الصلاۃ ۲/۲۳۳، رقم ۱۴۱۵

۲۔ صحیح الترغیب والترہیب للالبانی، کتاب الصلاۃ ۱/۱۱۰، رقم ۳۶۰۔ ٭ المسند الجامع ۱۱/۳۷۹، رقم ۳۴۷۹۔ ٭ الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ إلی جامع الصغیر ۱/۳۹۶، رقم ۴۲۸۰

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

"رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مخمص (ایک راستہ کا نام ہے) میں عصر کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد ارشاد فرمایا یہ نماز تم سے پہلی اُمت کو بھی دی گئی تھی لیکن انہوں نے اس کو ضائع کر دیا اور جو شخص اس کی پابندی کرے گا اسے دوہرا اَجر ملے گا۔"

نماز عصر چھوٹ جانے کا غم

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتْ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَاللهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ(1)

"سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جنگ خندق کے دن آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کی اے اللہ کے رسول قسم ہے اللہ کی میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکا ہوں یہاں تک کہ آفتاب غروب کے قریب ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پھر ہم ایک کنکریلی زمین کی طرف گئے اور رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور ہم سب نے وضو کیا اور آپ ﷺ نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔"

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کو نماز عصر فوت ہو جانے کا اس قدر غم ہوا کہ آپ ﷺ کی زبان سے مشرکین کے لیے یہ بددُعا نکل گئی اے اللہ انہوں نے ہمیں نماز عصر سے مشغول کر دیا ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حَبَسَ الْمُشْرِكُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ أَوْ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللهُ

1۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب الدلیل لمن قال الصلاۃ الوسطی ۳/ ۳۳۳، رقم ۱۰۰۰۔
• تاریخ الاسلام للامام الذہبی ۲/ ۳۰۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا[1]

’’مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے روک دیا یہاں تک کہ سورج سرخ یا زرد ہو گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی نماز عصر سے روک دیا ہے اللہ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔‘‘

• ایک انتہائی نرم دل اور شفیق انسان ایسا کلمہ تب ہی بول سکتا ہے جب اسے کسی چیز کے نقصان پر انتہائی غم وغصہ اور افسوس ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر چھوٹ جانے کا اتنا غم و افسوس ہوا کہ بے اختیار آپ کی زبان مبارک سے نکل گیا اللہ ایسے لوگوں کی قبروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے ہمیں نماز عصر سے مشغول کر دیا۔ اگر انتہائی مشغولیت اور سخت عذر کے پیش نظر نماز اپنے وقت سے جاتی رہے یا تکبیر اولیٰ فوت ہو جائے اور اس پر آدمی اپنے دل میں حقیقی طور پر ایسے غم اور ملال کو پائے جیسے اس کا بہت بڑا نقصان ہو گیا ہے۔ یہ اس کے ایمان کی دلیل ہے۔ اس لیے کہ وہ ایمانی کام چھوٹ جانے پر افسوس کر رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نیکی چھوٹ جانے پر افسوس کرنے والا یہ جانتا ہے کہ اس کا نقصان ہوا ہے اور اس کا اس پر رنج کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اسے اپنے ایمان اور نیکیوں کی فکر ہے اور جس آدمی کو نماز میں کوتاہی پر کوئی افسوس نہ ہو اس کا یہ عمل اس بات کی دلیل ہے کہ اسے ایمان اور ایمانی کاموں کی کوئی پرواہ نہیں۔ ایسے آدمی کو اپنی دینی بے حسی پر غور کرنا چاہیے۔

نماز عصر کے لیے آنے والوں کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا[2]

’’اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت ادا کیں۔‘‘

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب الدلیل لمن قال الصلاۃ الوسطی ۳/ ۳۳۰، رقم ۶۹۷۔ • عمدۃ الاحکام من کلام خیر الانام باب المواقیت ۱/ ۲۱، رقم ۵۰

۲۔ حسن، سنن ابی داؤد للالبانی، کتاب التطوع، باب الصلاۃ قبل العصر، رقم ۱۲۷۳۔ • جمع الجوامع ۱/ ۱۲۸۴۸

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

نمازِ عصر کی ادائیگی سے پہلے چار رکعت نفل نماز ادا کرنے والے کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے دُعا فرمائی ہے وہ آدمی کس قدر خوش نصیب ہوگا جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ دعا فرمائیں۔ پس اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی ذات پر رحم چاہتا ہے اور یقیناً رحم وعفو کا ہر مسلمان ہی طلبگار ہے تو اسے نمازِ عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرنے میں رغبت کرنی چاہیے۔

جس کی نمازِ عصر فوت ہوگئی اس کے اعمال ضائع ہو گئے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آسمان اَبر آلود تھا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا:

بَكِّرُوْا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ(۱)

''تم نمازِ عصر جلدی ادا کرلو اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس نے نمازِ عصر چھوڑ دی اس کے عمل ضائع ہو گئے۔''

موسم کے ابر آلود ہونے کی وجہ سے نماز جلدی ادا کرنے کا اس لیے کہا کہ ایسا نہ ہو کہ ابر کی وجہ سے صحیح وقت معلوم نہ ہو سکے اور نماز کا اول وقت نکل جائے اور عمل ضائع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اعمال اجر وثواب سے محروم ہو جائیں گے۔ یعنی نمازِ عصر ترک کرنے والے کا عمل ایسا ہے جو حقیقی اجر وثواب سے محروم ہوگا۔ جیسے روح کے بغیر جسم مردہ ہوتا ہے ایسے ہی اس کا عمل تو ہوگا لیکن اُس میں اجر وثواب کا وجود نہیں ہوگا۔

اہل ومال کی ہلاکت وبربادی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ(۲)

۱۔ صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من ترک العصر، رقم ۵۲۰۔ ٭معرفۃ الصحابہ لابی نعیم ۴/۸۶، رقم ۱۱۷۶

۲۔ صحیح بخاری، کتاب المواقیت، باب من فاتتہ العصر، رقم ۵۱۹۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب التشدید فی الذی تفوتہ صلاۃ العصر، رقم ۹۹۱

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''جس شخص کی نماز عصر فوت ہوگئی گویا کہ اس کا سب گھر بار اور مال واسباب ہلاک ہوگیا۔''

گھر بار اور مال واسباب ہلاک ہونے کے علماء کرام نے مختلف معانی کیے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ گھر بار اور دیگر ساز وسامان جو کچھ بھی دنیاوی طور پر اس کے پاس موجود ہے وہ سب مل کر بھی نماز عصر کی تلافی نہیں کرسکتا۔ بعض کہتے ہیں کہ نماز عصر فوت ہوجانے پر اسے ویسے ہی غم لاحق ہونا چاہیے جیسے اس کا سب کچھ برباد ہوگیا ہو۔ ایک یہ مطلب بھی ہے کہ نماز عصر ترک کرنے والے کے مال میں برکت رہتی ہے نہ گھر میں ہر دو اعتبار سے اسے مسلسل پریشانی کا سامنا رہتا ہے۔

نماز مغرب کی فضیلت

سورج غروب ہوتے ہی نبی کریم ﷺ نماز مغرب ادا کرلیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیت اللہ کے پاس جبریل امین نے دو دن میری امامت کرائی (نمازوں کے اوقات بتانے کے لیے) پس مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ جوتے کے تسمے کے برابر ہوگیا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہوگیا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ رکھنے والا روزہ افطار کرتا ہے اور عشاء کی نماز اس وقت جب سرخی غائب ہوگئی اور مجھے صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار پر کھانا پینا حرام ہوجاتا ہے۔ جب دوسرا دن ہوا تو جبریل امین نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا اور عصر کی نماز اس وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہوگیا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار نے روزہ افطار کرلیا اور عشاء کی نماز رات کے پہلے حصے کے اختتام پر پڑھی اور فجر کی نماز خوب روشنی میں پڑھائی بعدازاں جبرائیل علیہ السلام نے میری جانب التفات کیا اور کہا، اے محمد ﷺ یہ وقت آپ سے پہلے انبیاء کا ہے اور نمازوں کے اوقات ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں۔ (1)

1۔ سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب مواقیت الصلاۃ عن النبی ﷺ، رقم ۱۴۹، وقال الشیخ الالبانی حسن صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ روایت کے مطابق حضرت جبریل امین علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دن امامت کرائی اور ہر نماز کے دو وقت بتائے سوائے نماز مغرب کے اور یہ نماز دونوں دن سورج غروب ہونے کے فوری بعد ادا کی جس سے پتہ چلتا ہے کہ نماز مغرب کا وقت کم ہے اور اسے ادا کرنے کے لیے تیزی سے بڑھنا چاہیے تاکہ اس کا وقت نہ نکل جائے۔

دِن کے دونوں کناروں میں نماز ادا کرنے کا حکم

صبح اور شام دِن کے دو کنارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بطورِ خاص اِن دونوں کناروں میں نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: (وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَلِي هٰذَا؟ قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ (1)

''ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا وہ (ندامت میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''اور دِن کے دونوں کناروں میں نماز ادا کرو اور کچھ رات کی گھڑیوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔'' (سورۃ ھود: ۱۱۴) پس اس آدمی نے پوچھا یہ آیت خاص میرے لیے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام اُمت کے لیے ہے۔''

دِن کے دونوں کناروں سے مراد خصوصاً فجر اور مغرب کی نماز ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''یہ آیت واقعہ معراج سے پہلے نازل ہوئی جس میں پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔ جبکہ اس سے قبل دو نمازیں ہی تھیں۔ ایک طلوعِ شمس سے قبل اور ایک اس کے غروب کے بعد یعنی نماز فجر اور نماز مغرب۔'' پس دِن کے دونوں کناروں میں اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کے اس کا شکر بجالانا چاہیے۔ دِن کے آغاز میں اللہ کے سامنے نہ جھکنے والا بندہ اپنے عمل سے اس کی بنیاد اللہ کی نافرمانی پر رکھ دیتا ہے اور جب اس دِن کے اختتام

۱۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ ھود، رقم ۴۶۸۷۔ ٭ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب قولہ تعالی إن الحسنات یذھبن السیئات، رقم ۲۷۶۳۔ ٭ ریاض الصالحین، کتاب الفضائل، باب فضل الصلوات، رقم ۱۰۴۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر بھی وہ اپنی گردن اس کے سامنے نہیں جھکاتا تو اس کے نامہ اعمال کے تاریک دنوں میں ایک اور دن کا اضافہ ہو جاتا ہے اور نافرمانیوں کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تاریک نامہ عمل لے کر کوئی بندہ روشنیوں والی جنت میں نہیں جا سکتا۔ پس جنت میں جانے کے لیے روشن نامہ عمل کی ضرورت ہے اور نامہ عمل تبھی روشن ہو گا جب اس میں نماز کا نور شامل ہو گا۔

نماز مغرب کو جلدی ادا کرنے کے ساتھ اُمت کی خیر وابستہ ہے

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَالَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ (۱)

"ہمیشہ میری اُمت خیر پر رہے گی یا فرمایا کہ فطرت پر رہے گی جب تک نماز مغرب میں ستاروں کے ظاہر ہونے تک تاخیر نہیں کرے گی (یعنی جب تک جلدی ادا کرتی رہے گی)۔"

پس نماز مغرب میں لاپروائی اور سستی کرنا اور اسے اپنے وقت سے مؤخر کر کے پڑھنا بندے کو خیر کثیر سے محروم کر دیتا ہے۔

نماز عشاء کی فضیلت

رات کے اندھیروں میں جو لوگ عشاء و فجر کی ادائیگی کے لیے مسجد میں آتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قیامت کے دن کامل روشنی کی خوشخبری دی ہے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَشِّرُوا الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۲)

"اندھیروں میں مساجد کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی ملنے کی خوشخبری سنا دو۔"

۱۔ حسن، مشکوٰۃ المصابیح للالبانی، کتاب الصلوٰۃ، باب تعجیل الصلوات، رقم ۶۰۹

۲۔ حسن، سنن أبي داود، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء في المشي إلي الصلاۃ في الظلم، رقم ۵۶۱۔ ترمذی، ابواب الصلاۃ باب ماجاء في فضل العشاء والفجر في الجماعۃ، رقم ۲۲۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اندھیروں میں چل کر آنے والے نمازیوں کو جب قیامت کے دن پل صراط پار کرنے کے لیے روشنی کی ضرورت ہوگی تو اللہ تعالیٰ انہیں نمازوں کے روحانی اثرات کے پیش نظر روشنی عطا فرمائیں گے جس سے ان کے لیے پل صراط کو پار کرنا آسان ہو جائے گا۔

اگر لوگ عشاء کی فضیلت جان لیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا[1]

''اگر لوگ عشاء اور صبح کی نماز کی فضیلت جان لیں تو انہیں گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑے تو وہ ضرور ان نمازوں میں آئیں۔''

گھٹنوں کے بل چل کے آنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر انہیں ان نمازوں کے لیے آنے میں گراں بار مشقت بھی اُٹھانا پڑے تو وہ اس سے دریغ نہیں کریں گے اور ان نمازوں میں موجود اجر و ثواب حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے لیکن افسوس کہ وہ ان نمازوں کی اہمیت نہیں جانتے۔

نماز عشاء کے ذریعہ اُمتوں پر فضیلت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ[2]

''نماز عشاء کو تم تاخیر سے ادا کرو بلاشبہ تمہیں اس نماز کی وجہ سے دیگر اُمتوں پر فضیلت عطا کی گئی ہے اور تم سے پہلے کسی اُمت نے یہ نماز ادا نہیں کی۔''

اور نماز عشاء کے فضائل پر پیچھے یہ روایت گزر چکی ہے کہ اسے باجماعت ادا کرنے پر آدھی رات تک کا قیام بندے کے نامہ عمل میں لکھ دیا جاتا ہے پس خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے بستروں پر سونے کے لیے آتے ہیں تو نصف رات ہونے سے پہلے ہی اللہ کی رحمت سے آدھی رات تک کا قیام اپنے نام لکھوا چکے ہوتے ہیں۔

۱۔ صحیح، ریاض الصالحین، کتاب الفضائل، باب الحث علی حضور الجماعۃ فی الصبح والعشاء، رقم ۱۰۷۲

۲۔ صحیح، مشکوۃ المصابیح للالبانی، کتاب الصلوۃ، باب تعجیل الصلوات، رقم ۶۱۲

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نماز میں سستی کرنے والوں کا گناہ

نماز میں سستی سے مراد یہ ہے کہ بندہ نماز تو ادا کرتا ہے لیکن کبھی نماز کو بلا عذر اول وقت سے تاخیر کر دیتا ہے، کبھی جماعت کو چھوڑ دیتا ہے، اذان سننے کے باوجود مسجد میں نہیں آتا، نماز فجر سے سویا رہا اور سورج نکلنے کے بعد ادا کی۔ کبھی اسے مسجد میں آنا بھاری دکھائی دیتا ہے اور گھر میں ادا کر لیتا ہے۔ یہ سب نماز میں سستی والے اعمال ہیں۔ یہ سستی محض طبیعت کے بھاری پن کی وجہ سے ہوتی ہے یا پھر بیوی بچوں کی مجلس سے اُٹھنا گراں ہوتا ہے یا کاروباری امور، غفلت کا باعث بن جاتے ہیں۔ ایسے غافل لوگوں کو اللہ تعالیٰ جھنجھوڑتے ہوئے فرماتے ہیں:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَٰلُكُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُكُمْ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ (۱)

”اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہ خسارہ اُٹھانے والے ہوں گے۔“

نماز کی ادائیگی سب سے بڑا ذکر ہے۔ جس میں بندہ تسبیحات و تکبیرات سے اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ اس کے سامنے جھکتا اور سجدہ ریز ہوتا ہے۔ اس کے ذکر سے غافل ہو جانا یقیناً بندے کے لیے دنیا و آخرت کا خسارہ ہے۔ مال و اولاد سے محبت ایک فطری تقاضہ ہے لیکن یہ محبت اللہ کی محبت میں حائل نہیں ہونی چاہیے۔ محبتِ الٰہی تمام محبتوں سے بلند رہے تو بندہ کامیاب ہے۔ اللہ کی محبت میں تمام محبتوں کو قربان کر دینے کا نام ہی بندگی ہے اور اس بندگی کی پہلی سیڑھی نماز ہے۔ نماز کے ذریعہ سے بندہ اللہ تعالیٰ سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے اور جو لوگ دنیاوی خواہشات کے پیچھے لگ کے نمازوں کو ضائع کر دیتے ہیں وہ بندگی کی پہلی سیڑھی کو ہی کھو دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے

۱۔ سورۃ المنافقون، آیت ۹

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ایسے لوگوں سے ان الفاظ میں ناراضگی کا اظہار کیا ہے:

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا(۱)

''ان کے بعد ان کے ایسے بُرے جانشین پیدا ہوئے جنھوں نے نماز ضائع کی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے۔ عنقریب وہ (جہنم کی وادی) غی میں داخل ہوں گے۔''

غَیّ کے بارے میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد جہنم کی بہت گہری کھائی ہے جس کا ذائقہ بہت خبیث اور کڑوا ہے اور ابوعیاض کہتے ہیں اس سے مراد جہنم کی ایک وادی ہے جس میں جہنمیوں کا لہو اور پیپ بہتا ہے۔''(۲)

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ میں نمازوں کو ضائع کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ ظہر میں اتنی تاخیر کرتا ہے کہ عصر کا وقت آ جاتا ہے اور عصر کو مغرب تک مؤخر کر دیتا ہے اور مغرب کو عشاء تک، عشاء کو فجر تک اور فجر کو طلوع شمس تک مؤخر کر دیتا ہے۔ ایسا بندہ اگر اپنی حالت پر قائم رہا اور توبہ نہ کی تو وہ غی میں داخل ہوگا جس کا اللہ نے وعدہ دے رکھا ہے۔(۳)

نمازوں میں غفلت برتنے والے ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاکت کی دھمکی دی ہے۔ سورۃ الماعون میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝(۴)

''پس ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔''

یہاں بے نماز لوگوں کے لیے ہلاکت کا ذکر نہیں کیا گیا بلکہ نمازیوں کے لیے ہلاکت کی دھمکی دی ہے۔ یعنی وہ نماز تو ادا کرتے ہیں، نمازی ہیں لیکن ایسے نمازی ہیں جو اپنی

۱۔ سورۃ مریم، آیت ۵۹ ۲۔ تفسیر ابن کثیر ۲۴۵/۵

۳۔ الکبائر، الذہبی ۱۷/۱ ۴۔ سورۃ الماعون، آیت ۴، ۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نمازوں کو بھولے بیٹھے ہیں اور غفلت کا شکار ہیں۔

نمازوں میں سستی کرنے والا منافق ہے

نمازوں میں سستی کرنا منافقانہ طرزِ عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ میں منافقوں کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا:

وَلَا يَأْتُونَ الصَّلٰوةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى (۱)

''اور نہیں وہ نماز کی طرف آتے مگر اس حال میں کہ وہ سستی کا شکار ہوتے ہیں۔''

یعنی ان کے قدم نماز کی طرف بڑھنے میں بوجھل ہیں اور تنگدلی اور گھٹن میں نماز کی طرف بڑھتے ہیں اور یہ بوجھل پن نماز فجر اور عشاء میں ان کی طبیعتوں پر زیادہ ہوتا ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے عشاء و فجر کو منافقین پر بھاری قرار دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا (۲)

''بلاشبہ منافقین پر نماز فجر اور نماز عشاء بہت بوجھل ہیں۔ اگر وہ جان لیں کہ ان نمازوں میں کیا اجر ہے تو وہ ضرور ان میں حاضر ہوں اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔''

نماز عصر میں تاخیر

نماز عصر میں سستی کرنے والے کی نماز کو رسول اللہ ﷺ نے منافق کی نماز قرار دیا ہے جو اپنی طبیعت کی سستی کی وجہ سے بیٹھا رہتا ہے اور جب سورج زرد ہونے لگتا ہے تو اُٹھ کے جلدی سے نماز ادا کرتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ

۱۔ سورۃ التوبہ، آیت ۵۴

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، رقم ۱۰۴۱۔ تقریب الاسانید وترتیب المسانید / ۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا (۱)

''یہ منافق کی نماز ہے جو بیٹھا رہتا ہے اور سورج کا انتظار کرتا ہے۔ حتیٰ کہ جب سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہوتا ہے تو وہ کھڑا ہوتا ہے اور چار ٹھونگے مار لیتا ہے اور اس میں بہت کم اللہ کا ذکر کرتا ہے۔''

ہمارے لیے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ ہماری طبیعت کی سستی ہمیں منافقین کی صف میں شامل کر سکتی ہے اور منافق لوگ اللہ کے ہاں ناپسندیدہ لوگ ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منافقین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن خیال کرتے تھے اور ان کا جنازہ پڑھنے سے گریز کرتے تھے۔ طبیعت کی دینی امور میں سستی ایمانی کمزوری کی دلیل ہے۔ اذان سن کے اگر بندہ خود پر جبر کرتے ہوئے سستی کو جھٹک کے نماز کے لیے اُٹھ کھڑا ہو تو طبیعت کی کاہلی اور کسلمندی پر قابو پا سکتا ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْكَ لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَنْهُ عُقْدَتَانِ فَإِذَا صَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ (۲)

''شیطان تم میں سے کسی کی گردن پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے پھر جب کوئی بیدار ہوتا ہے اور اللہ کو یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں اور جب نماز ادا کرتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔ پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش اور خوش مزاج اُٹھتا ہے اور نہیں تو گندہ دل سست و کاہل ہو کر اُٹھتا ہے۔''

واضح ہوا کہ فجر کے وقت سستی شیطانی غفلت کا نتیجہ ہے اور اگر وہ نیند کو جھٹک کے نماز کے لیے اُٹھ کھڑا ہو تو غفلت کی سب گرہیں کھل جاتی ہیں اور طبیعت کی سستی ختم ہو جاتی ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب استحباب التبکیر بالعصر ۳/۳۱۸، رقم ۹۸۷

۲۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب ما روی فیمن نام اللیل اجمع حتی اصبح، رقم ۱۲۹۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جماعت سے پیچھے رہنے کا گناہ

نماز کو باجماعت ادا کرنا فرض ہے۔ مساجد کی تعمیر کا مقصد ہی یہ ہے کہ مسلمان پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کریں۔ جو لوگ فرض نماز سے پیچھے رہتے ہیں اور گھروں میں پڑے رہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر شدید غصہ کا اظہار کیا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ انْطَلِقَ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ فَأُحَرِّقَ بُيُوتَهُمْ عَلَيْهِمْ بِالنَّارِ[1]

''میں نے ارادہ کیا کہ میں نماز کا حکم دوں پس اس کی اقامت کہی جائے پھر میں کسی آدمی کو حکم دوں وہ لوگوں کی امامت کرائے پھر میں اپنے ساتھ چند آدمیوں کو لے کر جاؤں جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں اور ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جماعت میں نماز ادا کرنے کے لیے حاضر نہیں ہوتے۔''

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''گھروں کو آگ سے جلا دینے کی دھمکی ایک ایسے کام پر کوتاہی میں ہی ہو سکتی ہے جو واجب ہو گھروں میں بچے اور سامان بھی موجود ہوتا ہے ان تمام سمیت گھر کو آگ لگا دینے کی بات ایک فریضہ میں کوتاہی پر ہی ہو سکتی ہے۔''

واضح رہے کہ گھروں کو آگ لگا دینے کی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کر رہے ہیں جو انتہائی نرم دِل اور شفیق انسان ہیں۔ انتہائی رحم دِل ہونے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھروں کو جلا دینے کی بات کرنا اس اَمر کی دلیل ہے کہ جماعت سے پیچھے رہنے والوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید غصہ ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید، رقم الحدیث: ۱۰۴۱۔ ٥ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب وجوب صلاۃ الجماعۃ، رقم ۲۰۸۔ ٥ شرح معانی الآثار الطحاوی ۱/ ۶۸، رقم ۹۱۶۔ مسند ابی عوانہ ۱/ ۵۲۔ رقم ۱۲۶۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گھروں میں نماز پڑھنے والے نبوی طریقہ کو چھوڑ بیٹھیں گے

فرضی نماز بلا عذر گھر میں ادا کرنا اور مسجد میں با جماعت نماز ادا کرنے کے لیے نہ جانا بندے کو خیر کثیر سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ نفاق کی طرف بھی لے جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ غَدًا أَيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ أَوْ مَرِيْضٌ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهِ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ[1]

”جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ قیامت کے دن اللہ سے حالتِ اسلام میں ملاقات کرے تو اسے چاہیے کہ پانچوں نمازوں پر پابندی کرے۔ جہاں بھی اسے اذان کی آواز آئے نماز ادا کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے طریقے مشروع قرار دیے ہیں اور یہ نمازیں بھی انہی طریقوں میں سے ہیں۔ اگر تم پیچھے رہنے والوں کی طرح گھروں میں پڑھنے لگ جاؤ گے تو طریقہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ بیٹھو گے اور جو اس طریقہ سے ہٹے گا گمراہ ہو جائے گا۔ جو شخص طہارت کا اہتمام کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے پھر مساجد میں سے کسی مسجد میں جانے کا ارادہ کرے اللہ اسے ہر قدم کے عوض ایک نیکی عطا فرماتا ہے، ایک درجہ بڑھا دیتا ہے اور اس کی ایک برائی بھی معاف فرما دیتا ہے۔ میں

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی ۲ / ۱۲۴، رقم ۱۵۲۰۔ جامع الاصول فی احادیث الرسول ۹ / ۴۱۹، رقم ۷۰۹۶

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے ان میں سے کوئی بھی جماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا سوائے مریض کے اور اس منافق کے جس کا نفاق لوگوں کو معلوم ہوتا تھا اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیماری کی حالت میں دو آدمیوں کا سہارا لے کر ان کے درمیان میں چل کر آتے، یہاں تک کہ انہیں صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی درج بالا روایت سے جو چند اہم مسائل حل ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن حالتِ اسلام میں ملاقات کرنا چاہتا ہے اسے پانچوں نمازیں اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئیں۔

۲۔ جو فرضی نمازیں گھر میں پڑھنے لگ جائے گا وہ طریقہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ بیٹھے گا۔

۳۔ طریقہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑنے والا آدمی گمراہ ہو جائے گا۔

۴۔ نماز با جماعت سے پیچھے رہنا منافقین کا عمل ہے۔

۵۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیماری کے عالم میں بھی نماز با جماعت میں شمولیت کے لیے دو آدمیوں کا سہارا لے کر آیا کرتے تھے۔

جو شخص اذان سنتا ہے وہ گھر میں نماز ادا نہیں کر سکتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک نابینا آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا:

يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ(۱)

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی پکڑ کر مسجد تک پہنچانے والا نہیں ہے اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب یجب اتیان المسجد علی من سمع النداء، رقم ۱۰۴۴۔ مسند اسحاق بن راہویہ ۱/ ۳۲۷، رقم ۳۱۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسے اجازت دے دی۔ پس جب وہ واپس جانے کے لیے چل پڑا تو آپ ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا ''کیا تم اذان سنتے ہو؟'' اس نے عرض کیا جی ہاں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اذان کی پکار قبول کر کے مسجد میں آ ؤ۔

سنن ابی داؤد میں ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے عرض کیا:

يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ والسِّبَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَتَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَحَيَّ هَلًّا(1)

''یارسول اللہ ﷺ! مدینہ میں بہت سے موذی جانور اور درندے ہیں تو نبی ﷺ نے فرمایا تم حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کی آواز سنتے ہو تو پھر ضرور مسجد میں آ ؤ۔''

قابل توجہ بات یہ ہے کہ ایک نابینا آدمی جس کا گھر مسجد سے دور ہے اسے مسجد تک پہنچانے والا بھی کوئی نہیں اور راستہ ایسا ہے جو پُر خطر ہے موذی جانور اور درندوں کا خوف ہے، خود اسے آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا اور وہ نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں مانگ رہا بلکہ نماز پڑھنے کی اجازت مانگتا ہے لیکن مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی بجائے گھر میں اکیلا پڑھنا چاہتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت نہیں دی۔سوچیں وہ لوگ جو تندرست ہیں، انہیں آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے، مسجد میں چل کے آنا چاہیں تو کوئی امر مانع نہیں، اس کے باوجود وہ گھروں میں یا دُوکانوں پر نماز ادا کر لیتے ہیں اور یہ تو نماز باجماعت سے پیچھے رہنے والے ہیں جو ایک سنگین جرم کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو نماز ادا ہی نہیں کرتے ان کا جرم کس قدر شدید ہوگا۔

بلا عذر گھر میں نماز ادا کرنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

1۔ (صحیح) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی التشدید فی ترک الجماعۃ، رقم ۵۵۳ تحقیق الالبانی صحیح۔ ابن خزیمہ، کتاب الصلاۃ، باب امر العمیان بشهود الصلاۃ ۲ / ۳۶۷، رقم ۱۴۷۸، قال الاعظمی، اسنادہ صحیح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قِيلَ وَمَا الْعُذْرُ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى يَعْنِي فِي بَيْتِهِ[1]

''جس شخص نے نماز کی طرف پکارنے والے کی پکار کو سنا پھر کسی عذر نے اسے اس طرف آنے سے نہ روکا، پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ عذر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا خوف یا بیماری (اس عذر کے بغیر) اس کی اپنے گھر میں پڑھی ہوئی نماز کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا۔''

۱۔ (صحیح) سنن ابی داؤد للالبانی ۲/۵۱، رقم ۵۵۱۔ معرفۃ السنن والاثار للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب العذر فی ترک الجماعۃ بالمرض ۴/۳۰۹، رقم ۱۵۲۲۔ سنن دارقطنی ۴/۲۲۸، رقم ۱۵۵۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تارکِ صلاۃ کا حکم

نماز ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی و غضب کو دعوت دینے والا عمل ہے۔ اس لیے کہ نماز ارکانِ اسلام میں سے ایک رُکن ہے اور نماز چھوڑنے والا اسلام کے ایک ستون کو گرانے والا اور اسلامی عمارت کو کمزور کرنے والا ہے۔ حکم جس قدر تاکیدی ہو اس کو چھوڑنا اتنی ہی بڑی نافرمانی شمار ہوتا ہے۔ نماز ادا کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر دیا ہے اور نبی ﷺ کے فرامین میں بھی اس کا کثرت سے حکم موجود ہے۔ پس نماز چھوڑنے والا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سنگین نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کا اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ جان بوجھ کر فرض نماز کو چھوڑنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور اس کا گناہ اللہ کے نزدیک قتل کرنے، مال لوٹنے، بدکاری کرنے اور شراب نوشی سے بھی بڑا ہے۔ نماز کا تارک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور دنیا و آخرت کی رُسوائی مول لیتا ہے۔''(۱)

بے نماز کافر ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ

''بندے اور کفر کے مابین صرف نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔''

یعنی وہ نماز ادا کرتا ہے تو مسلمان ہے اور جب نماز چھوڑ دے گا تو کافر ہو جائے گا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ(۲)

۱۔ الصلاۃ وحکم تارکھا، ابن قیم الجوزیہ، ص ۲۹

۲۔ صحیح سنن نسائی للالبانی، کتاب الصلاۃ، باب الحکم فی تارک الصلاۃ، رقم ۴۶۲۔ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان ۱/ ۸۷، رقم ۲۵۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”بلاشبہ وہ عہد جو ہمارے اور ان (کافروں) کے مابین ہے وہ نماز ہے جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔“

حضرت عبداللہ بن شقیق العقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ(1)

”حضرت محمد ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اعمال میں سے نماز کے سوا کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر خیال نہیں کرتے تھے۔“

بے نماز مشرک ہے

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ(2)

”نماز قائم کرو اور نہ ہو جانا مشرکین میں سے۔“

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ(3)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ(4)

”بندے اور شرک کے مابین صرف نماز چھوڑنے کا ہی فاصلہ ہے پس جب اس نے نماز کو چھوڑا تو اس نے شرک کا ارتکاب کیا۔“

بے نماز کا ایمان خطرے میں ہے

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت ہے:

لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ(5)

۱۔ صحیح الترغیب والترھیب للالبانی، کتاب الصلاۃ، رقم ۵۶۵۔ سنن ترمذی الایمان عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی ترک الصلاۃ، رقم ۲۵۴۶ وقال الشیخ الالبانی صحیح

۲۔ سورۃ الروم، آیت ۳۱

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ، رقم ۱۱۶

۴۔ صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فیمن ترک الصلاۃ، رقم ۱۰۸۰ وصححہ الالبانی

۵۔ صحیح الترغیب والترھیب، کتاب الصلاۃ، باب الترھیب فی ترک الصلاۃ، رقم ۵۷۵۔ مسند الربیع، باب جامع الصلاۃ ۱/ ۱۶۴، رقم ۳۰۲۔ السلسلۃ الصحیحۃ المجلدات ۳/ ۴۱۳

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس کی مزید وضاحت ترمذی کی اس روایت سے ہوتی ہے:

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ(۱)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کفر اور ایمان میں فاصلہ صرف نماز چھوڑنے کا ہے۔''

بے نماز کا دین خطرے میں ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت ہے:

مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا دِيْنَ لَهُ(۲)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھاتے ہوئے ایک مجوسی کے ہاتھوں زخمی ہوئے تو انہیں اُٹھا کے گھر میں لایا گیا جہاں ان پر بے ہوشی چھا گئی۔طلوع شمس کے بعد جب انہیں کچھ افاقہ ہوا تو انہوں نے پوچھا کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے،انہیں بتایا گیا کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ(۳)

''اس آدمی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز کو چھوڑ دیا۔''

بے نماز سے اللہ تعالیٰ بری الذمہ ہیں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَإِنْ عُذِّبْتَ وَحُرِّقْتَ أَطِعْ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَخْرَجَاكَ مِنْ

۱۔ صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب الایمان، باب ترک الصلاۃ، رقم ۲۶۱۸

۲۔ حسن الترغیب والترھیب للالبانی، کتاب الصلاۃ، رقم ۵۷۴ وحسنہ الالبانی

۳۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۳/۳۶۶، رقم ۶۷۳۴۔ عون المعبود ۱۲/ ۲۸۴۔ الاستذکار ۱/ ۲۳۵۔ نیل الاوطار، باب حجۃ من کفر تارک الصلاۃ/ ۳۶۹

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مَّالِكَ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ هُوَ لَكَ وَلَا تَتْرُكِ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ(1)

"تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اگر چہ تمہیں عذاب دیا جائے اور تمہیں جلا دیا جائے اور اپنے والدین کی فرمانبرداری کرتے رہو اگر چہ وہ تمہیں تمہارے مال اور ہر چیز سے بے دخل کر دیں اور جان بوجھ کے کبھی نماز مت چھوڑنا اس لیے کہ جس نے بھی جان بوجھ کے نماز کو چھوڑا اللہ تعالیٰ اس سے بری الذمہ ہو گئے۔"

بے نماز واجب القتل ہے

بے نماز کے واجب القتل ہونے پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین وائمہ کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الصلاۃ وحکم تارکھا" میں امام ابن شہاب الزہری، حضرت سعید بن مسیب، حضرت عمر بن عبدالعزیز، امام ابوحنیفہ اور داؤد بن علی رحمہم اللہ کے بارے میں نقل فرمایا ہے کہ یہ حضرات فرماتے ہیں:

يُحْبَسُ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يَتُوبَ وَلَا يُقْتَلُ(2)

"بے نماز کو قید کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ توبہ کر لے یا بحالت قید مر جائے لیکن اس کو قتل نہ کیا جائے۔"

امام بغوی رحمہ اللہ نے "شرح السنۃ" میں لکھا ہے:

قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَمَكْحُولٌ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ تَارِكُ الصَّلَاةِ يُقْتَلُ كَالْمُرْتَدِّ(3)

"امام حماد بن زید، مکحول، مالک اور شافعی رحمہم اللہ نے کہا ہے تارک نماز کو مرتد کی مانند قتل کر دیا جائے۔"

بے نماز کو قتل کرنے کا موقف رکھنے والے محدثین جن احادیث سے قتل کا استدلال کرتے ہیں ان میں سے چند احادیث درج ذیل ہیں:

1۔ حسن لغیرہ الترغیب والترھیب للالبانی، کتاب الصلاۃ، باب الترھیب فی ترک الصلاۃ ۱/ ۱۳۸، رقم ۵۶۹

2۔ الصلاۃ وحکم تارکھا، ابن قیم ص ۳۱

3۔ شرح السنہ للبغوی ۲/ ۱۸۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچھ سونا چمڑے میں رکھ کر بھیجا جو ببول کی چھال سے رنگا ہوا تھا اور ابھی وہ سونا مٹی سے جدا نہیں کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چار نو مسلم افراد میں تقسیم کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی نے کہا ہم اس مال کے ان سے زیادہ مستحق ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مجھے امانتدار نہیں سمجھتے؟ حالانکہ میں اس کے ہاں امانتدار ہوں جو آسمانوں پر ہے اور میرے پاس آسمانوں سے صبح و شام خبر آتی ہے۔ اتنے میں ایک شخص آیا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں اور رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں وہ ایک گھنی داڑھی والا، سرمنڈا انسان تھا۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ڈریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری خرابی ہو کیا میں روئے زمین پر سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا نہیں ہوں؟ پھر وہ آدمی چلا گیا۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؛ فَقَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّي قَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أُنَقِّبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ[1]

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اس کی گردن اُڑا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہوسکتا ہے وہ نماز پڑھتا ہو۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا بہت سے نمازی ایسے ہوتے ہیں جو زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دِل میں نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے یہ حکم نہیں دیا کہ میں کسی کا دِل چیر کے دیکھوں اور نہ یہ حکم دیا کہ میں ان کے پیٹ چیروں۔"

اس سے استدلال کیا ہے کہ اگر وہ نماز پڑھنے والوں میں نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے قتل پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو منع نہ فرماتے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ذکر الخوارج وصفاتہم ۵/ ۲۹۷، رقم ۱۷۶۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆...... حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَسَارَّهُ يَسْتَأْذِنُهُ فِي قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَجَهَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؛ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ بَلَى يَارَسُولَ اللهِ وَلَا شَهَادَةَ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ؛ قَالَ بَلَى يَارَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَا شَهَادَةَ لَهُ قَالَ: أَلَيْسَ يُصَلِّي قَالَ بَلَى يَارَسُولَ اللهِ وَلَا صَلَاةَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُولٰئِكَ الَّذِينَ نَهَانِي اللهُ عَنْهُمْ (1)

''انصار کا ایک آدمی نبی ﷺ کی مجلس میں آیا اور سرگوشی کے انداز میں آپ ﷺ سے منافقین کے ایک آدمی کے قتل کی اجازت مانگنے لگا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے بآواز بلند پوچھا کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ انصاری نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیوں نہیں (وہ گواہی تو دیتا ہے) لیکن اس کی گواہی کوئی قابل اعتبار نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیوں نہیں۔ لیکن اس کی گواہی قابل اعتبار نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا وہ نماز ادا نہیں کرتا؟ اس نے کہا کیوں نہیں۔ لیکن یارسول اللہ ﷺ اس کی نماز کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کے قتل سے اللہ نے مجھے منع فرمایا ہے۔''

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتے ان کے قتل سے اللہ نے منع نہیں فرمایا۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِيءَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا

ا۔ (صحیح) مسند احمد، حدیث عبیداللہ بن عدی بن خیار ۵/ ۴۳۲، رقم ۲۳۷۲۰ تعلیق شعیب الارنؤوط وقال إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا[1]

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسے امیر ہوں گے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے بھی۔ پس جس نے برے کام کو برا جانا وہ گناہ سے بچ گیا اور جس نے برا کہا وہ بھی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا اور اس کی پیروی کی (وہ تباہ ہوا)۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔''

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ[2]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ جاری رکھوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں جب انہوں نے یہ کرلیا تو انہوں نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے بچالیا سوائے حق اسلام کے اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

اس روایت میں بیان ہے کہ ان کا مال اور خون تب محفوظ ہے اگر وہ شہادتین کے بعد نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو نہ ان کا مال محفوظ ہے اور نہ خون۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَابَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الامارہ باب وجوب الإنکار علی الامراء ۹/ ۳۰۰، رقم ۳۴۴۵۔ مسند البزار ۷/ ۲۱۲، رقم ۲۳۸۷۔ شرح السنۃ للبغوی کتاب الامارہ والقضاء ۵/ ۱۶۵

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب فان تابوا واقاموا الصلوۃ وءاتوا الزکاۃ، رقم ۲۴۔ المسند المستخرج علی صحیح المسلم، کتاب الایمان ۱/ ۱۱۷، رقم ۱۲۰

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَاللهِ لَوْ مَنَعُوْنِي عَنَاقًا مِمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأْىَ أَبِي بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ (۱)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو بعض عرب (قبائل) مرتد ہو گئے (اور انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ اب عرب سے کیسے قتال کر سکتے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں۔ اللہ کی قسم اگر انہوں نے مجھ سے ایک بکری کا بچہ بھی روک لیا جسے وہ رسول اللہ ﷺ (کے زمانہ میں) ادا کرتے تھے تو میں اس پر ان سے قتال کروں گا۔''

استدلال: امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز دین کا رکن اعظم اور زکوٰۃ سے زیادہ اہم ہے۔ اگر زکوٰۃ چھوڑنے والے سے قتل ہو سکتا ہے تو نماز چھوڑ دینے والے سے تو بالا ولیٰ قتال ہونا چاہیے۔ مذکورہ دلائل بے نماز کے واجب القتل ہونے پر صریح اور واضح ہیں جبکہ اشارۃً اور روایات بھی موجود ہیں، لیکن واضح رہے بے نماز پر کسی بھی قسم کی سزا کو نافذ کرنا ایک اسلامی حکومت اور شرعی عدالت کا کام ہے۔ عوام اپنے طور پر ایسا نہیں کر سکتی کہ وہ حکومت و عدالت کو نظر انداز کر کے قانون اپنے ہاتھ میں لے لے۔ عوام اور علماء کا یہی کام ہے کہ وہ وعظ و نصیحت کے ذریعہ بے نماز کو سمجھاتے رہیں اور اس مسئلہ کی سنگینی کو واضح کرتے رہیں۔

بے نماز قیامت کے دن شفاعت سے محروم ہوگا

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتے ہیں کہ بروز قیامت جب جنتی لوگ جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو اہل جنت جہنمیوں سے سوال کریں گے:

۱۔ حسن صحیح سنن نسائی للالبانی، کتاب الجهاد، باب وجوب الجهاد، رقم ۳۰۴۳، تحقیق الالبانی، حسن صحیح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ٥ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ٥ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ٥ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ٥ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ٥ حَتّٰى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ٥ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ٥ (۱)

''تمہیں کس چیز نے جہنم میں داخل کردیا؟ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے بلکہ ہم بحث کرنے والوں سے مل کر بحث کیا کرتے تھے اور ہم روز جزاء کو جھٹلاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے پاس موت آ گئی پس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش بھی نفع نہیں دے گی۔''

ان آیات سے ثابت ہوا کہ جہنم میں لے جانے والے اسباب میں سے ایک بہت بڑا سبب ترکِ نماز ہے اور اس میں ان افراد کا بھی رد ہے جو یہ دھوکا دیتے ہیں کہ قرآن پاک میں نماز پڑھنے کا نہیں بلکہ نماز قائم کرنے کا حکم ہے اور دل میں قائم کر لینا کافی ہے خواہ اعضاء سے نہ بھی ادا کریں۔ ان افراد کا رد کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے صریح الفاظ میں جہنمیوں کا قول نقل کیا کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے اور آخر میں فرمایا کہ ایسے بے نماز مجرموں کو کوئی شفاعت بھی نفع نہیں دے گی۔

بے نماز کا انجام فرعون اور قارون کے ساتھ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَهَامَانَ وَفِرْعَوْنَ وَأُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ (۲)

''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اس کے لیے نماز قیامت کے روز نور، برہان اور

۱۔ سورۃ المدثر ۴۲ تا ۴۸

۲۔ (حسن) مسند احمد تعلیق شعیب الارنؤ وط وقال اسنادہ حسن ۲/ ۱۶۹، رقم ۶۵۷۶۔ سنن الدارمی تعلیق حسین سلیم أسد وقال، اسنادہ صحیح ۲/ ۳۹۰، رقم ۲۷۲۱۔ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان ۱/ ۸۷، رقم ۲۵۴

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نجات کا باعث ہوگی اور جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات اور قیامت کے روز اس کا حشر قارون، ہامان، فرعون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

بے نماز کا ان چاروں کے ساتھ حشر اس لیے ہوگا کہ اسے نماز سے روکنے والی چیز یا دولت ہوگی یا بادشاہت یا وزارت یا تجارت پس اگر مال نماز میں رکاوٹ بنا تو وہ قارون کے ساتھ ہوگا۔ اگر بادشاہت نماز کے راستہ میں حائل ہوئی تو فرعون کے ساتھ ہوگا، جس کی سرداری اسے نماز سے روکے گی وہ ہامان کے ساتھ ہوگا اور جس کی تجارت اسے نماز سے روکے گی وہ ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا جو مکہ کا بڑا تاجر اور کافر تھا۔

فرض نماز سے سوئے رہنے کا عذاب

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا جب نماز سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف توجہ فرماتے ہوئے دریافت کرتے آج رات تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ اگر کسی نے دیکھا ہوتا تو وہ اسے بیان کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعبیر فرما دیتے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب معمول یہی سوال کیا تو ہم نے جواب دیا ہم میں سے کسی نے خواب نہیں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے۔ آج رات دو آدمی خواب میں میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک مقدس زمین پر لے گئے جہاں میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی بیٹھا اور دوسرا کھڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے جسے وہ بیٹھے ہوئے آدمی کے منہ میں داخل کرتا ہے اور اسے ایک جانب سے چیرتا ہوا اس کی گدی تک پہنچ جاتا ہے پھر اس کے دوسرے جبڑے کے ساتھ بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ اس عرصہ میں پہلا جبڑا ٹھیک ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ یوں ہی جاری ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو ان دونوں نے کہا کہ آگے چلیے پس ہم چل پڑے اور ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو بالکل چت لیٹا ہوا ہے اور ایک آدمی اس کے سرہانے پتھر لیے کھڑا ہے وہ اس پتھر سے اس کا سر پھوڑ رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے، جب وہ پتھر مارتا ہے تو وہ لڑھک کر دور چلا جاتا ہے اور وہ اسے اُٹھا کر واپس آتا ہے تو اس لیٹے ہوئے شخص کا سر دوبارہ جڑ چکا ہوتا ہے، وہ دوبارہ اسے اسی طرح مارتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا آگے چلیے۔ ہم ایک گڑھے کے پاس آئے جو تنور کی طرح تھا اس کا منہ تنگ اور پیندا چوڑا تھا، اس میں آگ جل رہی تھی اور اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں۔ جب آگ بھڑکتی تو شعلوں کے ساتھ وہ لوگ بھی اچھل پڑتے اور نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب آگ دھیمی ہوتی تو وہ بھی دھڑام سے نیچے جا گرتے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا آگے چلئے۔ چنانچہ ہم ایک خون کی نہر پر پہنچے۔ نہر کے وسط میں ایک آدمی کھڑا تھا اور ایک نہر کے کنارے پر جس کے آگے بہت سے پتھر پڑے تھے۔ نہر کے اندر والا آدمی جب باہر آنا چاہتا ہے تو کنارے پر موجود آدمی اس کے منہ پر اس زور سے پتھر مارتا ہے کہ وہ پھر اپنی جگہ پر لوٹ جاتا ہے اور یہی سلسلہ بار بار چل رہا ہے۔ روایت کے آخر میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا میں نے ان دونوں فرشتوں سے کہا تم نے مجھے رات بھر گھمایا اس دوران میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی حقیقت بتاؤ۔ انہوں نے کہا وہ شخص جسے آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا ہے وہ جھوٹا آدمی تھا اور جھوٹی باتیں بیان کیا کرتا تھا جو اس سے نقل ہو کر تمام اطراف عالم میں پہنچ جاتی تھیں اس لیے قیامت تک اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوتا رہے گا اور وہ شخص جسے آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا ہے یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا مگر وہ قرآن کو چھوڑ کر رات بھر سویا رہتا اور دن میں بھی اس پر عمل نہیں کرتا تھا روزِ قیامت تک اس کے سر پر یہی عمل ہوتا رہے گا اور وہ لوگ جنہیں آپ نے گڑھے میں دیکھا وہ زانی ہیں اور جسے آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے۔''(۱)

مذکورہ روایت میں قرآن کا علم رکھنے کے باوجود فرض نماز سے سوئے رہنے والے بندے کا ذکر ہوا ہے کہ قیامت تک اس کا سر پتھر سے کچلا جاتا رہے گا۔ یہی روایت امام

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المشرکین، رقم ۱۳۹۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری رحمہ اللہ نے ''کتاب التعبیر'' میں نقل کی ہے اور وہاں اس آدمی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

• أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ(۱)

''رہا وہ پہلا آدمی جس کا سر کچلا جا رہا تھا یہ وہ آدمی تھا جو قرآن پڑھتا تھا اور اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور فرض نماز سے سویا رہتا تھا۔''

وہ سر جو فرض نماز کی ادائیگی سے بھاری ہو جاتے ہیں اور اذان کو نظر انداز کر کے نیند میں مست رہتے ہیں ایسے سر پتھروں سے کچلے جائیں گے۔ اس لیے کہ ان کا فرض نماز سے سویا رہنا عملاً اس بات کی دلیل ہے کہ وہ نماز کی بجائے نیند کو اچھا سمجھ رہے ہیں جبکہ حقیقت میں نماز نیند سے بہتر ہے۔

میدانِ محشر میں شرمندگی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی اُمت کے وہ لوگ جن کو آپ نے ابھی تک دیکھا ہی نہیں انہیں آپ کیسے پہچانیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ أُنَادِيهِمْ أَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا(۲)

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا تم میں سے کسی کے سفید پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے، سیاہ مشکی گھوڑوں میں مل جائیں تو وہ اپنے گھوڑے پہچان نہیں لے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا بے شک وہ پہچان لے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن وضو کی وجہ سے میری اُمت کے لوگوں کے ہاتھ پاؤں اور

۱۔ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح، رقم ۷۰۴۷

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الوضوء، باب الغر المحجلین من اسباغ الوضوء، رقم ۳۶۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیشانیاں چمکتی ہوں گی اور میں حوض کوثر پر ان کا منتظر ہوں گا۔ خبردار رہو کہ بعض لوگ میرے حوض پر سے ہٹا دیے جائیں گے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے میں ان کو پکاروں گا آؤ آؤ۔ اس وقت کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد (دین میں) ردّ و بدل کر دیا تھا۔ تب میں کہوں گا کہ جاؤ دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ۔''

اس روایت سے واضح ہوا کہ قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے لوگوں کو اعضاء وضو سے پہچانیں گے۔ ان کے ہاتھ پاؤں اور پیشانیاں چمک رہی ہوں گی۔ پس جو وضو کرتے رہے اور نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد میں آتے رہے ان کے پاس اُمت محمدیہ کا فرد ہونے کی شناخت موجود ہوگی اور جنہوں نے نہ نماز ادا کی اور نہ وضو کیا وہ ایسے بدنصیب ہوں گے کہ ان کے پاس اُمت محمدیہ کا فرد ہونے کی کوئی علامت یا نشانی موجود نہ ہوگی۔ ایسے لوگ بے شناخت لوگ ہوں گے۔ جب ان کے پاس اُمتی ہونے کی نشانی نہیں ہوگی تو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی سفارش کیسے فرمائیں گے؟ یہ بے نماز کے لیے حشر کے روز شرمندگی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ دکھانے کے لائق نہیں ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلاف کے ایمان افروز واقعات

دنیا ختم ہونے والی ہے، یہ ختم ہو جائے گی، زندگی کے دِن ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے گن کر دیے ہیں۔ جو چیز گنتی میں آ جائے وہ بالآخر ختم ہو جاتی ہے۔ دنیا کا مال واسباب، عہدے اور مراتب، وزارتیں اور سرداریاں سب فانی اور دنیا میں ہی رہ جانے والی ہیں۔ اصل عزت تو اسے ملے گی جسے حشر کے دِن اللہ عزت سے نوازے گا تب بہت سے لوگ کف افسوس ملتے ہوئے سوچ رہے ہوں گے ہم نے دنیا میں کس قدر شاندار تجارت کو چھوڑ دیا اس وقت دنیا میں دوبارہ جانے کی خواہش کریں گے لیکن وقت گزر چکا ہوگا۔ ہاں وہی سردار ہے، وہی امیر اور وزیر ہے جو آخرت میں کامیاب ہوگا اور جو آخرت میں ناکام ہوگیا وہ دنیا کا بادشاہ ہونے کے باوجود بھی فقیر ہے اور جو دنیا میں فقیرانہ زندگی بسر کر کے آخرت کا خزانہ ساتھ لے گئے وہ اصل میں امیر ہیں:

أَيَا لَاهِيًا فِي غَمْرَةِ الْجَهْلِ وَالْهَوٰى
صَرِيْعًا عَلٰى فَرْشِ الرَّدٰى يَتَقَلَّبُ
سَتَعْلَمُ يَوْمَ الْحَشْرِ أَيَّ تِجَارَةٍ
أَضَعْتَ إِذَا تِلْكَ الْمَوَازِيْنُ تُنْصَبُ

''اے جہالت اور خواہشات کی گمراہی میں بھٹکنے والے ایک دِن تو حقیر مٹی کے فرش پر گرا پڑا لوٹ پوٹ ہو رہا ہوگا۔ عنقریب جب حشر کا دِن ہوگا تو تُو جان لے گا جب ترازو نصب کیے جائیں گے کہ تو نے کیسی عمدہ تجارت کو کھو دیا۔''

تاریخ میں ایسے بہت سے لوگ موجود ہیں جنھوں نے آخرت جیسی عمدہ تجارت کر کے قبر وحشر میں خود کو کامیاب کر لیا۔ تاریخ کے جھروکوں سے ایسے لوگوں کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمازِ عشاء جماعت سے فوت ہو جانے پر ستائیس مرتبہ ادا کی

عبید اللہ بن عمر قواریری ﷫ جو امام بخاری کے اُستاذ ہیں بیان کرتے ہیں میری عشاء کی نماز جماعت سے کبھی فوت نہ ہوئی تھی۔ ایک رات میرے پاس مہمان آ گیا جس میں مشغول ہو کے میں جماعت سے پیچھے رہ گیا۔ جب مجھے یاد آیا تو میں بصرہ کی مساجد میں سے کسی مسجد میں نماز کی تلاش میں نکلا، لیکن دیکھتا ہوں کہ سب لوگ نماز پڑھ کے فارغ ہو چکے اور مساجد کو تالے لگ چکے ہیں۔ میں سخت غمزدہ ہوا، میں نے سوچا کہ حدیث میں آتا ہے جماعت کی نماز اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس گنا افضل ہے۔ پس میں نے عشاء کی نماز ستائیس بار پڑھی اور سو گیا۔ مجھے خواب میں یوں دکھائی دیا کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ گھوڑوں پر سوار ہوں اور ہم گھوڑ دوڑ میں مصروف ہیں۔ میں نے بہت کوشش کی لیکن ان کے ساتھ نہ مل سکا وہ مجھ سے بہت آگے نکل چکے تھے۔ اچانک ایک سوار نے میری طرف جھانک کر کہا آپ اپنے گھوڑے کو مت تھکائیں آپ ہمارے ساتھ نہیں مل سکتے۔ میں نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا اس لیے کہ ہم نے نماز عشاء باجماعت ادا کی ہے اور آپ نے اسے جماعت کے بغیر ادا کیا ہے۔ جب میری آنکھ کھلی تو مجھے شدید غم ہوا۔(۱)

دو آدمیوں کے سہارا سے مسجد میں

حضرت ربیع بن خثیم ﷫ کے جسم کا ایک حصہ فالج سے مفلوج ہو چکا تھا لیکن وہ نماز کے لیے دو آدمیوں کا سہارا لیتے ہوئے نکلتے۔ اگر کوئی آدمی ان سے کہتا کہ ابو محمد! آپ تو بیمار ہیں اور معذور ہیں آپ کے لیے رخصت ہے آپ گھر میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس پر ربیع بن خثیم کہتے تمہاری بات یقیناً درست ہے لیکن جب میں حي علی الصلاۃ، حي علی الفلاح کہتے ہوئے مؤذن کو سنتا ہوں تو مجھے خیال آتا ہے جو شخص اس کی آواز سن کر گھٹنوں کے بل یا سرین کے بل گھسٹ کے آ سکتا ہو تو اسے بھی نماز میں شامل ہونا چاہیے۔(۲)

۱۔ الکبائر للذہبی ا / ۱۷، باب الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلاۃ

۲۔ الکبائر للذہبی، ص: ۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت فوت ہوجانے پر تعزیت

حضرت حاتم الاصم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ جماعت کی نماز سے پیچھے رہ گیا اور جماعت مجھ سے چھوٹ گئی تو صرف ابواسحاق بخاری رحمہ اللہ میرے پاس تعزیت کے لیے آئے جبکہ میرا کوئی بچہ فوت ہوجاتا تو دس ہزار سے بھی زائد لوگ میرے پاس تعزیت کے لیے آتے کیونکہ لوگوں کے نزدیک دین میں پہنچنے والی مصیبت دنیا کی مصیبت سے ہلکی ہے۔"(۱)

چالیس سال تکبیر تحریمہ میں شمولیت

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے بارے میں سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ چالیس سال کے طویل عرصہ تک وہ ہمیشہ مسجد میں تکبیر تحریمہ میں شامل رہے۔ ایک بار بھی ان سے کوتاہی نہ ہوئی اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا اپنا بیان ہے کہ بیس سال کے طویل عرصہ سے میری یہ کیفیت ہے کہ مؤذن کی اذان کے وقت مسجد میں موجود ہوتا ہوں۔

اتنی دور سے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی کا گھر مسجد سے اتنا دور تھا کہ میرے خیال میں کوئی اور آدمی اتنے فاصلے پر نہیں تھا لیکن وہ ہر نماز باجماعت ادا کرتا تھا۔ اس سے کہا گیا کہ آپ کوئی گدھا خرید لیں تا کہ اندھیرے اور سخت گرمی میں اس پر سوار ہو کر آ جایا کریں۔ اس نے کہا:

مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ جَمَعَ اللهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ(۲)

"مجھے یہ پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا اور جب میں اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر آؤں تو میرا لوٹنا لکھا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یقیناً اللہ نے تیرے لیے یہ سب جمع فرما دیا ہے۔"

۱۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، باب الکبیرۃ الخامسۃ والثمانون ۱/ ۲۷۳۔ ربیع الابرار ۱/ ۱۵۷۔ المستطرف ۱/ ۲۱

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل کثرۃ الخطا إلی المساجد ۲/ ۱۳۰، رقم ۱۵۴۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں مؤذن کی آواز پر لبیک کیوں نہ کہوں؟

حضرت مصعب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر نے مؤذن کی آواز سنی اوران کی حالت یہ تھی کہ ان کی روح نکلنے والی تھی۔ یعنی قریب المرگ تھے تو انہوں نے کہا میرا ہاتھ پکڑو، ان سے کہا گیا کہ آپ بیمار ہو۔ انہوں نے کہا میں اللہ کے داعی مؤذن کی آواز سنتا ہوں پھر میں اس پر لبیک نہ کہوں۔ لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑا اوران کو مسجد تک پہنچادیا۔ پس وہ امام کے ساتھ مغرب کی نماز میں شریک ہو گئے۔ سو انہوں نے مغرب کی ایک رکعت ادا کی پھر انتقال کر گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ جات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

سوال}...... میرا ایک بہت گہرا دوست علی ہے۔ لیکن یہ دوست نہ فرض نماز پڑھتا ہے، نہ رمضان کے روزے رکھتا ہے، میں نے اُسے سمجھایا تو وہ میری بات نہیں مانتا تو کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں یا نہ کروں؟

جواب}...... اس طرح کے لوگوں سے اللہ کی خاطر دشمنی اور بغض رکھنا ضروری ہے۔ حتیٰ کہ وہ توبہ کریں کیونکہ علماء کے صحیح قول کے مطابق ترکِ نماز کفرِ اکبر ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ[1]

''آدمی اور کفر وشرک کے درمیان فرق نماز کا ہے۔''

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

اَلْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ[2]

''ہمارے اور ان کے درمیان عہد نماز ہے، جس نے نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہو گیا۔''

(اس حدیث کو امام احمد اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس معنی ومفہوم کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔)

شرعی عذر کے بغیر رمضان کا روزہ چھوڑ دینا بھی بہت بڑا اور کبیرہ گناہ ہے۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ بیماری یا سفر وغیرہ کے شرعی عذر کے بغیر رمضان کا روزہ چھوڑنا بھی کفر ہے۔ لہٰذا آپ کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اس شخص سے بغض رکھیں اور اس کو چھوڑ دیں حتیٰ کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر لے۔ حکمرانوں پر بھی واجب ہے کہ جن لوگوں

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوۃ

۲۔ سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی ترک الصلوۃ، ح:۲۶۲۱ وسنن نسائی، کتاب الصلوۃ، باب تارک الصلوۃ، ح:۴۶۳، ومسند احمد ۵/۳۴۶، ۳۵۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ وہ تارکِ نماز ہیں، ان سے توبہ کروائیں۔ اگر وہ توبہ کرلیں تو درست ہے ورنہ ان کو قتل کر دیں۔ کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ (۱)

"پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔"

تو اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص نماز نہ پڑھے اس کے راستے کو نہ چھوڑا جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

إِنِّي نُهِيتُ عَنِ الْمُصَلِّينَ (۲)

"مجھے نمازیوں کے قتل سے منع کیا ہے۔"

تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ جو شخص نماز نہ پڑھے اس کے قتل سے آپ کو منع نہیں کیا گیا۔ الغرض ادلہ شرعیہ اور آیات احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان حکمران پر یہ واجب ہے کہ اگر بے نماز توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دے۔ ہم اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کے ساتھی کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور اسے صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق سے نوازے۔ (۳)

۴۔ سوال:۱}...... کیا مسلمان آدمی کے لیے ایسے شخص کی صحبت اختیار کرنا جائز ہے جو اکثر اوقات نماز نہیں پڑھتا؟

سوال:۲}...... میں بہت سارے نوجوانوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ جب کسی ایسے نوجوان کو دیکھتے ہیں، جو نماز اور دین کی حفاظت کرتا ہو تو یہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور بعض ایسے نوجوان بھی دیکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ جو دین کے بارے میں بہت لا پروائی کے ساتھ نامناسب انداز میں بات کرتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا ان کے ساتھ صحبت و رفاقت جائز ہے؟ اور ایسے اوقات میں خوش طبعی جائز ہے جو نماز کے اوقات نہ ہوں؟

۱۔ سورۃ التوبہ، آیت ۵

۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب الحکم فی المخنثین، ۴۹۲۸

۳۔ فتاویٰ اسلامیہ ۱/۹۷۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جواب:۱}...... مسلمانوں کے لیے ایسے شخص کی صحبت ورفاقت جائز نہیں جو بعض اوقات نماز ترک کر دیتا ہو بلکہ واجب ہے کہ اُسے نصیحت کی جائے اوراس کے اس برے عمل کا انکار کیا جائے۔ اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے چھوڑ دے اور اسے اپنا دوست نہ بنائے۔ بلکہ اللہ کی خاطر اس سے بغض رکھے۔حتیٰ کہ وہ اپنے اس برے عمل سے تائب ہوجائے کیونکہ نماز کو چھوڑ نا کفرِ اکبر ہے۔جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ(۱)

''ہمارے اوران کے درمیان جوعہد ہے وہ نماز ہے جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہوگیا۔''

اس حدیث کو امام احمد اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہےاورامام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کو بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ(۲)

''آدمی اور کفروشرک کے درمیان فرق نماز کا ہے۔''

ہر مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ کے لیے محبت کرے اور اللہ کے لیے بغض رکھے۔اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر کسی سے دوستی رکھے اوراسی کی خاطر دشمنی رکھے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْکُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کَفَرْنَا بِکُمْ وَبَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ(۳)

۱۔ سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی ترک الصلوٰة، ح:۲۶۲۱ وسنن نسائی، کتاب الصلوٰة، باب الحکم فی ترک الصلوٰة، ح:۴۶۳ ومسند احمد ۵/۳۴۶،۳۵۵

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰة، ح:۸۲

۳۔ سورۃ الممتحنۃ، آیت ۴/۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"تمہیں ابراہیم اور ان کے نیک رفقاء کی چال چلنی ہے جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں کو کہا ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، بے تعلق ہیں تمہارے قائل نہیں اور جب تک تم اللہ وحدہ پر ایمان نہ لاؤ ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی۔"

اس طرح کے آدمی کے معاملہ کو حکمرانوں تک بھی پہنچانا چاہیے۔ بشرطیکہ تمہارے ملک میں اسلامی شریعت کی حکمرانی ہوتا کہ اس سے توبہ کروائی جائے۔ اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے کیونکہ جو شخص نماز چھوڑ دے اور توبہ نہ کرے تو اس کی حد قتل ہے۔ کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ [1]

"پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔"

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو آدمی نماز ترک کر دے اور توبہ نہ کرے تو اسکی راہ کو نہ چھوڑا جائے بلکہ اسے قتل کر دیا جائے اور سابقہ دونوں حدیثوں اور ان کے ہم معنی دیگر حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اس شخص کو کافر ہونے کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔

اور نبی کریم ﷺ کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے کہ:

إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ

"مجھے نمازیوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔"

تو اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص نماز نہ پڑھے اس کے قتل سے منع نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کا قتل واجب ہے۔ بشرطیکہ وہ توبہ نہ کرے اور پھر ظاہر ہے کہ اس سزا کی صورت میں ہی وہ اس عظیم جرم کے ارتکاب سے باز رہ سکتا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمادے، ہمیں اور ان سب کو دین پر ثابت قدم رکھے۔ انہ سمیع قریب

1۔ سورۃ التوبہ، آیت ۵/۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جواب ۲}...... اسلام یا اسلام کی کسی بات کا مذاق اُڑانا کفر اکبر ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ○ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ (۱)

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجیے کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔''

جو شخص اہل دین اور نمازیوں کا ان کے دین اور اس کی حفاظت کرنے کی وجہ سے مذاق اڑائے تو اس کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ دین کا مذاق اڑا رہا ہے۔ لہٰذا اس شخص کی صحبت و ہم نشینی جائز نہیں بلکہ اس کی ان خرافات کا انکار کرنا اور اس سے کنارہ کشی اختیار کرنا واجب ہے۔ نیز واجب ہے کہ اسے سچی توبہ کی ترغیب دی جائے۔ اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے ان برے اعمال کے بارے میں عادل گواہوں کی شہادت کے بعد حکمرانوں کو شکایت کی جائے گی تا کہ شرعی عدالت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کا فیصلہ کیا جائے۔ بہر حال یہ بہت اہم مسائل ہیں۔ ہر طالب علم اور اس مسلمان کے لیے جو اپنے دین کو جانتا ہے ضروری ہے کہ وہ اس سے اجتناب کرے اور دوسروں کو بھی دین کا مذاق اڑانے کی اجازت نہ دے تا کہ عقیدہ خراب نہ ہو اور وہ سزا بھی نہ ملے جو حق اور اہل حق کا مذاق اڑانے کی صورت میں ملتی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب مسلمانوں کو اس کام سے محفوظ رکھے جو اس کی شریعت کے مخالف ہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے کافر و منافق دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور تمام حالات میں کتاب و سنت کے دامن سے وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ انہ جواد کریم (۲)

۱۔ سورۃ التوبہ: ۶۵۔۶۶ ۲۔ فتاویٰ اسلامیہ: ۱/ ۵۹۴

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۳۔ سوال}...... کچھ لوگ کسی شرعی عذر کے بغیر نماز باجماعت ادا نہیں کرتے۔ کچھ لوگ اس سلسلہ میں دنیوی کاموں کے عذر پیش کرتے ہیں اور جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نماز تو اللہ کے لیے پڑھی جاتی ہے کسی اور کو اس میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب}...... مسلمانوں کو ہمدردی و خیر خواہی اور منکر کا انکار کرنا تو اہم واجبات میں سے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۱)

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، وہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں۔''

اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ (۲)

''تم میں سے جو بھی شخص کوئی بری بات دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قُلْنَا لِمَنْ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ (۳)

۱۔ سورۃ التوبہ:۷۱

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان، ح:۴۹

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحہ، ح:۵۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''دین ہمدردی اور خیر خواہی کا نام ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کس کے لیے ہمدردی اور خیر خواہی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے مسلمان حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

ان دونوں حدیثوں کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں بیان فرمایا ہے:

''بلاشبہ بغیر کسی عذر کے نماز باجماعت ترک کرنا ان منکرات میں سے ہے جن سے منع کرنا ضروری ہے کیونکہ مردوں کے لیے یہ واجب ہے کہ وہ پانچوں نمازیں مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کریں اور یہ بہت سے دلائل سے ثابت ہے۔''

مثلاً نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِ فَلَا صَلٰوةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ (1)

''جو شخص اذان سنے اور پھر مسجد میں نہ آئے تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی (معقول شرعی) عذر ہو۔''

امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس کی سند جید ہے۔ اسی طرح حدیث سے ثابت ہے کہ ایک نابینا آدمی نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس کوئی معاون نہیں۔ جو مجھے مسجد میں لے جائے تو میرے لیے نماز گھر میں ادا کرنے کی رخصت ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ: قَالَ نَعَمْ: قَالَ فَأَجِبْ (2)

''کیا تم نماز کے لیے اذان سنتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا پھر اذان کی آواز پر لبیک کہو۔''

(اس مفہوم کی اور بہت سی روایات ہیں)

مسلمانوں کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا کوئی دوسرا مسلمان بھائی جب کسی برائی سے روکے تو ناراض نہ ہو بلکہ اچھے طریقے سے جواب دے بلکہ اس کا شکریہ ادا کرے

۱۔ سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، ح: ۷۹۳

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب یجب اتيان المسجد على من سمع النداء، ح: ۶۵۳

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور اسے دُعا دے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی دعوت دی اور اس کا حق اسے یاد دلایا ہے اور اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ داعی حق کے جواب میں تکبر کا اظہار کرے۔ کیونکہ ایسا کرنے والے کی اللہ تعالیٰ نے مذمت بیان کی اور اسے جہنم کے عذاب کی وعید سنائی ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ (۱)

''اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو غرور اُس کو گناہ میں پھنسا دیتا ہے،

سو ایسے شخص کو جہنم سزاوار ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔''

ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ سب کو ہدایت عطا فرمائے۔ (۲)

۱۔ سورۃ البقرہ:۲۰۶

۲۔ فتاویٰ اسلامیہ، باب الصلاۃ مع الجماعۃ واجبۃ، ۱/ ۵۶۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

سوال}...... بہت سے باپ اپنے بچوں کی تربیت خصوصاً دینی تربیت کا اہتمام نہیں کرتے۔ بچوں کی تعلیم میں کوتاہی کا وہ عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ کام کی وجہ سے وہ بہت تھک گئے ہیں تو ان لوگوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو دعویٰ تو اسلام کا کرتے ہیں لیکن وہ رمضان کے روزے کم ہی رکھتے ہیں اور نماز بھی بہت کم پڑھتے ہیں؟

جواب}...... ایک مرد مومن کے لیے یہ ضروری ہے کہ اپنی اولاد کی تربیت کا وہ پورا پورا اہتمام کرے تاکہ حسب ذیل فرمان باری تعالیٰ پر عمل ہو سکے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (۱)

''مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جس پر تندخو اور سخت مزاج فرشتے ہیں جو حکم اللہ ان کو فرماتا ہے اس کی وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں۔''

مومن مرد کو چاہیے اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس ارشاد میں اس کے کندھوں پر ڈالی ہیں کہ:

اَلرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ، وَمَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ (۲)

''مرد اپنے اہل خانہ کے بارے میں نگہبان ہے اور اپنی اس رعیت کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا۔''

لہٰذا اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنی اولاد کی طرف توجہ نہ دے بلکہ اس پر واجب ہے کہ حسب حالات اور حسب جرائم انہیں ادب سکھائے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول

۱۔ سورۃ التحریم: ۶

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ فی القری والمدن، ح: ۸۹۳، ۲۵۵۴، ۲۵۵۸

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مُرُوْا اَبْنَآءَ كُمْ بِالصَّلٰوةِ لِسَبْعٍ وَّاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ [1]

''اپنے بیٹوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے انہیں مارو جب کہ وہ دس سال کے ہوں۔''

یادر ہے مرد کے کندھوں پر جو امانت ڈالی گئی ہے روزِ قیامت اس کے بارے میں اس سے باز پُرس بھی ہوگی۔ لہٰذا اُسے چاہیے کہ صحیح جواب تیار کر کے رکھے تاکہ اس ذمہ داری سے عہدہ برا ہو سکے اور اپنے عمل کے پھل کو پا سکے کہ اگر عمل اچھا کیا تو پھل بھی اچھا ملے گا۔ اگر عمل برا کیا تو پھل بھی برا ہی ملے گا اور بسا اوقات تو برے عمل کی سزا دنیا میں بھی مل جاتی ہے اگر یہ لوگ رمضان کے روزے اس لیے نہیں رکھتے کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ روزہ واجب نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک بدنی ریاضت ہے اور انسان کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو روزہ رکھ لے اگر نہ چاہے تو نہ رکھے تو یہ لوگ کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے فرائض اسلام میں سے ایک فرض کا انکار کر دیا ہے اور جہالت کی وجہ سے انہیں معذور بھی نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ ایک اسلامی معاشرہ میں رہ رہے ہیں۔

اگر یہ روزے کی فرضیت اور وجوب کا عقیدہ تو رکھتے ہیں لیکن عملاً روزہ نہیں رکھتے تو یہ نافرمان ہیں اور اہل علم کے راجح قول کے مطابق انہیں کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اگر یہ بالکل نہیں پڑھتے تو یہ کافر ہیں خواہ نماز کے وجوب کا انکار کریں یا نہ کریں۔ کیونکہ اس صورت میں ان کا کفر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ [2]

''پھر اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے لگیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔''

۱۔ سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلوۃ، ح: ۴۹۴، ۴۹۵

۲۔ سورۃ التوبہ: ۹/۱۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور سورۃ مریم میں ارشاد فرمایا:

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا (۱)

''پھر ان کے بعد چند ناخلف ان کے جانشین بنے جنھوں نے نمازوں کو کھودیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے۔ سوعنقریب ان کو گمراہی ملے گی۔ ہاں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کیے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرہ بھی نقصان نہیں کیا جائے گا۔''

یہاں استدلال سورۃ مریم کی اس دوسری آیت کریمہ سے ہے جس میں اللہ تعالی نے نماز ضائع کرنے والوں اور خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے والوں میں سے ان لوگوں کو مستثنیٰ قرار دیا۔ جو توبہ کریں اور ایمان لے آئیں تو اس سے معلوم ہوا کہ نماز ضائع اور خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے وقت وہ مسلمان نہیں ہیں اور یہ استدلال پہلی آیات سے ہے جو سورۃ توبہ کی آیت ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور مشرکین کے درمیان ثبوتِ اخوت کے لیے تین شرطیں قرار دی ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱) وہ شرک سے توبہ کریں۔ (۲) وہ نماز قائم کریں۔ (۳) زکوٰۃ ادا کریں۔

اگر وہ شرک سے توبہ کرلیں اور نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کریں تو ہمارے بھائی نہیں ہیں اور یاد رہے دینی اخوت کی نفی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی مومن مکمل طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے۔ فسق کے ساتھ اس اخوت کی نفی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ آیاتِ قصاص میں ہے

فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ (۲)

''اگر قاتل کو اس کے (مقتول بھائی) کے قصاص میں سے کچھ معاف کر دیا جائے تو پسندیدہ طریقہ سے پیروی کرنا اور خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔''

۱۔ سورۃ مریم:۱۹/۵۹۔۶۰ ۲۔ سورۃ البقرۃ:۲/۱۷۸

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں بھی عمداً قتل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے مقتول کا بھائی قرار دیا ہے۔ حالانکہ قتل عمد بھی اکبر الکبائر میں سے ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ سے ثابت ہے:

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا[1]

''اور جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوں گے اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ایمانی اخوت کی نفی کفر سے کم تر درجہ کے کسی جرم کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ ترک نماز سے جب دینی اخوت کی نفی ہو جاتی ہے جیسا کہ سورۃ توبہ کی آیت میں واضح ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ ترک نماز کفر دون کفر یا یہ فسق نہیں ہے ورنہ اس سے دینی اخوت کی نفی نہ ہوتی۔ جس طرح قتل مومن سے نفی نہیں ہوتی۔ اگر کوئی یہ کہے کہ کیا تم تارک زکوٰۃ کو بھی کافر قرار دے سکتے ہو؟ جیسا کہ سورۃ توبہ کی اس آیت کے مفہوم سے واضح ہوتا ہے تو ہم کہیں گے کہ ہاں بعض اہل علم نے تارکِ زکوٰۃ کو بھی کافر قرار دیا ہے۔ امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ تارک زکوٰۃ کافر نہیں ہے ہاں البتہ اس کے لیے سزا بہت سخت ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور نبی کریم ﷺ نے اپنی سنت میں بیان فرمایا ہے۔ مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے مانعین زکوٰۃ کی سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ[2]

''پھر وہ اپنے راستہ کو جنت کی طرف دیکھے گا یا جہنم کی طرف۔''

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ مانع زکوٰۃ کافر نہیں کیونکہ اگر وہ کافر ہوتا تو پھر

1۔ سورۃ النساء: ۴/ ۹۳

2۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ، ح: ۹۸۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کا راستہ جنت کی طرف نہ ہوتا۔ اس حدیث کا منطوق آیت توبہ کے مفہوم سے مقدم ہے۔ کیونکہ منطوق مفہوم سے مقدم ہوتا ہے۔ جیسا کہ اصولِ فقہ میں معروف ہے۔ تارکِ نماز کے کفر کی دلیل سنت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے:

إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ[1]

''بندے اور شرک و کفر کے درمیان فرق ترک نماز سے ہے۔''

اور حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ[2]

''ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے جس نے نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہو گیا۔''

یہاں کفر سے مراد وہ کفر ہے جو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مومنوں اور کافروں کے درمیان حد فاصل قرار دیا ہے اور ظاہر ہے ملت اور ملت اسلام دو الگ الگ ملتیں ہیں پس جو شخص نماز کے عہدہ کی پابندی نہ کرے وہ کافروں میں سے ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا[3]

''عنقریب کچھ ایسے امراء ہوں گے جنہیں تم پہچانو گے بھی اور انکار بھی کرو گے جس نے پہچان لیا وہ بری ہو گیا اور جس نے انکار کر دیا وہ سلامت رہا لیکن جو شخص ان

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ، ح: ۸۲

۲۔ سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی ترک الصلاۃ، ح: ۲۶۲۱۔ سنن نسائی، کتاب الصلاۃ، باب الحکم فی تارک الصلاۃ، ح ۴۶۳ و مسند احمد ۵/ ۳۴۶، ۳۵۵

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع، ح: ۱۸۵۴

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے راضی ہو گیا اور جس نے ان کی پیروی کی (وہ ہلاک ہو گیا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں جب تک یہ نماز پڑھتے رہیں۔"

اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ؟ قَالَ: لَا مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ[1]

تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو، وہ تم سے محبت کریں، وہ تمہارے لیے دعائیں کریں اور تم ان کے لیے دعائیں کرو اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں کہ تم ان سے بغض رکھو، وہ تم سے بغض رکھیں، تم ان پر لعنت بھیجو اور وہ تم پر لعنت بھیجیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیا ہم تلوار کے ساتھ انہیں ختم نہ کر دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز کو قائم رکھیں (ان کے خلاف تلوار نہ اٹھاؤ)۔"

یہ دونوں حدیثیں اس بات کی دلیل ہیں کہ اگر حکمران نماز قائم نہ کریں تو ان کے خلاف تلوار استعمال کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے اور یاد رہے کہ حکمرانوں سے لڑائی جھگڑا اور قتال صرف اسی صورت میں جائز ہے جب وہ کفر صریح کا ارتکاب کریں اور ہمارے پاس اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح برہان ہو جیسا کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ کی بیعت کی۔ کہ ہم پسندیدگی اور ناپسندیدگی میں مشکل اور آسانی میں اور اپنے اوپر ترجیح دیے جانے کی صورت میں بھی سمع و طاعت کا مظاہرہ کریں گے اور اہل لوگوں سے حکومت نہیں چھینیں گے۔ اسی سلسلہ میں فرمایا:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب خیار الائمۃ وشرارھم، ح:۱۸۵۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ (۱)

''ہاں الا یہ کہ تم حکمرانوں کی طرف سے صریح کفر کا ارتکاب دیکھو اور تمہارے پاس اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برہان ہو۔''

تو اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حکمرانوں کا نماز ترک کرنا جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے حکمرانوں کے ساتھ تلوار سے لڑنے کو بھی جائز قرار دیا یہ کفر صریح ہے اور ترک نماز کے کفر صریح ہونے کی ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے برہان موجود ہے۔

قرآن وسنت میں ایسی کوئی دلیل موجود نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ تارک نماز کافر نہیں ہے یا یہ معلوم ہو کہ وہ مومن ہے یا یہ معلوم ہو کہ وہ جنت میں داخل ہوگا یا یہ معلوم ہو کہ وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ جو اس سلسلہ میں وارد ہے، وہ ایسی نصوص ہیں جو توحید اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں اور اس کا ثواب بیان کرتی ہیں اور یہ نصوص یا تو کسی ایسے وصف کے ساتھ مقید ہیں جس کے ساتھ ترک نماز ممکن نہیں یا یہ معین حالات کے بارے میں وارد ہیں، جن میں انسان ترک نماز کے لیے معذور ہوتا ہے یا یہ عام ہیں اور انہیں تارک نماز کے کفر کے دلائل پر محمول کیا جائے گا کیونکہ تارک نماز کے کفر کے دلائل خاص ہیں اور خاص عام سے مقدم ہوتا ہے۔ جیسا کہ اصولِ حدیث اور اصولِ فقہ میں یہ ایک معروف اصول ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کیا یہ جائز نہیں کہ تارک نماز کے کفر پر دلالت کرنے والے نصوص کو اس بات پر محمول کیا جائے کہ ان سے مراد وہ شخص ہے جو نماز کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے اس کا ترک کرے؟ ہم عرض کریں گے کہ نہیں یہ تاویل جائز نہیں کیونکہ اس میں دو رکاوٹیں ہیں اس وصف کا ابطال لازم آتا ہے جسے شریعت نے معتبر قرار دیا اور جس کے مطابق حکم عائد کیا ہے یعنی شریعت نے ترک نماز پر کفر کا حکم لگایا ہے اور یہاں یہ نہیں کہا کہ جو کوئی نماز کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے ترک کرے وہ کافر ہے اور پھر محض اقامت کی بنیاد پر دینی اخوت کو قائم کیا ہے اور یہ

ا۔ صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب ستروں بعدی امور تنکرونہا، ح۷۰۵۶،۷۰۵٦

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا کہ دینی بھائی وہ ہیں جو نماز کے وجوب کا اقرار کریں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ اگر وہ توبہ کرلیں اور وجوب نماز کا اقرار کرلیں تو............ اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا کہ آدمی اور کفر و شرک کے درمیان فرق وجوب نماز کے اقرار کی وجہ سے ہے کہ جو اس کے وجوب کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مراد یہ ہوتی تو اس سے روگردانی اس بیان کے خلاف ہوتی جسے قرآن نے پیش کیا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (۱)

''اور ہم نے آپ پر (ایسی) کتاب نازل کی ہے کہ (اس میں) ہر چیز کا بیان (مفصل) ہے۔''

اور جس کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (۲)

''اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے تا کہ جو (ارشادات) لوگوں پر نازل ہوئے ہیں وہ ان پر ظاہر کردو۔''

اس میں دوسری رکاوٹ یہ ہے کہ اس سے ایک ایسے وصف کا اعتبار لازم آتا ہے جسے شریعت نے مناط حکم نہیں دیا۔ نماز پنجگانہ کے وجوب کا انکار موجب کفر ہے۔ اس شخص کے لیے جو جہالت کی وجہ سے معذور ہو وہ خواہ نماز پڑھے یا نہ پڑھے۔ مثلاً ایک شخص اگر پانچوں نمازوں کو تمام شروط، ارکان، واجبات اور مستحبات سمیت ادا کرے لیکن وہ کسی عذر کے بغیر ان نمازوں کے وجوب کا منکر ہو تو وہ کافر ہوگا۔ حالانکہ اس نے نماز کو ترک نہیں کیا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ نصوص کو اس بات پر محمول کرنا کہ ان سے مراد وہ شخص ہے جو وجوب نماز کا انکار کرتے ہوئے ترک کرے، صحیح نہیں ہے۔ جبکہ صحیح اور حق بات یہ ہے کہ تارک نماز کافر ہے اور وہ اپنے اس کفر کے باعث ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ابن ابی حاتم کی

۱۔ سورۃ النحل: ۱۶/ ۸۹
۲۔ سورۃ النحل: ۱۶/ ۴۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس روایت میں اس کی صراحت ہے جو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

أَوْصَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَتْرُكُوْا الصَّلَاةَ عَمْدًا فَمَنْ تَرَكَهَا عَمْدًا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّةِ(۱)

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، قصد وارادہ سے نماز ترک نہ کرو کیونکہ جو شخص قصد وارادہ سے جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے تو وہ ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔''

نیز اگر ہم اسے ترک انکار پر محمول کریں تو پھر نصوص میں نماز کے بطور خاص ذکر کا کوئی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ یہ حکم تو نماز، زکوٰۃ، حج اور ان تمام امور کے لیے عام ہے جو دین کے واجبات وفرائض میں شمار ہوتے ہیں کیونکہ ان میں سے کسی ایک کا اس کے وجوب کے انکار کی وجہ سے ترک موجب کفر ہے۔ بشرطیکہ انکار کرنے والا جہالت کی وجہ سے معذور نہ ہو۔

جس طرح سمعی اثری دلیل کا تقاضا ہے کہ تارک نماز کو کافر قرار دیا جائے، اسی طرح عقلی نظری دلیل کا بھی تقاضا ہے اور وہ اس طرح کہ جو شخص دین کے ستون نماز ہی کو ترک کر دے تو اس کے پاس پھر ایمان کیسے باقی رہا؟ نماز کے بارے میں اس قدر ترغیب آئی ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر عاقل مومن اس کے ادا کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے اور اس کے ترک کے بارے میں اس قدر وعید آئی ہے جس کا ہر عاقل مومن سے تقاضا یہ ہے کہ وہ اس کے ترک سے اور اسے ضائع کرنے سے مکمل احتیاط برتے کیونکہ اگر اسے ترک اور ضائع کر دیا گیا تو اس کا تقاضا یہ ہوگا کہ پھر ایمان باقی نہ رہے۔

جہاں تک اس مسئلہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے کہ تارک نماز کافر ہے عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ(۲)

۱۔ مجمع الزوائد: ۱۴۷/۴ وأخرجه ابن ماجه مختصرا وحسنه الألباني: ۴۰۳۴

۲۔ سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء في ترک الصلاۃ، ح: ۲۶۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اعمال میں سے ترک نماز کے سوا اور کسی عمل کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔''

امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح اور شیخین کی شرط کے مطابق قرار دیا ہے۔

مشہور امام اسحاق بن راھویہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ تارک نماز کافر ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر آج تک اہل علم کی یہی رائے ہے کہ جو شخص قصد وارادہ سے بغیر کسی عذر کے نماز چھوڑ دے حتیٰ کہ اس کا وقت ختم ہو جائے تو وہ کافر ہے۔

امام ابن حزم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر، عبدالرحمن بن عوف، معاذ بن جبل، ابوہریرہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی ثابت ہے کہ تارک نماز کافر ہے۔ حضرات صحابہ کرام میں سے کسی نے اس مسئلہ میں ان کی مخالفت بھی نہیں کی۔ علامہ منذری نے ''الترغیب والترہیب'' میں امام ابن حزم کا یہ قول نقل کیا ہے اور انہوں نے اس سلسلہ میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ مزید نام بھی شمار کروائے ہیں۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم اور غیر صحابہ کرام میں سے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راھویہ، عبداللہ بن مبارک، نخعی، حکم بن عتیبہ، ایوب سختیانی، ابوداؤد طیالسی، ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب رحمۃ اللہ علیہم اور بہت سے دیگر علماء کا بھی یہی مذہب ہے۔ میں کہتا ہوں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مشہور مذہب بھی یہی ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک قول بھی یہی ہے جیسا کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے آیت کریمہ فخلف من بعدھم خلف کی تفسیر میں ذکر فرمایا ہے۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی ''کتاب الصلوٰۃ'' میں لکھا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب میں ایک قول یہی ہے اور اسے امام طحاوی نے خود امام شافعی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔

اگر کہا جائے کہ اس کا کیا جواب ہے جس سے تارک نماز کو کافر نہ سمجھنے والوں نے استدلال کیا ہے؟ اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ جن دلائل سے انہوں نے استدلال کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے ان کی اس موضوع پر اصلاً دلالت ہی نہیں ہے کیونکہ یا تو یہ ایسے وصف سے مقید ہیں کہ اس کے ساتھ ترک نماز ہے ہی نہیں یا یہ ایسی حالت کے ساتھ مقید ہیں جس میں تارکِ نماز کو معذور سمجھا جاتا ہے یا وہ دلائل عام ہیں تارک نماز کی تکفیر کے دلائل کے ساتھ ان کی تخصیص کر دی جائے گی۔ تارک نماز کو کافر قرار نہ دینے والوں نے جن دلائل سے استدلال کیا ہے وہ ان مذکورہ بالا چار حالتوں سے خالی نہیں ہیں۔

یہ مسئلہ بہت اہم اور عظیم مسئلہ ہے انسان پر واجب ہے کہ وہ اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور نماز کی حفاظت کرے تاکہ اس کا شمار بھی ان لوگوں میں سے ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ (۱)

''بلاشبہ ایمان والے لوگ (کامیاب) ہو گئے جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں اور جو بے ہودہ باتوں سے منہ موڑتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں سے (یا کنیزوں سے) جو ان کی ملکیت ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں۔''(۲)

۲۔ **سوال}...... تارک نماز کے لیے کیا حکم ہے؟** جو شخص باجماعت نماز ادا کرنے میں کوتاہی کر کے گھر میں نماز پڑھتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے اور جو شخص نماز کو وقت سے موخر کر کے پڑھتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب}...... یہ تین الگ الگ مسئلے ہیں۔ ان میں سے پہلے مسئلے کا جواب یہ ہے کہ ترک نماز کفر ہے جس سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ یعنی جو شخص نماز نہیں پڑھتا

۱۔ سورۃ المؤمنون: ۲۳/۱۔۶ ۲۔ فتاویٰ اسلامیہ: ۱/۵۸۱ تا ۵۸۳

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اگر شادی شدہ ہو تو ترک نماز سے اس کی بیوی کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ اس شخص کا ذبیحہ کھانا بھی حلال نہیں اور نہ اس کا روزہ اور صدقہ قبول ہوتا ہے۔ بے نماز کا مکہ مکرمہ میں جانا اور حرم میں داخل ہونا بھی جائز نہیں اور جب وہ فوت ہو جائے تو اسے غسل دینا، کفن پہنانا، جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی جائز نہیں بلکہ جنگل میں گڑھا کھود کر اسے دبا دیا جائے۔ جس شخص کا کوئی ایسا قریبی رشتہ دار فوت ہو جائے جو بے نماز ہو تو اس کے لیے یہ حلال نہیں کہ لوگوں کو دھوکہ دے کر اس کی نماز جنازہ پڑھنے کی دعوت دے۔ کیونکہ کافر کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (۱)

"اور (اے پیغمبر!) ان میں سے کوئی مر جائے تو کبھی اس کے جنازے پر نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جا کر) کھڑے ہونا، یہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے رہے ہیں۔"

نیز فرمایا:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ (۲)

"پیغمبر اور مسلمانوں کو لائق نہیں کہ جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ مشرک اہل دوزخ ہیں تو ان کے لیے بخشش مانگیں گو وہ ان کے قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔"

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جو شخص مسجد میں نماز باجماعت ادا نہیں کرتا بلکہ اپنے گھر ادا کرتا ہے تو وہ کافر نہیں بلکہ فاسق ہے اور اگر اس پر اصرار کرے تو اہل فسق کے ساتھ شامل ہو جائے گا اور وہ گواہی کے لیے عادل نہ رہے گا۔

۱۔ سورۃ التوبہ: ۹/ ۸۴ ۲۔ سورۃ التوبہ: ۹/ ۱۱۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ نماز میں اس قدر دیر کر دینا کہ نماز کا وقت ہی ختم ہو جائے تو اس شخص کا گناہ اس سے زیادہ ہے جو جماعت کے ساتھ تو نماز ادا نہیں کرتا لیکن وقت پر پڑھتا ہے۔ لیکن اس شخص سے یہ بہرحال بہتر ہے جو بالکل ہی نہیں پڑھتا۔ بہرحال نماز کا مسئلہ ان انتہائی امور میں سے ہے جن کا اہتمام کرنا ایک مردمومن کے لیے ضروری ہے۔ کیونکہ نماز اسلام کی عمارت کا ستون ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اور ظاہر ہے جس عمارت کا ستون ہی نہ ہو وہ عمارت مضبوط اور مستحکم نہ ہوگی۔ مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کی ہمدردی و خیرخواہی کرتے رہنا، نماز کا حکم دیتے رہنا اور خود بھی بہت ذوق وشوق اور اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرتے رہنا چاہیے۔[1]

۱۔ فتاویٰ اسلامیہ: ۱/ ۲۰۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابن جبرین کا فتویٰ

۱۔ سوال}...... کیا یہ جائز ہے کہ صبح کی نماز کے وقت آدمی سویا رہے اور جب بیدار ہو اس وقت پڑھ لے؟ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جو شخص نماز سے سویا رہے یا بھول جائے تو اسے جس وقت یاد آئے اسی وقت پڑھ لے، اس کا وہی وقت ہے۔" میں صبح کے وقت اٹھ تو سکتا ہوں لیکن بے حد مشکل کے ساتھ اور اگر اس وقت نماز پڑھوں تو ذہن بھی حاضر نہیں ہوتا (یعنی منتشر ذہن سے نماز پڑھتا ہوں) اُمید ہے صبح کی نماز کی فضیلت خصوصاً نہایت وضاحت کے ساتھ اس کے تارک کی سزا بھی بیان فرمائیں گے۔

جواب}...... ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام نمازوں کو با جماعت مسجد میں ادا کرے، اس کا خاص اہتمام کرے اور ہر اس بات سے دور رہے جو اللہ تعالیٰ کے فرائض کی بجا آوری میں رکاوٹ بنے۔ ان فرائض میں اہم ترین نماز فجر ہے۔ صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے کہ:

أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا[۱]

"منافقوں کے لیے سب سے دشوار، نماز عشاء اور صبح کی نماز ہے اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ ان نمازوں میں کس قدر اجر و ثواب ہے تو وہ گھٹنوں کے بل بھی چل کر آتے۔"

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (۲)

"اور صبح کو قرآن پڑھا کرو کیونکہ صبح کے وقت قرآن پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے۔"

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ العشاء فی الجماعۃ، ح:۶۵۷، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید، ح:۶۵۱

۲۔ سورۃ الاسراء:۱۷/۷۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں بھی ہے کہ صبح کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں یعنی اس وقت دن اور رات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔امام شافعی کا مذہب ہے کہ نماز فجر ہی نمازِ وُسطیٰ ہے اور آپ کا استدلال یہ آیت ہے

وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ (۱)

''اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو۔''

اس لیے کہ طول قیام تو نماز فجر میں ہوتا ہے، بہر حال یہ واجب ہے کہ نماز صبح کے لیے خاص اہتمام کیا جائے۔لہٰذا ایسے اسباب اختیار کیجیے جن کی وجہ سے آپ کے لیے نماز صبح کا با جماعت ادا کرنا ممکن ہو۔مثلاً رات کو جلد سو جائیے اور دیر تک بیدار نہ رہیے۔کیونکہ اس سے رات کے آخری حصہ میں نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے اور آدمی صبح کی نماز بروقت ادا نہیں کر سکتا۔آپ پوری پوری کوشش کریں کہ اذان کے قریب یا اذان سنتے ہی بیدار ہو جائیں یا کسی کے ذمے لگائیں جو آپ کو بیدار کردے یا نماز کے وقت آپ کے دروازہ پر دستک دے دے یا الارم والی گھڑی استعمال کیجیے کہ اذان سن کر یا اذان کے قریب آپ الارم سن کر بیدار ہو جائیں اور جب انسان اٹھنے کا عادی ہو جائے تو وہ سستی اور صعوبت پر قابو پا ہی لیتا ہے،اس کے لیے اٹھنا آسان ہو جاتا ہے،نماز سے اسے محبت ہو جاتی ہے اور نماز میں جو وہ کہتا یا سنتا ہے اس کے لیے اسے دل کی حضوری بھی حاصل ہو جاتی ہے۔واللہ اعلم (۲)

۲۔ سوال}...... میں نماز تو ہمیشہ بروقت ادا کرتا ہوں لیکن مسجد میں نہیں بلکہ اپنے بچوں کے ساتھ گھر میں ہی ادا کر لیتا ہوں کیا یہ جائز ہے؟ کیا گھر میں ادا کی جانے والی نماز اجر وثواب کے اعتبار سے مسجد میں ادا کی جانے والی نماز کے برابر ہے؟

جواب}...... آپ کے لیے جماعت اور مسجد کو ترک کرنا جائز نہیں خواہ اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ نماز با جماعت ہی کیوں نہ ادا کریں کیونکہ مسجدیں بنائی ہی اس لیے جاتی ہیں کہ انہیں نماز با جماعت کے اہتمام کے ساتھ آباد کیا جائے اور موذن جو اذان میں یہ کلمہ کہتا ہے

۱۔ سورۃ البقرۃ:۲/۲۳۸ ۲۔ فتاویٰ اسلامیہ:۱/۵۵۶

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے (حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة) تو اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ مسجد میں آ کر نماز ادا کریں، جہاں تمام مسلمان ایک امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز ادا کرنے کے طریقہ کو سیکھتے ہیں، نمازی باہم دگر ملاقات کر کے تحفہ سلام کا تبادلہ کرتے ہیں اور اجتماعیت، محبت اور ہمدردی و خیرخواہی سے شادکام ہوتے ہیں وجوب جماعت پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ اور وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔ لہٰذا جو شخص اذان سنے اس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اس پر لبیک کہے اور اسی وجہ سے یہ وعید بھی آئی ہے کہ جو شخص با جماعت نماز ادا نہ کرے، اس کی نماز قبول ہی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ:

مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ (۱)

''جو شخص اذان سنے اور اس پر لبیک نہ کہے تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی (معقول شرعی) عذر ہو۔''

اگر اس سلسلہ میں کسی کے لیے رخصت ہوتی تو نبی کریم ﷺ اس نابینا آدمی کو ضرور رخصت عطا فرما دیتے جس کا گھر بھی مسجد سے دور تھا، جس کے گھر اور مسجد کے درمیان وادی اور کھجور کے درخت تھے اور جس کے پاس مسجد لے جانے کے لیے کوئی معاون بھی نہ تھا۔ اسی طرح نبی ﷺ نے مسجد میں آ کر با جماعت نماز ادا نہ کرنے والوں کو یہ دھمکی بھی دی کہ اگر عورتیں اور بچے نہ ہوں تو آپ ان کے گھروں کو آگ سے جلا دیں گے۔ نماز با جماعت ادا کرنا ان مسجدوں کی آبادی ہے جو بیوت طاعت ہیں، جو اسلامی ملکوں کے شعائر ہیں اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے پاک نام کا ذکر کیا جائے اور جن میں وہ بندگان الٰہی صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کے ترانے گاتے ہیں، جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتی۔ (۲)

۱۔ سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، ح: ۷۹۳، والدارقطنی ۱/ ۴۲۰، والحاکم ۱/ ۲۴۵ واسنادہ علی شرط مسلم

۲۔ فتاویٰ اسلامیہ: ۱/ ۵۹۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سعودی عرب کی کبار علماء پر مشتمل کمیٹی کا فتویٰ

۱۔ سوال}...... تارک نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز نماز با جماعت ادا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب}...... کمیٹی نے استفتاء کے مطالعہ کے بعد اس کا درج ذیل جواب لکھا:

''نماز شہادتین کے بعد اسلام کے ارکان خمسہ میں سے سب سے اہم رکن ہے۔ جو شخص اس کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے اسے ترک کر دے تو تمام مسلمانوں کے اجماع کے مطابق وہ کافر ہے اور جو شخص محض غفلت اور سستی کی بناء پر ترک کرے علماء کے صحیح قول کے مطابق وہ بھی کافر ہے اور اس قول کی اصل بنیاد وہ حدیث ہے جسے امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں ان الفاظ میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ[1]

''بندے اور کفر و شرک کے درمیان فرق ترک نماز سے ہے۔''

نیز وہ روایت جسے امام احمد نے ''مسند'' میں اور ترمذی نے ''جامع'' میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ[2]

''ہمارے اور ان کے درمیان عہد نماز کا ہے، جو شخص اسے ترک کر دے وہ کافر ہے۔''

باقی رہا نماز با جماعت ادا کرنا تو یہ بھی واجب عین ہے جیسا کہ کتاب و سنت کے دلائل سے ثابت ہے، مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ[3]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ، ح:۸۱

۲۔ سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی ترک الصلاۃ، ح:۲۶۲۱ و سنن نسائی، کتاب الصلاۃ، باب الحکم فی تارک الصلاۃ، ح۴۶۳، مسند احمد ۵/۳۴۶، ۳۵۵

۳۔ سورۃ النساء:۴/۱۰۲

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اور (اے پیغمبر) جب تم ان (مجاہدین کے لشکر) میں ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ مسلح ہو کر کھڑی رہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نبی کریم حضرت محمد ﷺ کو یہ حکم دیا کہ آپ حالت خوف میں بھی نماز باجماعت ادا فرمائیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حالت امن میں نماز باجماعت ادا کرنا تو بالاولیٰ فرض ہے سنت سے اس کی دلیل یہ ہے کہ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک نابینا آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا ''یارسول اللہ! میرے پاس کوئی معاون نہیں جو مجھے مسجد میں لے جا سکے تو کیا میرے لیے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت ہے؟'' آپ ﷺ نے اسے رخصت دے دی اور جب جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا:

هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ نَعَمْ: قَالَ فَأَجِبْ (۱)

''کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''جی ہاں'' تو آپ نے فرمایا پھر مؤذن کی آواز پر لبیک کہو۔''

مسند احمد کی ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ:

لَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً (۲)

''پھر میں تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا''

تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب ایک نابینا آدمی کے لیے ترک جماعت کی رخصت نہیں تو بینا کے لیے تو بالاولیٰ یہ رخصت نہیں اور اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں یہ ہے کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دینے کا ارادہ فرمایا تھا جو مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے نہیں آتے اور ظاہر ہے کہ جو شخص کسی اہم مستحب یا فرض کفایہ سے پیچھے رہے تو اسے اس طرح کی سرزنش نہیں کی جا سکتی (وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم) (۳)

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب یجب اتیان المسجد علی من سمع النداء، ح: ۶۵۳

۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ترک الجماعۃ، ح ۵۵۲، مسند احمد، ۳/ ۴۲۳

۳۔ فتاویٰ اللجنۃ ۱۱ ۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۔ سوال}...... کیا تارک نماز کی مجلس اختیار کرنا جائز ہے؟

جواب}...... جو شخص قصد وارادہ سے نماز کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے نماز ترک کردے وہ باتفاقِ علماء کافر ہے اور جو شخص سستی اور کاہلی کی وجہ سے نماز ترک کرے، اہل علم کے صحیح قول کے مطابق وہ بھی کافر ہے۔لہٰذا بے نمازوں کی مجلس اختیار کرنا جائز نہیں بلکہ ضروری ہے کہ انہیں چھوڑ دیا جائے اور ان سے قطع تعلق کر لیا جائے۔لیکن ضروری ہے کہ اس سے پہلے انہیں یہ سمجھایا جائے کہ نماز ترک کرنا کفر ہے، جب کہ یہ لوگ جاہل ہوں۔صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ [1]

''ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہے۔''

اور یہ حکم عام ہے جو شخص نماز کے وجوب کا منکر ہو یا محض کوتاہی و سستی کی وجہ سے نماز ترک کرے سب کو شامل ہے۔(وباللہ التوفیق وصلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ)

۳۔ سوال}...... ایک آدمی دو یا تین فرض نمازیں پڑھتا اور پھر چار، پانچ دن تک نماز چھوڑ دیتا ہے اور یہی اس کا معمول ہے اور محض کاہلی، سستی اور عدم اہتمام کے سوا اس کے پاس کوئی عذر بھی نہیں تو کیا اسے کافر قرار دیا جائے گا؟ کیا اس کی بیوی اس کے نکاح میں رہ سکتی ہے؟ کیا تارک نماز کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

جواب}...... جو شخص ہمیشہ کے لیے نماز ترک کردے یا محض سستی و کوتاہی اور عدم اہتمام کی وجہ سے چند دنوں کے لیے نماز ترک کردے تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔والعیاذ باللہ۔اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔اگر یہ توبہ کرلے اور نماز پنجگانہ کو بروقت ادا کرلے تو الحمدللہ ورنہ اس کے مرتد ہونے کی وجہ سے اسے قتل کر دیا جائے گا اور جب یہ ترک نماز کی وجہ سے کافر ہو گیا تو اس کی بیوی بھی اس کے لیے حلال نہیں رہی بلکہ اس کا

۱۔ سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی ترک الصلاۃ، ح:۲۶۲۱۔ سنن نسائی، کتاب الصلاۃ، باب الحکم فی تارک الصلاۃ، ح:۴۶۳۔ مسند احمد ۵/۳۴۶،۳۵۵

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ارتداد بیوی کے لیے طلاق یا فسخ عقد کا موجب ہوگا، اگر بیوی کی عدت کے اندر اندر توبہ کرلے تو نئے عقد کے بغیر بیوی اس کے نکاح میں آ جائے گی، تارک نماز کو فرض مال زکوٰۃ بھی نہیں دیا جاسکتا کیونکہ یہ اس کا اہل نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کتابیات (ماخذ ومصادر)

۲۔ الادب المفرد، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، الناشر: دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت، الطبعۃ الثالثہ۱۹۸۹

۳۔ إرواء الغلیل، محمد ناصر الدین الالبانی الناشر: المکتب الاسلامی، بیروت، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۰۵۔ ۱۹۸۵ء

۴۔ الاستذکار، ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر النمری، الناشر: دارالکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۱۔ ۲۰۰۰ء

۵۔ الترغیب والترھیب، ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری، بتحقیق محمد ناصر الدین الالبانی، الناشر: مکتبۃ المعارف، الریاض، الطبعۃ الخامسۃ، عددالاجزاء:۳

۶۔ تمام المنۃ فی تعلیق علی فقہ السنۃ، محمد ناصر الدین الالبانی، الناشر: المکتبۃ الاسلامیۃ دارالرایہ للنشر، الطبعۃ الثالثہ۱۴۰۹، عددالاجزاء:۱

۷۔ تفسیر القرآن العظیم المعروف تفسیر ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر، الناشر: دارطیبہ للنشر والتوزیع، الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۲۰ھ،۱۹۹۹ء

۸۔ تھذیب سنن ابی داؤد وایضاح مشکلاتہ، ابن قیم الجوزیۃ النسخۃ الموجودۃ فی مکتبۃ الشاملۃ

۹۔ تاریخ الاسلام ووفیات المشاھیر والاعلام، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی، دارالنشر: دارالکتاب العربی لبنان، بیروت، سنۃ النشر ۱۴۰۷ھ، ۱۹۸۷ء، الطبعۃ الاولی

۱۰۔ الثمر المستطاب فی فقہ السنۃ والکتاب، محمد ناصر الدین الالبانی، الناشر: غراس للنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولی

۱۱۔ الجامع الصغیر وزیادتہ، محمد ناصر الدین الالبانی، الناشر: المکتب الاسلامی، عدد الاجزاء:۱

۱۲۔ جامع الاصول فی احادیث الرسول، مجدالدین ابوالسعادات المبارک بن محمد الجزری ابن الاثیر، تحقیق عبدالقادر الارنؤوط، الناشر: مکتبۃ الحلوانی، مکتبۃ دارالبیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ السلسلة الصحيحة، محمد ناصر الدين الالبانی، الناشر: مکتبة المعارف الرياض، عدد الاجزاء:۶

۱۴۔ سنن البيهقی الکبریٰ، احمد بن الحسين بن علی بن موسیٰ ابوبکر البيهقی، الناشر: مکتبہ دار الباز، مکة المکرمہ ۱۴۱۴ھ، ۱۹۹۴ء، عدد الاجزاء:۱۰

۱۵۔ سنن أبي داؤد، ابوداؤد سليمان بن الاشعث السجستانی، الناشر: دار الکتاب العربی، بيروت، عدد الاجزاء:۴

۱۶۔ سنن ابن ماجه، محمد بن يزيد ابوعبدالله القزوينی، الناشر: دار الفکر، بيروت، تحقيق محمد فؤاد عبد الباقی

۱۷۔ سنن الترمذی، محمد بن عيسٰی ابوعيسٰی الترمذی السلمی، الناشر: دار إحياء التراث العربی، بيروت، عدد الاجزاء:۵

۱۸۔ سنن النسائی بأحکام الالبانی، ابوعبدالرحمن احمد بن شعيب بن علی الخراسانی، النسائی، الناشر: مکتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، الطبعة الثانية ۱۴۰۶ھ، ۱۹۸۶ء، عدد الاجزاء:۸

۱۹۔ سنن الدارقطنی، علی بن عمر ابوالحسن الدارقطنی البغدادی، الناشر: دار المعروفة، بيروت، عدد الاجزاء:۴

۲۰۔ سنن الدارمی، عبدالله بن عبدالرحمن ابو محمد الدارمی، الناشر: دار الکتاب العربی، بيروت، عدد الاجزاء:۲، بأحکام حسين سليم أسد

۲۱۔ شعب الايمان، ابوبکر احمد بن الحسين البيهقی، الناشر: دار الکتب العلمية، بيروت، تحقيق: محمد السعيد بسيونی، الطبعة الاولی ۱۴۱۰ھ

۲۲۔ شرح السنة، حسين بن مسعود البغوی، دار النشر: المکتب الاسلامی، دمشق، بيروت ۱۴۰۳ھ، ۱۹۸۳ء، عدد الاجزاء:۱۵، الطبعة الثانيه

۲۳۔ شرح معانی الآثار، احمد بن محمد بن سلامة بن عبدالملک بن سلمة ابوجعفر الطحاوی، الناشر: دار الکتب العلميه، بيروت، الطبعة الاولی، عدد الاجزاء:۴

۲۴۔ صحيح البخاری، محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن المغيرة البخاری، الناشر: دار القلم، بيروت، سنة النشر: ۱۹۸۷ء

۲۵۔ صحيح مسلم، ابوالحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيری النيسابوری، الناشر: دار الجيل، بيروت، عدد الاجزاء: ثمانية أجزاء فی أربع مجلدات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۶۔ صحیح ابن حبان، محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم التمیمی۔ الناشر: مؤسسة الرسالة، بیروت۔ الطبعة الثانیه ۱۴۱۴ھ، ۱۹۹۳ء۔ تحقیق: شعیب الارنؤوط۔ عدد الاجزاء: ۱۸

۲۷۔ صحیح ابن خزیمہ۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ ابوبکر السلمی النیسابوری۔ الناشر: المکتب الاسلامی بیروت۔ عدد الاجزاء: ۴

۲۸۔ الصلاة وحکم تارکھا۔ ابن قیم الجوزیة۔ الناشر: الجفان والجابی۔ دار ابن حزم۔ قبرص، بیروت۔ الطبعة الاولی ۱۴۱۶ھ، ۱۹۹۶ء

۲۹۔ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد۔ ابو الطیب محمد شمس الحق العظیم آبادی۔ الناشر: دار الکتب العلمیة۔ بیروت۔ الطبعة الثانیة ۱۴۱۵ھ۔ عدد الاجزاء ۱۴

۳۰۔ عمدة الاحکام من کلام خیر الانام۔ ابو محمد عبد الغنی المقدسی الجماعیلی۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة الاولی ۱۴۲۶ھ، ۲۰۰۵ء

۳۱۔ غایة المقصد فی زوائد المسند۔ حافظ علی بن أبی بکر بن سلیمان الهیثمی، مکتبة صید الفوائد

۳۲۔ الفتح الکبیر فی ضم الزیادة إلی الجامع الصغیر۔ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی۔ الناشر: دار الفکر، بیروت، لبنان۔ الطبعة الاولی ۱۴۲۳ھ، ۲۰۰۳ء۔ عدد الاجزاء: ۳

۳۳۔ فتاویٰ إسلامیة، لاصحاب الفضیلة العلماء عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز محمد بن صالح بن عثیمین، عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین۔ المحقق: محمد بن عبد العزیز المسند

۳۴۔ الکبائر۔ محمد بن عثمان الذهبی۔ الناشر: دار الندوة الجدیدة۔ بیروت

۳۵۔ الکبائر۔ محمد بن عبد الوهاب۔ الناشر: وزارة الشؤون الاسلامیة والاوقاف والدعوة والارشاد المملکة العربیة السعودیة۔ تاریخ النشر: ۱۴۲۰ھ

۳۶۔ مسند الامام احمد بن حنبل۔ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسید الشیبانی۔ تحقیق: شعیب الارنؤوط۔ الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة الثانیة ۱۴۲۰ھ، ۱۹۹۹ء۔ عدد الاجزاء: ۵۰

۳۷۔ مسند أبی عوانة۔ الامام أبو عوانة یعقوب بن اسحاق الاسفرائنی۔ الناشر: دار المعرفة۔ بیروت۔ عدد الاجزاء: ۵

۳۸۔ مسند اسحاق بن راهویه۔ اسحاق بن ابراهیم بن مخلد بن راهویه الحنظلی۔ الناشر: مکتبة الایمان۔ المدینة المنورة۔ الطبعة الاولی ۱۴۱۲ھ، ۱۹۹۱ء۔ عدد الاجزاء: ۵

۳۹۔ المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم۔ ابونعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسحاق بن موسیٰ بن مهران، دارالنشر: دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ ۱۴۱۶ھ،۱۹۹۶ء

۴۰۔ مسند ابی یعلی، احمد بن علی بن المثنی ابویعلی الموصلی التمیمی، الناشر: دارالمامون التراث، دمشق، الطبعة الاولیٰ ۱۴۰۴ھ،۱۹۸۴ء، تحقیق: حسین سلم اسد، عدد الاجزاء: ۱۳

۴۱۔ مسند الطیالسی، سلیمان بن داؤد ابوداؤد الفارسی البصری الطیالسی، الناشر: دارالمعرفة، بیروت

۴۲۔ مسند الحمیدی، عبداللہ بن الزبیر ابوبکر الحمیدی، الناشر: دارالکتب العلمیة مکتبة المتنبی، بیروت، تحقیق: حبیب الرحمن الاعظمی، عدد الاجزاء: ۲

۴۳۔ المستدرک علی الصحیحین، محمد بن عبداللہ ابو عبداللہ الحاکم النیسابوری، الناشر: دارالکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الاولیٰ ۱۴۱۱ھ،۱۹۹۰ء عدد الاجزاء: ۴

۴۴۔ مصنف عبدالرزاق، ابوبکر عبدالرزاق بن همام الصنعانی الناشر المکتب الاسلامی، بیروت، عدد الاجزاء: ۱۱

۴۵۔ المعجم الاوسط، ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی الناشر: دارالحرمین، القاهرہ ۱۴۱۵ھ، عدد الاجزا ۱۰

۴۶۔ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان، نور الدین علی بن أبی بکر بن سلیمان الهیثمی، الناشر: دارالکتب العلمیة، تحقیق: محمد عبدالرزاق حمزہ

۴۷۔ مؤطا امام مالک، مالک بن انس ابو عبداللہ الاصبحی، الناشر: دار احیاء التراث العربی، مصر، عدد الاجزاء: ۲

۴۸۔ مشکاة المصابیح، محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی، الناشر: المکتب الاسلامی، بیروت، الطبعة الثالثة ۱۴۰۵ھ،۱۹۸۵ء تحقیق: محمد ناصر الدین الالبانی، عدد الاجزاء: ۳

۴۹۔ المعجم الکبیر، سلیمان بن احمد بن ایوب ابوالقاسم الطبرانی الناشر: مکتبة العلوم والحکم، الموصل، الطبعة الثانیة ۱۴۰۴ھ،۱۹۸۳ء، عدد الاجزاء: ۲۰

۵۰۔ شهاب الدین محمد بن احمد أبی الفتح الاشیهی، الناشر: دارالکتب العلمیة، بیروت، عدد الاجزاء: ۲

۵۱۔ نیل الاوطار من احادیث سید الاخیار، محمد بن علی بن محمد الشوکانی، الناشر: ادارة الطباعة المنیریة، عدد الاجزاء: ۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

مؤلف کے قلم سے

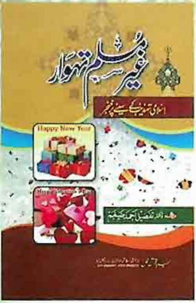

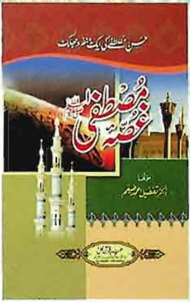

نماز کی اہمیت اور تارکِ نماز کا حکم

طیبہ قرآن محل
041-2624007, 0300-6628021